الحق یعلو ولا یعلیٰ
رسالہ
جواب شافی
مولانا محمد عبد الجلیل نعمانی مدظلہ

قد جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا
الحمد للہ المعبود کہ این آوان محمود در زمان مسعود دین ذو فرقہ ہنود بتوجہ فاستدلال وافی کا نسخہ
جواب شافی
از ثمرۂ کلک گہر سلک افاضت مآب جناب مولانا مولوی محمد عبد الجلیل صاحب نعمانی
مطبع سہیل دکن سی مثل نیر تابان طلوع ہوکر ضو افشان عالم ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف حق ہی اوس ذات حق وحدہ لاشریک ذو الجلال جامع جمیع صفات کمال کو جس نے
ہمکو احسن تقویم مین پیدا کر کے خلعت تکریم اور اشرف مخلوقات کا پہنایا۔ اور بہ توفیق اطاعت رسول
خاتم النبیین و امام المرسلین کے خیر الامم کا خطاب عطا فرمایا جس نے اوسکی اطاعت کی وہ اللہ تعالی
کی طاعت بجالایا۔ اور جس نے اوسکی نافرمانی کی وہ حق تعالی کا نافرمان قرار پایا۔ اللہ تعالی کی
دو صفت کمال یعنی رحمت و جمال و غضب و جلال کی مظہر جو مومن و کافر ہین اونکی یہی پہچان ہے۔
تمام انبیا اوس پر ایمان لائے۔ اور سب دین اونکی دین سے منسوخ پائے۔ درود کاملہ تا محدود
ہون اوس پر اور اونکی آل و اصحاب پر جنکی شمشیر ہمت سے آفتاب اسلام شش جہت عالم مین نور افشان ہے
اور ذرہ ذرہ عالم امکان کا جنکی غیر معدود احسان سے درخشان۔ اما بعد لکھتا ہے طالب
الطاف سبحانی محمد عبد الجلیل نعمانی عفی اللہ عنہ کہ ایک اشتہار مطبوعہ ...

بنگلور سے بوساطت بعض مخلصین کی میرے پاس بغرض تحریر جواب کی پہونچا جسمین اہل اسلام
پر چند اعتراضات بی ثبات جانب اہل ہنود سے مرقوم پائی۔ ہرچند کہ وہ اعتراضات ناقابل
بوجہ عدم ورود قابل التفات اہل علم نہ تھی مگر جہلا کی نزدیک بنیاد کی وقعت کا گمان تہا اور
بہی بہت سے احباب کیطرف سے اسکی تردید کی درخواستین پیہم آئین و نیز مشتہر نے کہ ایک شخص
تو مسلم ہی جیسا کہ وہ خود اس مضمون کا مظہر ہی عنوان اشتہار مین واسطے تحریر جواب اون اعتراضات
کی ارباب جمیع مذاہب وملل فرق اسلامیہ سے کمال الحاح ظاہر کیا تہا لہذا باوجود عدیم الفرصتی
جواب مختصر اوسکا لکہا گیا۔ اہل ہنود سے جو کوئی اس تحریر کی جواب کا قصد کرے اوسکو چاہیے
کہ شروط مفصلہ ذیل کی پابندی اختیار کرے ورنہ اوسکی جواب الجواب کے جواب کیطرف ادہر سے
کوئی التفات نکریگا پس اس تقدیر پر اہل اسلام الزام سے درصورت عدم جواب بری الذمہ
ہین اور بشرط اختیار پابندی مذکور ہم ہرطرح سے موجود ہین۔

پہلی شرط یہ کہ معترض نے جیسا کہ اعتراض تحریری کیا ہمنے جواب تحریری دیا اب آیندہ کو
اگر اعتراض کرنا منظور ہو تو اولا یہ مناسب ہی کہ طرفین کے علما کا ایک جلسہ مقرر ہو کر بقرار داد
حکم و شروط بحث و تعین شہر و محل گفتگو و احضار کتب محتاج الیہا مثلاً زبانی تحقیق کر لیجائے
اسواسطیکہ جواب تحریر مین فیصلہ کی کوئی حد محدود نہین ہے طرفین کو اسمین بہت گنجایش
ہی بخلاف زبانی گفتگو کے کہ جلد منازعت طی ہو سکتی ہی اور بعروض تمادی کا نا زیبا نانہ پڑیگا

دوسری شرط۔ یہ کہ جسطرح ہمنے اعتراض ملت اہل ہنود یا اونکے پیشواؤن یا اونکی
کتب پر کیے ہین اور اوسپر سند اونہین کے کتب معتبرہ سے پیش کی ہی اسیطرح

مجیب معترض کو سند اعتراض ہماری ملت یا ہماری پیشواؤن یا ہماری یہان کی کتابون پر ہماری اکابر کے کتب معتبرہ سے پیش کرنی ہوگی۔

تیسری شرط یہ کہ ہمنے جسجگہ مثلاً کوئی دعوی کیا ہی اوسکی دلیل اپنی یہانکی کتب معتبرہ مروجہ سے گذرانی ہی معترض بہی جو دعوی کریگا اوسکو دلیل اوس دعوی کی اوسکی یہان کے کتب معتبرہ مروجہ سے گذرانی واجب و لازم ہوگی اور جو ایسا نکریگا تو اوسکا کلام اور سند قابل قبول نہوگی۔

چوتھی شرط یہ کہ جو سند کسی اعتراض یا دعوی کی جس کتاب کے حوالہ سے پیش کیگئی ہی اگر معترض کو بعد تصفح وہ سند اوس کتاب مین نملی تو اوسکا انکار نکرینگے بلکہ اوسکی تصحیح نقل چاہکر کہ ہم لبنسبط اختصار کتاب اوسکی صفحی وسطر پر مطلع کرینگی انشاء اللہ تعالی

پانچوین شرط یہ کہ وہ مضامین جو ضمن حکایات مذکورہ اکابر ہنود مین مثلاً لکہی گئی ہین اگر اہل ہنود ان مضامین کو خلاف شان اپنے اکابر کے تصور کرین اور اوسکی نسبت کوئی بی ادبی و گستاخی ... تو وہ ہمکو نشانہ تیر ملامت کا نگردانین کیونکہ وہ ہمارے طرف سے نہین ہین ہم صرف ناقل ہین یا اونکی کتب معتبرہ اور اون کے اکابر محققین سے پس چاہئے کہ اوسکی نسبت ہماری طرف کرکے اوسکی بدلے ہماری اکابر کی شانمین کلمات گستاخانہ و بی ادبانہ تعبیر نکرین کہ یہ شایان شان اہل انصاف نہین اور واضح ہو کہ جو مضامین نقل حکایات بزرگان ہنود یا کسی اور جگہ مین تناقض پایا جائے وکتب تواریخ ہنود کیطرف منسوب کرنا چاہئے کیونکہ یہہ خوبیان اون کتب اور اون کے احکام کے ہین اور رسائل سے جو عنوان اشتہار مین سہل جواب کی درخواست کی ہی حتی الوسع اوسکی رعایت

کی گئی اگرچہ ہندی کی چندی کرنی ہمیں نہیں آتی بوجہ کہ مبتلا اُسکے عدم تحمل محل استدلال ہے اور اس رسالہ کا نام میں نے
جواب شافی رکھا وھا انا اشرع فی المقصود متوکلا علی مفیض الخیر والجود وما توفیقی الا باللہ الجلیل
ھو حسبی ونعم الوکیل۔ قال السائل عمل درمطابق امر الٰہی کہ اعتقاد و عمل و عبادت کہ طریق مختلف ہیں خواہ اُسکی
عقل ہیں آوے یا نہ آوے قبول کرتا ہے اقول صحیح اور مسلم ہے بیشک حاصل دین یہی ہے کہ مطابق امر و نہی الٰہی کے
اعتقاد و عمل عبادت کا قبول کرنا ہے لیکن جاننا اُن امور اعتقادیہ و عملیہ و طریق عبادت کا جو مطابق امر الٰہی ہو بغیر
خدای تعالیٰ کے تبلانے ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ مطابقت امر الٰہی موقوف ہے امر الٰہی پر اور امر الٰہی بغیر وحی الٰہی کے معلوم
نہیں ہو سکتا اور وحی الٰہی ہر شخص پر نازل نہیں ہوتی لامحالہ ایک واسطہ کی ضرورت پڑیگی جسپر وحی الٰہی کا نزول ہو اور
حق تعالیٰ کی طرف سے وہ طریق عبادت بندوں کو پہنچاوے پھر اس واسطہ کی تصدیق کے واسطے معجزہ ہونا ضرور ہے جو علامت
اور دلیل ہو اُسکے واسطہ ہونے کی اور وحی الٰہی اُسپر اُترنے کی سو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ ہونے اور اُنپر وحی
نازل ہونے کی دلیل اور معجزہ ہزاروں ثابت ہیں اس طریق ثبوت کے ساتھ جو جمہور کے نزدیک مسلم الثبوت ہے مثلاً تواتر اور
اخبار بالغیب اور تحدی وغیرہ اور اُنسے قطع نظر ایک حجت قاطعہ یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کی تصدیق تمام کتب آسمانیہ سابقہ
میں موجود ہے ساتھ اسم مبارک اور اوصاف کمال آپکے اور آپ کی امت کے یہاں تک کہ تمہاری کتب میں بھی تصدیق
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مسطور ہے کما سیاتی کل ذالک فی محلہ انشاء اللہ تعالیٰ اب ہم تم سے پوچھتے ہیں
کہ تمہارے یہاں وہ واسطہ جو موصوف بصفت مذکورہ ہے کون ہے اور تمنے طریق اعتقاد و عبادات مطابقت
امر الٰہی کے کون سی وحی الٰہی سے معلوم کی ہے اور وہ وحی الٰہی جس سے مطابقت معلوم کی ہے کیا ہے اگر بید ہے تو قطع نظر
اس بات کے کہ بید میں یہ طریق عبادت یعنی بت پرستی جو تمہارے یہاں مروج ہے کہیں نہیں ہے بید کا وحی الٰہی و کلام الٰہی ہونا
کونسی دلیل سے مبرہن ہے اور جسکی زبان سے یہ بید نکلا ہے اُسکا واسطہ یعنی نبی یا رسول ہونا کس برہان سے ثابت ہے

اسکو پہلے تم ثابت کرو بعد اسکے کلام شروع ہیں کیا جائیگا ہمارے بید و کتب معتبرہ کی تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ بید کی اصل
حقیقت میں بہت سی پریشانیاں ہیں منجملہ انکے ایک بڑی پریشانی یہ ہے کہ کوئی تو اسکی نسبت برہما کی طرف کرتا ہے
اور اسکا مصنف اسکو بتاتا ہے اور کوئی اسکا مولف بیاس جی کو قرار دیتا ہے کوئی اسکا مصنف و خالق پرجاپت کو
ٹھیراتا ہے بڑے بڑے پنڈتوں بید یا رشیوں کا اتفاق اسپر ہے کہ بید بنائی ہوئی رشیوں کی ہیں کوئی اور کے طرف نسبت کرتا ہے
اور پھر اس مشہور میں بھی بے حد وجوہ اختلاف موجود ہیں جیسا کہ ماہرین کتب ہنود پر شل و پران وغیرہ کے مخفی نہیں
ایک پریشانی بید کے مفقود ہو جانے کی ہے اسلیے کہ بارہا یہ بید گم گئی ہیں اور حافظ انکا کوئی موجود نہیں رہتا ہے
اور نہ کوئی اور نسخہ پھر جب وہ بعد گم ہو جانے کے واللہ اعلم کتنی مدت کی بعد پائے گئے ہیں تو انکو برہمنوں نے عجیب خبر سمجھکر
اپنا ادھار سمجھا ایک پریشانی اسکی نسخ و تحریف و تبدیل حدوث کی ہے کہ ہر زمانے میں بید نیا بدلا گیا ہے اور لکھا جاتا ہے
اور حادث سے قدیم نہیں ہوا اور نہ ہوتا نہیں ہے اور صورا محرف ہے پھر اسپر اعتماد اور اسکے اعتبار کا کیا طریق اور یہ تینوں پریشانیاں
دلیل قاطع ہیں ان بیدوں کے کلام الٰہی نہونے پر اور جب یہ بید کلام الٰہی نہوئی اور دار و مدار احکام کلام الٰہی پر ہے تو دین ہنود
کا اور انکی تعمیر عقائد و اعمال کا ثبوت کسطرح ہوگا جو لائق قبول و اعتبار ہو اور جب بید کا یہ حال ہے تو باقی کتب جو اس سے ماخوذ ہیں
اور بید سے بنائی گئی ہیں انکی صداقت و خوبی بید کی صداقت و خوبی اور اسکے ثبوت و تحقیق پر انکو قیاس کر لینا چاہیے اور پھر ان چاروں
پریشانیوں کے ثبوت اسکا طریق تواتر ہے نہ شہرت نہ احاد اسلیے کہ علم اسناد انکے یہاں محفوظ نہیں ہے پس برہما وغیرہ مصنفین
بید تک کوئی روایت مسلسل بطریق احاد بھی موجود نہیں ہے اور جس کسی ہندو کو اسکا دعوی ہو تو پیش کرے اگرچہ اسکی تفصیل
میں طول ہے مگر میں مختصر دیتا ہوں نقل ہر پریشانی پر جو اسکے اثبات کے واسطے برہان واضح ہے تمہارے کتب معتبرہ سے
نقل کرتا ہوں **پہلی پریشانی کی سند** سکند سیوم بھاگوت میں مرقوم ہے کہ چار دن انکو برہما سے بیا نیت ہوئی تھی
منتہی اکلہ دھاری شلوک یازدہم سیوم گیتا میں لکھتے ہیں کہ [illegible] بید کا حکم ہے اور بید برہما کا کلام ہے انتہی اور جہاں انیکہ بید اتھرن

بید میں مصرح ہے کہ رکھ بید شرقی دہان برہما سے اور ججر بید مغربی دہان اور سام بید شمالی دہان اور اتھربن بید جنوبی دہان سے
انتہی منوشاستر میں مرقوم ہے کہ بیدوں کو برہما نے آگ اور ہوا اور سورج سے حاصل کیا انتہا ایسا ہی کرشن گیتا میں تصریح تمام
لکھا ہے کہ بید برہما کا کلام ہے اسیطرح جوگ بششٹ جو بڑی معتبر کتاب اہل ہنود کے یہاں علم توحید و تصوف
میں ہے اسکی چوتھی استہتر پرکرن میں بڑی شد و مد سے مرقوم ہے کہ برہما نے واسطے انتظام مخلوق
کے چار بید اٹھارہ سمرتی چھہ شاستر اٹھارہ پوران بنائے یہاں سے بتصریح بید و شاستر وغیرہ کتب معتبرہ
پایہ ثبوت کو پہونچا کہ بید کلام برہما ہے اور اسیکا بنایا ہوا نہ کلام آلہی پوتھی الکھ پرکاش کے خاتمہ میں محرر ہے
کہ بیاس جی نے ایک لاکھ اشلوک لکھکر بنام چار بیدوں کے شہرت دی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ چاروں بید ہندوؤں کے
دراصل کلام نہیں ہیں بلکہ بیاس جی کی اشلوکوں کا نام بید ہے بیاس کا ٹھیرایا ہوا اور اسیکا بنایا ہوا ججر بید کی برہما ارن اپنکہد
میں لکھا ہے کہ پرجاپت نے چاہا کہ بدون کثیف اور لایق محسوس ہونیکے پیدا ہووے اور نطق کیجاوے پس تینوں بید جو بنام
رکھ اور ججر اور شام کی معروف ہیں پیدا کئی انتہی یہاں سے ثابت ہوا کہ موجد بیدوں کا پرجاپت ہے
پھر اسی اپنکہد میں بعد تھوڑی دور عبارت مذکورہ کے کیفیت پیدا ہونے بیدوں کی اس طور سے مسطور ہے
کہ ہرن گربھہ نے سورج کے کھانے کو منھ پھیلایا سورج نے ڈر کر آواز بھان کی بھاں سی نطق ظاہر ہوی
ہرن گربھہ نے سورج کو غذای کامل تصور کیا پس واسطے اپنے سیر ہونے کے انواع و اقسام کی
موجودات کو مخلوق کیا چنانچہ اسی آواز سے اسمان اور نام ہر شئے کا جو موسوم ہے جدا جدا
مقرر ہوا رکھ بید پھر ججر بید پھر شام بید ایک بعد دوسرے کے ہوا گہرن گربھہ نے ہر ایک شئی
کو بعد پیدا کرنے کے کہلانے کا قصد کیا اسواسطے اسکا نام آہت مقرر ہوا یعنی کہانیوالا ہر شئے
کا انتہی یہاں سے ظاہر ہوا کہ تینوں بید کا خالق و بنانے والا ہرن گربھہ ہے جہاں بھارت

کی اسمید پرت میں مرقوم ہے کہلو پسر راجہ رامچندر نے آفتاب سے خطاب کیا کہ بیدوں کو تو نے پیدا کیا ہے انتہی ۔ جب فرزند ارجمند ایسے نامی گرامی اوتار کے جو بالمیک رکھیشر کے شاگرد رشید ہیں بیدوں کا بنایا ہوا آفتاب کا قرار دیں تو انکے برخلاف کسی کا قول کب قابل اعتبار ہوگا ۔ اور نیز مہابھارت کے سانت پرب میں لکھا ہے کہ بید کلام نارائن است انتہی[۱] اور اپنے محل میں یہ بات ثابت ہے کہ نارائن ذات پاک الہی نہیں ہے بلکہ بیٹا دھرم کا ہے جیسا کہ مہابھارت فصل موجہ دھرم میں مرقوم ہے کہ در ست جگ بخانہ دھرم چار پسر متولد شدند اول آنہا نارائن دوم نر سوم ہر چہارم کشن انتہی اور مقامات متعددہ بھاگوت اور مہابھارت سے واضح ہے کہ نارائن اور بشن موجود واحد کا نام ہے اور اوصاف کمال ہم عنقریب لکھینگے انشاء اللہ سبحانہ و تعالی منجملہ اُن اوصاف کمال کے جسکی نسبت ہم آیندہ بتصریح ظاہر کرنے کا وعدہ کرتے ہیں ایک ادنی سے ادنی کمال یہ ہے کہ مہادیوجی کی عبادت میں نارائن جی عمر بھر ایسے مشغول رہے کہ انہیں کا کام

---

[۱] اتھربن بید سے معلوم ہوا کہ بید کلام برہما ہے اور رگبید میں بصراحت مرقوم ہے کہ بید کلام پرجاپت کا ہے اور انکی دوسری معتبر و مستند اور مشہور کتابوں سے یہ بات ثابت ہے کہ بید کلام آتما کا ہے کچھ ٹھکانا ہے اس اختلاف بیانی اور خلاف ورزی کا ۱۲

مہادیوجی کی لنگ ہوگئے جیسا کہ ادہیای (۱۵) اسکندپوران مین مسطور ہی روزی آفتاب درکاشی رسیدہ کیشونارا کہ لنگ شدہ قیام ورزیدہ بودند آنجا پرستش کردہ چون کیشو بہگوان حاضر شدند عرض نمود کہ مالک موجودات شما آفرینندہ و پرورندہ و فنا کنندہ جملہ موجودات اید کسی از شما نیز بزرگ تر است کہ پرستش آن شما نمائید بجواب ارشاد کردند کہ من پرستش مہادیوجی میکنم مہادیو بزرگ جملہ دیوتایان است انتہی۔ یہان سے واضح ہوتا ہی کہ نارائن وہ ذات پاک خداوند مطلق مبدء کل کائنات معبود برحق نہین ہی بلکہ وہ شخص ہی جو بسیر دہرم ہی بالفرض اگر خدا ہی تو ایسا ہی خدا ہی کہ مہادیو کا بندہ ہی اور ایسا مقبول بندہ کہ مہادیو کا سنگ بن گیا۔

بہرحال اس تقدیر پر بہی بید کلام الہی نہوا بلکہ کلام مخلوق ٹہرا مخلوقات اوسکی سنی جو لنگ ہوگیا تہا۔ نیز تا ئب سبہا بریلی بطریق اشتہار اس مضمون کو مشتہر کرتے ہین کہ اتہربن بید زمانہ سابق مین بیدون مین داخل نہ تہا باقی تین بید قدیم زمانہ کے رشیون کے بنائی ہوئی ہین۔ چنانچہ اونکی عبارت مفصل ہم عنقریب لکہین گے انشاء اللہ تعالی نا منظرہ مفتشا جسکا حاصل یہ ہی کہ فی الواقع یہ بید کلام ربانی نہین ہین بلکہ خود اونہین بیدون سے ظاہر ہی کہ زمانہ مختلف مین رشیون نے جو کچہہ کہا ہی اوسکو اون کے چیلون نے مدون کرلیا ہی **دوسری پریشانیکی سند** یہ پریشانی بید کی یعنی الہام ہونا اونکا مخصوص بیک زمانہ و قرن خاص نہین ہی بلکہ قدیما و حدیثا یعنی ہر قرن مین ہوتی چلی آتی ہی دیکہو بشنشت مین لکہا ہی کہ بارہا بید غائب ہوئی اور بید و نکا عمل جاتا رہا انتہی دیباچہ الکہہ پرکاس مولفہ منشی کنہیالال منجوشت حامی دین ہندوکے ہین لکہا ہی چارون مہاپاک کی ارتہہ مرہی بیاس جیو نی ہند کی مردم کی ہدایت کو بنام چار بید کے موسوم کئے تہے جب ہند سے سنسکرت کی

تعلیم و تلقین جاتی رہی سمجہنا چاہیے کہ بید محجوب و مفقود ہو گئی تہی اس عرصہ مین ہزارون راجی اور مہاراجی ہندوپت ہو گذری مگر کسیکو اسطرف توجہ نہین کہ اس آب حیات کو خاص و عام کیواسطے جیل کرتا آفرین صد آفرین شاہزادہ عالیہمت بلند ہمت داراشکوہ بہادر دارین اور سرورکو شیتا کو کہ تمام اونکی بنگالہ برس و بمحبت کرکے اور لاکہون روپیہ خرچ کرکے او رصدہا پنڈتون اور سنیاسیون کو جمع کرکے اور کاشی اور کشمیر کی سیر کرکے سینسکرت سے فارسی مین ترجمہ کیا انتہی مہابہارت سے ثابت ہی کہ اکثر اوقات بید ایسے غائب ہوے ہین کہ خود برہماجیو کو بہی یاد نہی یہانتک کہ وہ اونکی سیکہنے کی محتاج کبہی چاند سے اور کبہی اور کسی سے ہوئی بہاگوت وغیرہ کتب معتبرہ سے واضح ولائح ہی کہ ست جگ مین بہی بید کی حالت ایسی ہی تہی کہ بجز ایک نسخہ کے دوسرا نسخہ اوسکا اوس زمانہ مین موجود نہ تہا اور حفظ ہونیکا تو یہ حال تہا کہ خود سری برہماجی کو بہی محفوظ نہ تہا اور محفوظ بالفاظ ہا ہونا تو درکنار اوسکے مضامین بہی برہماجی کو محفوظ نہ تہے چنانچہ جب ایک دیت اسکی نسخہ کو برہماجی کے ہاتہہ سے قعر دریا مین لے بہاگا تو برہماجی ہاتہہ ملتے اور منہہ تکتے رہگئے اور کاروبار عالم کا جاری نکرسکے۔ اسکندہ ہشتم بہاگوت کی عبارت بجنسہ نقل کرتا ہون سنکہاسر دیت بیدونکو برہماجی کے پاس سے چورالیگیا برہماجی نے سری نارائن سے پرارتہنا کری کہ سنکہاسر بید چورالیگیا اور بنا بیدونکی کاریج سنسار کا نہین ہوتا وہ پاتال ہی مین اوسکا سامنا نہین کرسکتا انتہی۔ غور کرنیکی بات ہی کہ اگر کوئی اور نسخہ ہوتا یا کسیکو حفظ یاد ہوتا تو یہہ خرابی کیون واقع ہوتی برہماجی خالی الذہن کیون ہوجاتے اور کام عالم کا کیون بند ہوجاتا۔ اور اسکند چہارم بہاگوت سے ظاہر ہی کہ راجہ پرتہو کے عہد سے بید گم ہوگئے تہے جس طور پر کہ اقسام غلہ جاتی رہی تہی راجہ پرتہولی جب زمین کو دوہا تو پہلے بید نکلے وہ برہمنو نے لئے پہر دیوتون اور گندہربون نے دوہا تو ناچ نکلا عبارت اوسکی یہہ ہی ارپرتہی کو دوہنی کرتے

چہارم بید نکلے برہمنو نے کہا کہ ہمکو بہی بہت ہی پہر دیتا اور کنہ ہریون دومہنی کری آن نکلا الخ یہان سے صاف واضح ہی کہ راجہ پرتہو کے عہد سے پیشتر بید صفحہ عالم سے محو تہے واللہ سبحانہ اعلم کب سے گمی تہے اور اسکی عہد مین مین سے ایک چیز نکلی کہ جسکو برہمنون نے بید سمجہا بہرحال جو کچہہ کہ بعد زمانہ راجہ پرتہو کے بید فرض کیے گئے ہین وہ وہی ہین جو زمانہ سے پہونچے ہین برہما سے نہین پہونچی اور اس تحقیق سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہنود جن کتب کو بید اور کلام الٰہی گمان کرتے ہین اونکی اصل وہ ہی جس سے بے اصل ہونا اونکا اصل سے ثابت ومبرہن ہی پس باقی کتب ہنود اور اونکی عقائد اور اعمال کو اسی پر قیاس کرلینا چاہیئے۔

تیسرے پریشانیکی سند بہاگوت کی پہلی اسکندہ مین مرقوم ہی سہری بیدبیاس نے ارتہہ بید ونکی سے چار سنگتا کرین پہر دیکہا کہ منکہہ کلجگ کے سولب آیو ونکی سنگتا ہی نہین پڑہ سکین گے سا کہا کری انتہی یعنی بیدبیاس نے بید ونکی عبارت سے چار انتخاب کیے پہر دیکہا کہ کلجگ کے آدمی بہت کم عمر ہونگے وہ انتخابات بہی نہ پڑہ سکینگے تب اونکی شاخین بنائیں یعنی تبویب اور تنویع کے۔ اور دوسری اسکندہ مین اسطرح مرقوم ہی (بائیسوین اوتار بیاس جی ہین جب کلجگ نے پرویش کرا اونہون نے دیکہا کہ منکہہ سوچہم آیو اور تہہ بدہی ہونگی سارے بید نہین پڑہ سکنگی اور نہ سمجہہ سکے اون چارون بید کی سنگتا کری اور سنگتا بہی سا کہا کری انتہی یعنی بائیسوین اوتار بیاس ہیوہین جب آثار وعلامات کلجگ کے ظاہر ہوے انہون نے دیکہا کہ آدمی کلجگ کے بہت کم عمر اور کم علم ہونگے سب بید نہ پڑہ سکین گے نہ سمجہہ سکین اون چار بید ونکے انتخاب کئے اور انتخابون سے شاخین کین الخ۔ اور اسی بہاگوت کی بارہوین اسکندہ چہٹی ادہیائی مین لکہا ہی کہ چارون بید دواپر کی انت انت مکہ سے سدہ رشی پہر کہونی بچارا کہ اگے تجہہ آیو اور تجہہ پراکرم والے منشہہ ہونگی اسکا رن پرمیشر کی اچہا سے بید ونکی بہاگ کرنی ہیں اس سمی دیوتاؤن نے پرارتہنا کرکے ست وتی

کو رشی کال قالبی قاضی جنم [illegible]

گیان اور پاراسر رکہی سے بیاس جی کلا اوتار اتپت ہوئی انہون نے بیدونکو چار پرکار کیا رک بید اتہروبید یجر بید سام بید اور پوران سے چار سنگتا بنائین اور چار شششون کو پڑہائین پیل رکہی کو ویرجا سنگتا اور دیشم پائین کو لکہہ بایو سنگتا اور جمنی رکہی کو چنڈک سنگتا اور سومتر رکہی کو اتہروا نگر سے سنگتا پڑہائی انتہی یعنی چارون بیدواپر کی قریب قریب تک جیو کے تیون درست رہی پہر رکہون نے سوچا کہ آیندہ کم عمر اور بداعمال آدمی ہونگی اس سبب سی خدا کی مرضی سے بیدونکی تقسیم ٹہری ستوتی اور پاراسر کہہ ستے بیاس جی اوتار پیدا ہوے انہون نے بیدونکو چار حصہ پر کیا رک بید اور اتہروبید اور یجر بید اور سام بید اور پوران سے چار منتخب بنائی اور وہ چار منتخب چار شاگردونکو اسطرح پر چڑہائے کہ پیل رکہی کو ویرجا سنگہتا اور دیشم پائین کو لکہہ بایو سنگتا اور جمنی رکہہ کو چنڈوک سنگتا اور سومتر رکہہ کو اتہروانگرسی سنگتا پڑہائی الخ اور اس عبارت کی مابعد کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہی کہ پہر اون کے شاگردون نے اور شاگردان شاگردون نے اوسمین تصرف کر کے اپنی طرف سے بہت سی شاخین بنائین اور جدا جدا نام اون کے رکہے چار کیا دو عوض اسی طرح سے ہر ایک نے تصرفات اپنے اپنے طرف سے کئے ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ عبارت مسگندہ بارہوین سے ظاہر ہی کہ تا قریب زمانہ دواپر کی بیدونمین تحریف نہین ہوئی تہی بعد اوسکے اوسمین انواع واقسام کی تحریفات شروع جسکے ابتدا اسطور سے ہوئی کہ پہلے بیاس نے چار سنگتا اونہین چار بیدون اور پورانون سے بنائی اور لطف یہہ کہ وہ سنگتا خاص کر چار بیدون ہی سے نہین بنائی گئی ہین بلکہ پوران بہی اوسمین شامل کر کے اون سے مضامین منتخب کر کے چار سنگتا کی تالیف اور وضع ہوئی اور نام بہی اون سنگتاو کی علحدہ علحدہ قرار دیئے گئے اب غور کرنا چاہئے کہ یہہ تحریف وتصرف اصل کتاب مین ان بیدیون سے ایسا واقع ہوا کہ جسکے سبب سے اصل کتاب علی حالہ باقی نہ رہنے

اوس نے کہا ہی جب وس لڑکی سے بو مچھوہ وغیرہ سے
پوچھا کہ تیرے بدن سے خوشبو کیسی آتی ہے اوس نے کہا مین نے
ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سے پار کیا تھا اوس نے میرے
حق مین دعا کی تھی یہ وس کی برکت ہے چنانچہ پہر اوس لڑکی کا نام
جوجن گندہا رکھا گیا۔ اتفاقاً ایک راجا اس لڑکی پر عاشق
ہوا تھا اور اوسکے باپ سے اوسکو چاہا اوس نے کہا ایک شرط سے
تجھکو دیتا ہون کہ اوسکی اولاد تیری ولیعہد ہو راجا نے یہ
منظور نکیا اور وزیر سے کہا کہ مناسب نہین ہے کہ میری
ایک بیٹا گنگا کے پیٹ سے موجود ہو اوسکے ہوتے ملاح کی
اولاد کو حکومت اور ریاست سپرد کردون لیکن راجا کی دلمین
عشق کی آگ بدستور بہڑک رہی تہی راجا کے بیٹے نے جو

گنگا کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا اور نام اوسکا بہیکم تہا اس
حال سے واقف ہوکر ستوتی کے باپ سے کہا کہ اگر
اس عہد سے کہ ستوتی کی اولاد صاحب ریاست ہو
ستوتی کو ملاح سے لیکر اپنی گردن پر اوٹھا کر لایا اور باپ کے
حوالہ کیا اوس سے دو بیٹے پیدا ہوئے راجا کے مرنے کے
بعد ستوتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اوسکے بعد چہوٹا بیٹا ... بیٹا
بہیکم نے بنارس کے راجا کی دو بیٹیون کو زبردستی چہڑا لاکے
اوس سے بیاہ دین لیکن اوسکی اولاد نہوئی جب مرگیا ستوتی نے بہیکم
کہا کہ تیرے بہائی کی دو جوروین بیوہ ہین تو انسے صحبت کر تاکہ نسل باقی رہے
بہیکم نے منظور نکیا آخرش بیاہتا شوہر کی ستوتی نے بید بیاس کو
جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنے بہائی کی بیوی سے جماع کر تاکہ اولاد باقی رہے
بیاس نے منظور کیا ۱۲ منہ دام فیضہ

ہو اسی بنسبت سری کرشن جی اور بیدیون پر طعن کرتے ہین چنانچہ گیارہوین اسکند بہاگوت کے تیئسوین
ادہیائی مین ایکسو تیرہ سطر سے پہلی ... ہوان بیدیون نے اپنی بدہ کی انکول نا، بعقل کی
برتن کری ہو جیسا ایک ... کو ... اسکی سا کہا کو تیاد تا ہو کوئی ... کوئی تہر ایسے بیدیوت
اپنی بدہ کی پرمان نت بید برتن کر اپنی اعتبار ... انکار اور مایا کی ہٹ سے نہین اتی انہ
یعنی ان بید ... طرح کی نقل خرچ کر سکہ بیان کئی ہن جیسی ایک خدمت
ہو اوسکو کوئی شاخ اور کوئی پہول اور کوئی تیا بتاتا ہو ایسی ہی بیدیون نے اپنی عقل کے موافق ہیشہ
بیدونکو بیان کیا ہو الحاصل بسبب تکبر و نفسانیت اور جہل کی اپنی ضد سے باز نہین رہتی انتہی ترجمۃ
حاصل کلام یہ ہی کہ اس تحقیق سے تحریف و تغیر بیدونکی کما حقہٗ ثابت ہوئی اور زیادہ تشریح
و توضیح کیواسطے حسب وعدہ اپنی ہم یہان تقریر جماعت بیدتان محققین مذہب ہنود جو بنام تت
بودہنی سبہا بریلی کے مشہور ہین نقل کرتے ہین جس سے چند فوائد جدیدہ سوا سے تحریف کے بہی معلوم
ہونگی کہ از انجملہ بید کا کلام الٰہی نہونا بلکہ کلام مخلوق و حادث ہونیکا ثبوت ہو فقط انہو تمام مسنا چاہئی
ابتدا وید کی یہ ہی کہ وید کو چار نام سی یعنی رگ وید یجر وید شام وید اتہربن وید مشہور جانا چاہئی لیکن
اسکا طرح طرح پر ذکر اور شاستر سے معلوم ہوتا ہی یعنی بہت پرانی گرنتہہ لکہنے والون نے کسی جگہہ اتہر
بن وید کو وید کر کے نہین مانا ہو اور منو جی نے بہی کچہہ اتہربن وید کا تذکرہ نہین لکہا ہو اونکی دانست مین
تین ہی وید تہے اور منوسنگتا مین بہی دوسم ادہیاسی دو سو تئیس اور چہتہر اشلوک مین لکہا ہو اور
امرکوس مین بہی تین ہی وید کر کے لکہا ہو اور ماندوک اوپنشد کے پہلی کہنڈ مین اتہربن وید کا
تذکرہ لکہا ہو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اتہربن بید اون تینون ویدسے نکلا ہی کہ جنکی اوپر نام لکہے مین

اور اوسکی عبارت کے مطالعہ سے بہی صاف واضح ہوتا ہی کہ اور ویدسے ایجاد ہوا ہی لہذا اس اتہربن وید
کو اون تینون ویدسے پیچہے ترتیب بنانا لکہا ہی سوا اسکی تین وید یعنی رک یجر شام مین ہی بیان اوسکا
بالکل ہی جدا معلوم ہوتا ہی۔ اور رک وید اگلی لوگونکی زبان ہی یعنی جب کوئی دیوتا اونکی مکان پر تشریف
لیجاتا تہا وے لوگ زبان صفت وتعظیم سے پیش آتے تہے یعنی استت کرتے تہے اور مضمون وہ کا چہند کے
طور اور جگہہ جگہہ چہند رس سے بہرا ہی مگر خلاصہ کلام یہہ ہی کہ رک وید اگلی لوگون کی سبہا کی زبان یعنی بال
اوستہا در عمر خورد سالی بنا ہی اسمین کچہہ شک نہین ہی کیونکہ اوسکے مضمون اور مطلب سے صاف معلوم
ہوتا ہی کہ یہہ پہلی زمانیکی لوگونکا حال ہی بطور نسبت کے اور یجر وید مین یادہ تر جگ وغیرہ کرنیکا اونکی ترتیب
و منتر وغیرہ سب لکہی ہین لہذا پچہلی ہندونکی بیچ دہرم اور اوسکے ذریعہ سے طرح طرحکی بنا سے ہوسے قاعدے
ترقی پکڑ کر یہہ وید ہوا ہی اور اوسکی جگہہ جگہہ مین رکہہ وید کا مضمون زبان توصیف یعنی استت سے بہرا ہی
اور شام وید اگلی لوگونکا مجموعہ یعنی بیان ہی رکہہ وید سے توصیفی مضمون لیکر راگ کیواسطے نئی طرح سے
بنایا ہی رکہہ وید کی اشلوک اور ماگہہ سی جن سے اور اور وید مین پایا جاتا ہے اس سے رکہہ وید مین اور
کوئی وید کی بات پائی نہین جاتی ہی اس سے رکہہ وید جو سب ویدون سے بڑا ہی اور قدیم ہی سو اوس سے
بخوبی معلوم ہوتا ہی لہذا ہم لوگونکو پرانی سبہا کا حال دریافت کرنیکو سوای رکہہ وید کی اور کوئی
پرانا گرنت نہین دکہلائی دیتا ہی کیونکہ اور یہہ سب رکہہ وید سے ایجاد ہوئی ہین۔ اور پران کی
مت مین یہہ چارون وید برہما کی زبان سے یعنی چار مہنہ سے نکلنا لکہا ہی تو چارون وید ایکہی وقت
مین ہونا اور اونکو برابر ماننا ضرور چاہئی لیکن یہ بات قابل اعتماد کے نہین ہی اسبات کو پنڈت لوگ
جانتی والے وید کے خوب جانتی ہین کہ کوئی وید ایک وقت مین ایک آدمی کی زبان سے نہین بنا ہی

سب دیدون کی جدی جدی بہاگ جدی جدی رشیون نے بنائی ہین اور بلکہ بید بنانے والے رشیون کے نام بہی جگہہ جگہہ پائی جاتی ہین اسطرح پر کہ پہلی رشی لوگ وقت بیوقت اپنی اعتقاد دل سے جو جو کہ باتین کیا کرتے تہے اونہین باتونکو اون کے ماتحت لوگ اپنیمین وظیفہ کیا کرتے تہے اور اوسیکو گروچیلا کہنکر اتبک بیان ہوتا چلا آیا ہی۔ اور بید کے اشلوک جو بہت روز سے اتر ہی اسمین کوئی شک نہین اور بعد آن دید بیاس جی نے تفصیل کی ہی اسواسطے یہ چارون بید جدی جدی ہوسے ہین کیونکہ ویدبیاس جی کی پہلے یہ چارون بید نہ تہے انتہی اس تقریر جماعت پنڈتان سے جنہون نے کمر تحقیق واسطے حمایت مذہب ہنود کے باندہی ہی چند امور ثابت ہوسے اول یہہ کہ یہہ کتب جنکو ہنود بید کہتی ہین آسمانی اور کلام ربانی نہین ہین۔ دوسرے یہ بید فی الواقع اور در اصل چار نہین ہین بلکہ تین ہی ہین پہر اونمین بہی بعض بعض سے ماخوذ اور بنائے ہوسے ہین۔ تیسرے قدیم نہین ہین حادث ہین۔ چوتہے اتہربن وید زمان سابق مین بیدونمین داخل نہ تہا متاخرین ہنود نے اوسکو داخل کرلیا ہی۔ پانچوین طرح طرح کے تغیر اشت و تحریفات اونمین واقع ہوئی ہین اوقات متعددہ مین محرفین متعددین سے۔ چہٹے نسبت تصنیف ان بیدونکی فقط ایک شخص کیطرف کرنی جیسے برہما یا پرجاپت وغیرہ مثلاً محض غلط ہی بلکہ زمان مختلف مین بیدونکو مختلف رشیونون نے بنایا ہی۔ چنانچہ مویداس مضمون کا مضمون بہاگوت وغیرہ سے ہم سابقاً بہت کچہہ نقل کرچکے ہین اور تصریح حدوث بیدونکی بہت سے محققین ملت ہنود کی تصانیف مین بہی موجود ہی از انجملہ منشی الکہ دہاری شرح اشلوک ۶ الگیتا مین تحریر کرتے ہین تینون لوگ اور برہما اور بشن اور مہیش اور تینون بید رکہہ بید و ججر بید و شام بید سب حادث ہین انتہی اور نیز حدوث بیدونکا تصریح بید سے مبرہن ہی چنانچہ ججر بید مین اسطرح مرقوم ہی کہ رکہہ بید پہر ججر بید پہر شام بید ایک دوسرے کی بعد ہوا

انتہی اسلئے کہ قدیم مین تقدم و تاخر نہین ہوسکتا - بن پرب بہارت مین لکہا ہی کہ زمانہ دواپر مین بید و نمین
اتنا تغیر ہوئی کہ آدہی بہی تحریر مین نہ آئی - اور نیز مہابہارت کے فصل موجپہ پرم مین سطور ہے
بید ہر زمان نوع دیگر مگر دد و نیکی ست نیک نوع دیگر است و تریتا بوجہہ دیگر و در دواپر دیگر
علی ہذا القیاس انتہی - اور بہی ساتت پرب مین ایں لفظ مرقوم ہے کہ بید ہر قرن مین نوع دیگر ہوتا ہے
ہین - جوگ بشست کی الشیم پر کرن پانچوین مین لکہا ہی کہ کتنی بار یہہ بید بدلے ہین اور کرم اور
ہین - اور اسے جوگ کے چہٹی پربات پرکرنمین لکہا ہی کہ خداوند عالم کی قدرت سے بیدون اور تمام مخلوقات
مین اختلاف واقع ہی ایک وقت ایسا تہا کہ شراب پینا شریفونکو روا تہا اور رذیلونکو نا روا - اور ایک وقت
ایسا تہا کہ عورتین غیر مرد کے ہمراہ ہم بستر ہوتیں پیت بہرنا کہاتی تہیں بارہا بید غائب ہوئی اور بیدونکا
عمل جاتا رہا اور ترمیم و نسخ اونمین ہوئی دس مرتبہ مہادیو نے اندر کو سلطنت دی ورچہین لی اور کئی مرتبہ
بیدونکا مضمون تبدیل ہوا بارہا مشرق مغرب ہوگیا اور مغرب مشرق ہوا انتہی یہان سے واضح ہوا کہ ہر قرن
وہر زمانہ مین بید منسوخ ہوتا اور نیا بدلتا ہوا چلا آیا ہی اور اب بہی ہر زمانہ مین نیا بدلا جاتا ہی اور جب قرن
مین بید بدلا گیا تو مین کہتا ہون کہ بر تقدیر ہونے اوسکے کلام برہما یا پرجاپت یا رشیون مثلاً یہہ نسخ و
ترمیم کسطرح واقع ہوا اور ہوتا ہی اور اسکی کیا صورت ہی یا وجود برہما وغیرہ ہر قرن مین نیا ہوتا ہی تو کسطرح
اور کس جگہہ اور کیونکر ہوسکتا ہی اور اگر نہین ہوتا تو پہر بیدونکی تحقق اور وجود کا کیا طریقہ ہی اور جب خود
وجود و تحقق بید مشکوک و مشتبہہ ہوا تو پہر دین ہنود جو بید پر مبنی ہی اوسکا ثبوت کسطرح ہوگا ایک بات
اور یاد آئی باوجود ان سب پریشانیون کے بید و شاستر اسپر شاہد ہین کہ برہما خالق عالم ہی جیسا کہ عنقریب
اسکی بحث آتی ہی حالانکہ بیدونکی اپنکہدون سے وجود برہما کا بطلان ثابت ہی جیسا کہ نارایں اپنکہد تہرین بید

مین لکہا ہی کہ برہما اور مہادیو اور اندر وغیرہ صرف صفات ہین کچہہ جدا موجودات نہین انتہی لنول انکے
اتہربن بید مین ہی کہ منافع تمام عناصر کی تینون صفات ست - اور رج - اور تم ہین اور یہی برہما اور بشن
اور رودر موسوم ہین انتہی منڈوک اپنکہد اتہربن بید مین مرقوم ہی کہ برہما موصوف کے ایک صفت کا
نام ہی انتہی اور جب برہما جو خالق عالم ہی بموجب عقاید ہندونکی اور نیز بموجب تصریحات بید کے کوئی شخص موجود
نہین ہوا بلکہ صرف ایک صفت کا نام ہوا تو اوسکا منہہ کہان جس سے بید نکلے اور ہرچند
کہ دیکہا جاتا ہے جو آینده مذکور ہونگے حالات برہما وغیرہ مین اوسکا مضمون ان تصریحات سے متناقض ہے
مگر ہمارا مدعا بہر حال ثابت ہی کما لایخفی علی من له ادنی فہم پس جو شخص مدعی بہ حقیقت ملت ہنود کا اوسپر
اولاً واجب ہی کہ ثبوت بید اور مصنف بید کی تحقیق کا متکفل ہو اور ان خدشات کے جواب شافی ادا
کرے ورنہ بغیر اسکے وہ سب کلام ہرگز قابل اصغا اور لائق التفات اصلا نہوگا اور جسطرح سے کچہہ
پریشانیان بید کی لکہی گئین اگر شاسترون اور پرانونکی پریشانیان اور اونکی اختلافات و تناقض
لکہی جاوین تو بہت طول ہوجاوے لہذا ہم اسجگہ فقط اونکی نام اور برہان اونکی معتبر ہونیکی
لکہتے ہین کیونکہ اونکی حوالہ اور سند آینده پیش کیجاویگی پس مجملاً اونکا حال معلوم ہونا بہی ضروریات سے
ہی جانو کہ شاستر ہندون کے نزدیک نو ہین جنمین سے چہہ شاستر متفق علیہ اور کافہ ملت ہنود کی
نزدیک مقبول و مسلم ہین اور باقی تین شاستر فقط پنڈتون کے نزدیک مردود ہین وہ نوون شاستر
یہ ہین - اول بیدانت شاستر - دوسرا میمانسا شاستر تیسرا نیای شاستر چوتہا بیشیشک شاستر پانچوان
سانکہہ شاستر چہٹا پاتنجل شاستر - ساتوان جین شاستر - آٹہوان بودہ شاستر - نوان ناستک شاستر
یہ تین اخیر کے مردود ہین - سابقاً معلوم ہوچکا کہ مصنف چار بید اور چہہ شاستر اور اٹہارہ پرانونکا برہما ہے

کہ واسطے انتظام عالم کے اوسنے اونکو بنایا ہی حالانکہ ان شاستروں مین اور نیز انکی کتب معتبرہ و تراجم شاستر وغیرہ
مین انکی نسبت رکہون کے طرف کی ہی اور اونکو سوجدا اونکا لکہا ہی - چنانچہ پہلا شاستر کہتے ہین بیاس کا بنایا ہوا
ہی - اور دوسرا جمن رکہہ کا اور اوسکے شاگرد ونکا جنکے اسما یہہ ہین - مرآری - ہقر بکار ل بہہ برہما گر گر اور
تیسرا شاستر گوتم رکہہ کا بنایا ہوا - چوتہا کنا دکا بنایا ہوا - پانچوان کپل کا جسکو برہما کا پر پوتا کہتے ہین چہٹا پتنجلی کا بنایا ہوا
پتنجل کا اور اصول اعتقاد مین یہہ سب شاستر آپسمین مختلف ہین بعضی تو خدا کے قائل ہین اور بعضی منکر - اور
بعضی خدا کی انقسام کا قول کرتی ہین - اور بعضی ہر چیز کو خدا کہتے ہین - اور بعضی خدا کو خالق عالم جانتے ہین - اور
بعضی نہین اور بعضی عالم کو قدیم مانتے ہین - اور بعضی حادث - اور بعضی زمانہ کو خدا کہتے ہین اور بعضی عناصر
اربعہ کو - اور کوئی قیامت کا قائل ہی کوئی نہین اور کوئی کسی طرح سے قیامت کا قول کرتا ہی کوئی کسی طرح
سے علی ہذا القیاس اور عقاید و عبادات مین اور جمیع معاملات مین اسقدر اختلافات باہم رکہتے ہین جنکی کوئی
حد نہین ہی اور اسپر طرہ یہہ ہی کہ باوجود اسکے ہندو ان سب شاستروں کو سب یعنی برحق جانتی ہین اور سبکو
حق کرکے مانتی ہین حالانکہ یہہ بات صریح عقل کے نزدیک باطل اور مردود ہی اسلئے کہ اجتماع متنافیین اور
صدق متناقضین محال ہی مثلاً کوئی کہے زید کہڑا ہی اور کوئی کہے کہڑا نہین ہی تو واقع اور نفس الامر مین دونو
حق اور سچ ہونا محال ہی ایک حق ہوگا نفس الامر مین دوسرا بالضرور باطل ایک سچ ہوگا فی الواقع تو دوسرا
بے شک جہوٹ قرار پائیگا اور بروقت حاجت انشاء اللہ تعالیٰ اسکے تفصیل اور تنقیح کیجاویگی یہان اجمالاً اسیقدر
پر اکتفا کرتے ہین کہ جب یہہ چہ شاستر والے جو باہم متناقض ہین برحق ٹہیرے ہندوونکے نزدیک تو یہی دلیل
واسطے باطل ہونے ملت ہنود کے بس ہی اسلئے کہ باطل و محال کو حق ماننا سخت نادانی ہی اور عقل کے مقتضا سے
سراسر بعید و سیاق بعض التفاصیل عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ فانتظر - اور وہ اٹہارہ پوران جو منجملہ مدار دینیاتی

دین و اصول ملت ہنود ہین بعد چار بید و چہ شاستر کے یہہ ہین اول بشن پوران - دوم بھاگوت پوران سیوم متبہہ پوران چہارم اسکند پوران پنجم نارکندی پوران ششم بہوست پوران ہفتم برہم من ورنگ پوران ہشتم گورم پوران نہم پدم پوران دہم برہم پوران یازدہم بالو پوران دوازدہم باون پوران سیزدہم گرڑ پوران چہاردہم الن پوران پانزدہم باراہ پوران شانزدہم لنگ پوران جسکو شیو پران بہی کہتے ہین ہفتدہم نارد پوران ہجدہم برہمانڈ پوران - اور باقی پوتیان جو انکے سوا ہین وہ ان سے ماخوذ ہین یا انکی ٹیکا یعنی تفسیر و شرح ہین اور اعتبار و تسلیم ان پورانونکا بحکم بید ہندوونپر واجب و لازم ہی پس جو سند بحوالہ ان پورانونکی پیش کیجاویگی وہ حجت قاطعہ ملزمہ و برہان ساطعہ مسکتہ ہوگی واسطے اثبات مدعا کے ہمارے طرف سے ہنود پر اور انکو گنجایش سرتابی اس سے نہوگی اور اس سے سرتابی اپنی مذہب سے بیزاری ہی ہندونکو اسلئے کہ اصل اصول مذہب ہنود یہی ہین اور انکو سب کتابون سے معتبر جانتے ہین اور انکی معتبری کی تصریحات متعدد موجود ہین ایک دو نقل اسجگہ پیش کرتا ہون منڈوک اونکہد امرت بید مین مرقوم ہی کہ (برہم کے گیان کی دو فروع ہین ایک کا نام علم صغیر دوسریکا نام علم کبیر - علم صغیر مراد ہی چار دن بید اور اوسکے فروعات سے کہ چہ شاستر اور اٹھارہ پوران ہین الخ اور علم کبیر مراد ہی علم الٰہی سے الخ اسیطرح جوتہا اعتبہہ پرکرن جوگ بشسٹ کا دیکہو اسمین مسطور ہی کہ (دنیا مین سنسکرت زبان لاکہون کتابین معقول اور منقول کی ہین اور ہندمین چار بید و چہ شاستر اور اٹھارہ پوران ہین الخ

اور جننبی ہو نہہ وتھنی باتین برہمانی چار بید اور اٹھارہ سمرتی اور چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران بناہی تاکہ
ہر کوئی اس آئین کے موافق نیک عمل کرے انتہی یہان سے ثابت ہوا کہ جو امران بیرانجی سے منقول ہونگے
اونسے کسی ہندو کو چون و چرا کی مجال نہوگی اور ہم جسجگہ حجت انسے پیش کرینگے وہ بنا بر تسلیم ہنود کے
بید اور شاستر اور ان پورانو نکو بطریق الزام پس یہہ شبہہ کوئی متوہم نکرے کہ بید وغیرہ
کی اصل ثبوت مین جب تمکو کلام ہی تو بید سے احتجاج کیون کرتے ہو —
قال چنانچہ عیسائیونمین تثلیث کو توحید جاننا ہی ہمارے یہان تری وتھہ یعنی وتاتری کو
توحید جاننا ہی **اقول** اسکا جواب تفصیل طلب ہی جاننا چاہئیے کہ اولاً معترض نے توحید اور اوتار کے
بیانمین تو اپنی شرکت اور تشبیہ عیسائیونکی ساتھہ ذکر کی اور سوای اسکے بہت سے امور مین
جو آیندہ آتی ہین اسمین شرکت اہل اسلام کا دعوی کیا شاید اسکی وجہہ یہہ ہوگی کہ معترض توحید
اہل اسلام سے واقف نہوگا یا واقف ہوگا تو سمجہا ہوگا کہ توحید اہل اسلام کی حقیقی ہی اور اسکی توحید
ادعای اور غیر حقیقی مانند تثلیث نصاری کے پس تشبیہ صحیح نہوگی اسو جہہ سے اہل اسلام کی توحید
کے ساتھہ تشبیہ ندی ثانیاً توحید عبارت ہی اس سے کہ خداوند تعالے کی ذات پاک کو وحدہ
لاشریک جاننا اور اوسکی ذات وصفات مین کسی غیر کو شریک نکرنا اور تثلیث عبارت ہی
تین خدا کے قائل ہونے سے کہ خدا تعالی ثالث ہی اون ثلثہ کا پس تثلیث کو توحید کہنا کیونکر
صحیح ہوگا ثالثاً عیسائی اگرچہ قائل ہین تثلیث کے مگر تثلیث کو توحید نہین کہتے انکی کتب سے کہین بات
ثابت نہین ہوتی کہ انکی یہان توحید تثلیث ہی۔ رابعاً یہہ عقیدہ تثلیث مخالف ہی جمیع کتب
منزلہ کے حتی کہ خود انجیل مین اسکا ابطال موجود ہی مگر سایل کی توحید اس سے اعجب و اغرب قابل غور ہی کہ
کما قال تعالی وما ارسلنا من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون ۱۲

جسکا نام توحید رکھا ہی وہ سراسر اشراک ہی پہلی قسم تثلیث کی ابطال مین مختصر کلام کرتے ہین پہر توحید
معترض کا بیان کرینگے جاننا چاہئیے کہ عیسائی تین خدا کی قائل ہین جسکو تثلیث کہتے ہین یعنی
ایک اللہ جسکو باپ کہتی ہین نعوذ باللہ منہا۔ دوسرے عیسا مسیح جسکو معاذ اللہ خدا کا بیٹا کہتی ہین
تیسرے روح القدس اور ان تینونکو خدائی مین برابر سمجھتے ہین چنانچہ انکی عقائد کی کتابونمین یہہ
لکھا ہی باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق باپ خدا بیٹا خدا روح القدس خدا
سو یہہ عقیدہ اونکا اونہین کے انجیلون سے باطل ٹہرتا ہی اور عیسی مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام
اونہین کے قول سے ثابت ہوتا ہی دیکہو مارکوس کی انجیل مین تیرہوین فصل ٣٢ درس مین قوم سے
حواریون نے ساعة یعنی قیامت سی سوال کیا تو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ اوسدن اور
اوس گہڑی کو باپ کی سوا یعنی اللہ تعالے کے سوا کوئی نہین جانتا نہ فرشتے جو آسمان پر ہین نہ بیٹا انتہی
دیکہو یہانسے عیسی علیہ السلام کا خدا ہونا انہین کے قول سے باطل ہوا اور بندہ عاجز ہونا اونکا ثابت ہوا
اسلئے کہ اس سے اونکی علم کا نقصان اسکے واضح ہوا اور یہہ قیامت کا علم اللہ ہی کے ساتھ خاص ہی پس
خدائی مین مساوات کا عقیدہ باطل ہوا۔ متی کی انجیل مین ہی کہ جب یہودیون نے مسیح کے قتل کا
عزم کیا تو اس سے عیسی مسیح متغیر ہوا اور بہت سخت محزون وغمگین ہوا انتہی دیکہو اگر حضرت
عیسی مسیح علیہ السلام خدا یا خدا کی بیٹے ہوتے تو کیون انمین تغیر آتا اور کیون محزون ہوتے
پس تغیر اور حزن صریح دلیل ہی اونکی خدا نہونیکی۔ کتاب قصص الحوارین جو نصاری کے
نزدیک مثل انجیل کے ہی اوسکی دوسری فصل ٢٢ درس مین شمعون صفا کا جو رئیس ہین
حواریین کے یہہ قول مرقوم ہی جو انہون نے یہود سے کہا تہا جسوقت وہ مری عیسی مسیح

علیہ السلام کی ہوئی تہے یا رجال بنی اسرائیل اسمعوا مقالتی ان المسیح ہو رجل ظہر لکم من عند اللہ بالقوۃ والتائید والمعجزات التی اجراہا اللہ تعالے علی یدیہ وانتم کفرتم بہ ۔ یعنی ای لوگو بنی اسرائیل کے سنو میری بات تحقیق مسیح ایک مرد ہین کہ ظاہر ہوئی تمہارے واسطے اللہ تعالی کیطرف سے ساتہہ قوت اور مدد کی اور ساتہہ اون معجزات کی جو اللہ تعالے نے اونکی ہاتہہ جاری کئے اور تمنی اونکا کفر کیا انتہی ناقی تحفۃ الاریب دیکہو شمعون سے بڑہکر اور کون شاہد عادل ہوگا اور اونکی خبر سے زیادہ کسکی خبر نصرانیون کے نزدیک لائق اعتماد ہی کہ نصرانی اونکی نام سے تبرک کرتے ہین اور ایمان لائے ہوے ہین اونکی کثرت صلاح وفضل پر وہ گواہی دیتی ہین کہ عیسی مسیح ایک مرد ہین منجملہ مردونکی آدمیون مین سے اور نبی ہین منجملہ نبیون کے کہ اللہ تعالے نے اونکی تائید فرمائی ساتہہ معجزات کے اور جو کچہہ عیسی علیہ السلام سے ظاہر ہوا وہ سب اللہ کی قدرت تہا نہ عیسی علیہ السلام کی قدرت سے پس باطل ہوا یہہ کہنا کہ عیسی علیہ السلام خدا ہین اور غیر مخلوق ہین اور لوقا نے آخر انجیل مین لکہا ہی ان عیسی بعد ما قام من قبرہ لقیہ رجلان من تلامیذہ وہما القلیوفاس و لوقا فقال لہما ما الکما حزینان فقالا لہ وانت کانک غریب وحدک فی مدینۃ بیت المقدس لم تعرف ما جری فیہا فی ہذہ الایام من امر المسیح الذی کان رجلا صدوقا من اللہ فی مقالتہ وافعالہ عند اللہ والناس کذا فی التحفۃ دیکہو اسمین حضرت عیسی علیہ السلام کے خاص شاگردونکی گواہی دیتی ہین اور اقرار کرتے ہین کہ عیسی مسیح ایک مرد تہے آدمی سچے کئے گئے اللہ کیطرف سے اپنی قول وفعل مین اور یہہ صریح دلالت ہی اوپر اسبات کے کہ وہ آدمی ہین مخلوق اللہ تعالے کیطرف سے پیغمبر نہ خالق ہین اور نہ خدا نہ خدا کے بیٹے

انجیل متی فصل انیس ورس ۱۷-۱۶ مین ہے - ان رجلاً قال للمسیح یا ایہا الخیر فقال عیسے لم تسمینی خیراً ان الخیر ہو اللہ تعالے انتہے ترجمہ ایک آدمی نے حضرت مسیح سے کہا اے خیر عیسے علیہ السلام نے فرمایا تو نے خیر میرا نام کیون لیا بلاشبہ خیر خاص اللہ تعالے کا نام ہے - انجیل یوحنا فصل ۱۷ ورس ۳-۱ مین ہے - ان المسیح رفع عینیہ الی السماء و تضرع سبحانہ اللہ ان الخالق وقال یحب علے الناس لیعلموا انک انت اللہ الواحد الخالق و انک ارسلتنی انتہے ترجمہ بتحقیق مسیح نے اپنی آنکھین آسمان کی طرف اوٹھا کر خدائے واحد وخالق سے بہ تضرع عرض کیا - آدمیون کو جاننا ضرور ہے کہ تو اللہ ہے واحد وخالق اور تو نے ہی مجھے مخلوق کی طرف رسول کرکے بھیجا ہے - انجیل متی فصل چوتھی مین ہے - ان الشیطان دعا المسیح الی ان یسجد لہ واراہ ممالک الدنیا وزخرفہا وقال لہ اسجد لے نجعل لک ہذا کلہ فقال المسیح انہ مکتوب علے کل بشر انہ لا یعبد الا اللہ تعالے ولا یسجد لشی سواہ ترجمہ شیطان نے چاہا کہ مسیح اوسکے لئے سجدہ کرے اور زخارف و ممالک دنیا مسیح کو دکہا کر کہا مجھے تو سجدہ کر یہ سب چیزین تیرے قبضے مین کردونگا مسیح نے جواب دیا کہ ہر آدمی کو چاہئے کہ اللہ تعالے کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے نہ کسیکو سجدہ ۱۲ انجیل یوحنا پانچوین فصل (۳۰) ورس مین ہے - ان المسیح قال انا ما ثبت لا عمل شیئًا بل بمشیۃ اللہ الذی

ارسلنی یہ **ترجمہ** مسیح نے فرمایا ہے کہ مین اسلئے نہین آیا ہون کہ اپنی خواہش کے موافق
کام کرون بلکہ اسلئے بہیجا گیا ہون کہ جسنے مجھے رسول کیا ہے بموجب اوسکی مشیت کے عمل
کرون ۱۲۔ آخر انجیل مارقوس مین ہے (۱۵) ان عیسے قال وہو مخشبتہ الصلب
برعمہم الٰہی الٰہی لم خذلتنی وذلک آخر ما تکلم بہ فی الدنیا فاقر بان الٰہا یدعی لہ فی الشدائد
وتبرا من الدعاوی الالٰہیتہ لنفسہ کذا فی تحفۃ الاریب **ترجمہ** کہا عیسے نے دران حالیکہ
وہ صلیب سے خوف کرتا تہا بموجب زعم نصارے الٰہی الٰہی تونے مجھے کیون خوار کیا اور
یہ اوسکا دنیا مین آخری کلام تہا جو کیا پس اقرار ہوا اسبات کا کہ اوسکا کوئی ایسا معبود
حقیقی ہے جو شدائد کے وقت پکارا جاتا ہے اور اپنے لئے خدائی کے دعوے سے برءت
ظاہر کی ۱۲۔ اور بہی اسمین ہے وقال لوقا فی آخر انجیلہ ان المسیح لعبد ما قام من قبرہ
دخل الی الحوارین وہم مجتمعون فی غرفۃ قد اغلقوا بابہا فلما دخل علیہم ارتاعوا منہ وظنوا
انہ من ارواح الملائکۃ والجن فلما علم المسیح ذلک منہم قال یاہوا ارجسونی واعلموا ان الارواح
الروحانیۃ لیس لہا لحم و لاعظم مثل ما تجدون فی جسدی فاقر بانہ مرکب من لحم وعظم بمادۃ
حیوانیۃ وتبرا من الٰہیتہ انتہے **ترجمہ** لوقا اپنی انجیل کی آخر مین کہتا ہے مسیح قبر سے
نکلکر اپنے حوارین کے پاس گئے اور وہ اوسوقت ایک مکان مین دروازہ بند کیے
بیٹھے تھے انکو آتا دیکھکر وہ گبہرے اور گمان کیا کہ یہ ارواح ملائکہ یا ارواح جناب ہین
ہے انکا یہ خیال مسیح جب جان گئے تو کہا اے لوگو مجھے انہون نے بند کر دیا تہا اور تم
خوب جان رکھو کہ ارواح روحانیہ کیلئے لحم وعظم نہین ہوتا جیسا تم میرے بدن مین پاتے ہو

پس اقرار کر لیا اسبات کا کہ وہ مرکب ہے لحم و عظم اور مادہ حیوانیہ سے اور اپنی خدائی سے بیزاری ظاہر کر دی ۱۲ اور بہی اسمین ہے و قال یوحنا فی آخر انجیلہ فصل (۲۰ - ۱۷) ان عیسے قال للحواریین انی اذہب الے ابی و ابیکم و الہی الٰہکم یعنے بابی و ابیکم المالک لی و لکم و ہو اصطلاح ذلک الزمان فان قالوا ہو الوہ من ہذا اللفظ قلنا یلزم ان یکون اباکم ایضا لانہ قال ابی و ابیکم ثم صرح بعدہ بما تدفع کل شبہتہ بقولہ الہی و الٰہکم فلم یبق لنفسہ دعوے الالوہیۃ شیٔا البتہ انتہے ترجمہ یوحنا نے اپنی انجیل کے آخر مین کہا کہ عیسے نے اپنے حوارین سے کہا کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اپنے معبود اور تمہارے معبود کیطرف جاتا ہون جو میرا تمہارا مالک ہے اور یہ اوس زمانہ کی اصطلاح ہے ۔ پس کوئی کہے اس کلام سے معلوم ہوا کہ خدا مسیح کا باپ ہے ہم کہینگے کہ اس کلام سے خدا کا باپ ہونا تمہارے لئے بھی لازم ہو گیا اسلئے کہ مسیح نے ابی و ابیکم کہا تہا پھر اسکے بعد یوحنا نے ایسی تصریح کی ہے جس سے اس قول کا شبہہ بہی دفع ہو گیا ۔ پس مسیح کیلئے الوہیۃ کا دعوے کچھہ بہی باقی نہین رہا ۔ اور یہ مبحث ابطال تثلیث نصارے کا ہمارے علماے اسلام کثرہم اللہ تعالے کی تصانیف مین بہت مفصل اور مبسوط ہے اور اس مبحث کا مالہ و علیہ بہت کچھہ ہے ہمنے دو چار نقلون پر اکتفا کیا اب اشراک معترض جسکا نام برائے نام توحید رکھا ہے یعنے تری وتجہہ اوسکا حال بغور سننا چاہئے کہ ظاہرا تری کے معنے تین جیسے تری پہل وغیرہ

ہین اور ذیعہ کے معنے دیوتا کے اوتار تری کے تفسیر بھاگوت وغیرہ مین اوتار
کے ماتہہ کے ہے اور اوتار کے معنے اوترا ہوا آسمان سے خدا تعا سے
کے حکم سے زمین مین جو وہ کرے اور سے نہ ہو وسے جیساکہ پو تھی ...
وارنیہ مین جو ہندوکی کتب لغات زبطلحات سے ہے مرقوم ہے - پس
تری وتہہ کو توحید جاننے کے معنے یہ ہوئے کہ تین دیوتاؤن یا اوتارون
کو ایک خدا جاننا جیسا کہتے ہین دوہا تردیو ا ایک دیوا ہے ایک دیوا
تردیوا ہے اس کا مطلب وہ ہے جو کتاب نیکہات کہ مختصر ہے چار
بید ون کا اور اوسکو اوپنکہد بھی کہتے ہین اور ادویت
بید انیت شاستر وغیرہ کتب معتبرہ ہنود مین لکھا ہے کہ
برہم نے اپنے خدا مین مایا کی جنبش ہوئی تب وہ ایشر کہلایا
اور ایشر تین قسم ہوا -

(۱) رجگن کے پیوند سے برہما ہوا - اور
(۲) ستگن کے پیوند سے بشن ہوا - اور
(۳) تمگن کے پیوند سے شب یعنے مہادیو ہوا -

برہما - پیدا کرنے والا -
بشن - پالنے والا -
شب - فنا کرنے والا - اور حقیقت مین یہ تینون

اور حقیقت مین یہہ تینون آپ برمہ ہین یعنی خدا کہ مایا کی جہت سے ایشر کہلاتی ہین انتہی پس حاصل توحید تری وتہہ یہ ٹہیرا کہ ایک خدا کو تین قسم پر منقسم جاننا پہر ان تینون قسمونمین سے ہر ایک و علیحدہ علیحدہ خدا سمجہنا اور تینونکو ملا کر ایک خدا جاننا پس اسمین یہ ہی کہ یہ عقیدہ فقط ایک فریق کا ہندوئمین سے ہی جو بیدانتی کہلاتے ہین اور اپنی تئین متبع بیدانت شاستر کا کہتے ہین نہ سب ہندوئنکا اسواسطے کہ باقی پانچ شاستروالون کا یہ عقیدہ نہین ہی بلکہ بعضی تو خدا ہی کو نہین مانتے اور بعضی مانتے ہین تو انقسام کے قائل نہین جیساکہ عنقریب اسکے قدری تفصیل آتی ہی انشاء اللہ تعالے۔ پس یہ کہنا سائل کا کہ ہمارے یہان تری وتہہ کو توحید جانتا ہی اگر مراد ہمارے یہان سے عام ملت ہنود ہی تو غلط ہی اور اگر خاص ایک فریق مراد ہی یعنی بیدانتی تو یہہ دعوی فی نفسہ صحیح ہی لیکن اسمین چند وجوہ سے کلام ہی۔ **اول** یہہ کہ خدای برحق یکتا جو منزہ ہی جمیع نقصانات سے اسکو معاذ اللہ منقسم سمجہنا ہی کہ جو سراسر منافی ہی وحدت حقیقی کے جو مبدء کل کیواسطے چاہیئے **دوسرے** یہ کہ بعد انقسام کے پہر تینونکا ایک خدا ہونا اس حال مین کہ یہہ تینون شخص تین جسم اور تین وجود کے ساتہہ جدا جدا موجود ہین تین جورونکی ساتہہ اور تین صفات متضادہ علیحدہ کے ساتہہ عجیب بات ہی مخالف عقل و نقل کے جیسا کہ انہین کے کتب سے ہم آئندہ کچہہ تفصیل کرینگے جس سے واضح ہوگا کہ خدای تعالے اپنے ہتہونسے بری ہی **تیسرے** یہ کہ ان تینون یعنے برہما بشن مہادیو کو خدا سمجہنا باطل ہی سواسطے کہ بشہادت کتب معتبرہ ہنود خدای تعالے وہ ذات ہی جو سبکا خالق اور

ثابت ہی اور یہ تینون ہی اوسکے مخلوق ہی اور انمین اوصاف خدا کے پائے نہین جاتے
اور بہت سے صفات منافی الوہیت کے انمین موجود ہین۔ چہا بہارت فصل ہو چہہ
دہرم سانت پرب مین کلام برہما سے جو تعریف بشن مین واقع ہے یہ بات ثابت ہوتی
ہکہ بشن فقط اکیلا پیدا کرنیوالا اور فنا کرنیوالا بلکہ خدای برحق اور سب کا معبود مطلق ہے
حالانکہ ابہی تصریح بیدانت شاستر سے معلوم ہو چکا کہ فنا کرنیوالا مہادیو ہی اور پیدا کرنیوالا
برہما اور پالنے والا بشن ہی باوجود اسکے کہ یہہ کتاب کتب معتبرہ ہنود سے ہی اور وہ عبارت
یہہ ہی۔ این بشن است کہ از خود مخلوق شدہ شما از و نبرسید کار یکہ از دست ہیچکس نمی بر آید بجہت
رفاہت شما بہم رسانید آفرینندہ و فانی کنندہ ہمین شخص است ہر کہ بندگی میکند برای او میکند
انتہی۔ اس سے تری دیہہ کو توحید جاننا صاف باطل ہوگا اسواسطے کہ اس کلام سے معلوم ہوا
کہ فقط ایک شخص بشن موصوف بانصفات ہی جو معبود کیواسطے چاہیئے اور سوائے اسکے
دوسرا کوئی ایسا نہین ہی جیسا کہ لفظ ہمین سے جو حصر کیواسطے ہی ظاہر ہے پس برہما اور مہادیو
کو بہی خدا جاننا لغو ہوا۔ اور جسطرح اس عبارت سے برہما اور مہادیو کے خدای کا باطل ہونا
ثابت ہوا اسیطرح عبارت اسکندہ پوران ادہیای ۲۲ سے بشن بہگوان کے خدائی کا بطلان
بہی ثابت ہی اور وہ یہہ ہی پیدا کنندہ و پرورش کنندہ و فنا کنندہ عالم مہادیو است اینجملہ عالم بکیل
بازی او است ہمہ بقدرت او قایم است ہر چہ میخواہد کردن می تواند در اختیار و فرمان کسی نیست
و برہما بشن و ہر چہ بنید او شما ہرا خوب نمی دانند۔ انتہی۔ دیکہو اگر بشن خدا ہوتا تو اوسکا نہ جاننا
مہادیو کو کسطرح ہو سکتا۔ اور نیز اگر وہ خدا ہوتا تو یہہ اوصاف مہادیو مین کیون ہوتی اور بہی اگر

تینون خدا ہوتے تو پہر موصوف ہونے مین ان صفات کے ساتہہ برابر ہوتے نہ کم و بیش یا

یہہ کہ ایک مین اوصاف خدای ہون دوسرے مین نہون ورنہ خدا ایک جسمین اوصاف

خدای نہون۔ اور بہتیرے پوران مین جو قصہ ناسپے برہما اور شبن کا مسطور ہی وہ بہی

ہی تری وتہہ کو توحید جاننے کا بطلان بخوبی واضح ہی غور کرنیکی بات ہی کہ برہما اور شبن

اگر خدا ہوتے تو یہہ اوصاف اور حرکات ناشایستہ اونکے کیون ہوتے اور مہابہارت

فصل موچہہ دہرم مین مرقوم ہی آفریدگار شبن دیر ہمارا برای نگہبانی خلق پیدا کردہ ا

انتہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ مخلوق ہین خالق نہین اور جب مخلوق ہوسے تو خدای

برحق اور معبود مطلق کیونکر ہو سکتے ہین پس انکو خدا سمجہنا باطل ہوا خواہ فرادی ہو یا مجموعہ

ملاکر۔ اور یہی اس کتاب کے اسی فصل مین مذکور ہے قصہ نرونارایین کا جسکو ہم آیندہ

مفصل لکہینگے وہ کہتے ہین۔ انکہ مخفی است و دانا تو ان بدونتوان دانست او را می پرستیم

وغیر او سزاوار عبادت کسی نیست۔ انتہی تیتری اُپنکہد یجربید مین ہی کہ آتما پہلے ایک تہی

اُس سے سب جہان پیدا ہوا ہی۔ انتہی۔ اس سے ثابت ہوا کہ خالق جہان کے یہ خدا

نہین ہین جنکو ملاکر اونکی خدائی کی شہادت کا نام توحید اور تری وتہہ رکہا گیا ہی خلاصہ

کلام یہ ہی کہ تری وتہہ کو توحید جاننا تمہارے ہی کتب معتبرہ کی تصریح سے باطل ٹہیرا

اور معتبر ہونا ان کتب کا تمہارے اکابر اور پیشواؤن کے اتفاق سے واضح ولائح

ہی جیسا کہ تحقیق اسکے سابقا گذر چکی۔ اگر معترض کہے کہ ہم ان تینونکو خدا سمجہتے ہین

اسطورسے کہ بحسب حقیقت کے یہہ تینون متحد ہین اور یہی مجمل ہی اون عبارات پوران

وبہاگوت وغیرہ کا جو تمنے نقل کیا جس سے بنظر ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ ایک دوسرے کی
نفی کرتا ہی اور ایک ہی کی خدائی ثابت ہوتی ہی نہ دوسیری اسکی وجہ یہی ہی کہ ایک کا
اقرار تینونکا اقرار ہی کیونکہ حقیقت مین وہ تینون ایک ہی ہین اسیواسطے یہ ہمارا عقیدہ
ہی کہ یہ تینون مظہر کامل خدائیتعالی کے ہین اور عین خدا کیونکہ یہہ اسما یعنی برہما بشن مہادیو
اسمای صفاتی ہین خدائتعالی کے اور امتیاز بحسب تعین شخصی منافی اتحاد اور عینیت بحسب
حقیقت کے نہین ہی جب قدر مشترک تینون مین ایک ہے تو جس ایک کا ثبوت
واقرار ہوگا اوس سے ثبوت واقرار خدائی کا ہو جائیگا تو اسکا جواب یہہ ہی
کہ اگر ایک کا اقرار بعینہ دوسریکا اقرار ہی تو ایک کا انکار ہی بعینہ دوسریکا انکار ہوگا
پس انکی خدائی اِس سے بخوبی باطل ہوئی اِس لیے کہ صریح انکار اون سے موجود ہے
اب رہا قدر مشترک کا ثبوت سو فرع ہی کسی کے ثبوت کی اور تمہارے اقرار کی
بنا پر جب ہر ایک کے نفی ثابت ہی جیسا کہ اون نقول منقولہ سے واضح ہے
تو ثبوت قدر مشترک کا کسطرح ہو سکتا ہی۔ ثانیاً یہ کہ اِن تینونکو بحسب حقیقت ایک کہنا
اِسکے کیا معنے اگر اِسکے معنی یہ ہین کہ قطع نظر تعین شخصی سے یہ ایک ہین تو اِنکی خصوصیت
لغو ہے تمام جہان کے ہر ہر ذرہ کا یہی حال ہی کہ قطع نظر خصوصیت و تعین شخصی سے
ایک ہے باعتبار اپنی اصل کے کہ ایک مبدء کل کے یہ آثار ہین جو جامع ہی جمیع شیونات کا
پس تری دنکھہ کو توحید جاننا بے معنی ہوا بلکہ اِس تقدیر پر توحید عبارت ہوئی تمام
عالم کو ایک جاننے سے۔ علاوہ اِسکے مہادیو وبشن و برہما نام ہی تعینات شخصیۃ کا

پس تعین تشخصی کا اتحاد ساتھ ماہیت کلیہ مطلقہ کے محال ہے اور جب تعین تشخصی سے قطع النظر کیا تو پھر مہادیو مہادیو کہاں رہا اور بشن بشن کہاں جو متحد ہوں آپس میں وہاں نہ ا... اور اگر یہ معنی ہیں کہ یہ تینوں باوجود تین تشخص ہونے کے ایک تشخص واحد ہیں تو یہ بھی باطل ہے اسلیے کہ تمہاری ہی کتب سے یہ امر ثابت ہے کہ یہ تینوں تین تعین تشخصی کے ساتھہ موجود تھے جیسا کہ تفصیل اسکے عنقریب ہم لکھینگے انشاء اللہ تعالی معہذا تین تشخص کو تشخص واحد کہنا بداہت کے خلاف اور بالکل حکم عقل کے مخالف ہے اسلیے کہ یہ قول ہے اجتماع نقیضین کا کیونکہ جس حیثیت سے تین تین ہونگے اوسی حیثیت سے اونکا ایک ہونا کہ وہ حیثیت تشخص اور تعین کی ہی ہرگز عقل کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ ثالثاً یہ کہ ان تینوں میں بہت سے وہ اوصاف پائے جاتے ہیں جو سراسر منافی ہیں الوہیت کے بلکہ بہت سے اوصاف ایسے ہیں جو رسالت کے منافی بلکہ صلاح و دیانت کے بھی منافی ہیں چونکہ ان تینوں کے صفات ذمیمہ کے لکھنے میں تطویل بلا طائل ہے لہذا ہم ایک کے جسکو ہندو ان تینوں میں بڑا سمجھتے ہیں چند اوصاف اس قسم کے انکی کتب معتبرہ سے لکھتے ہیں باقی اون دو کو اسیکے قیاس پر اہل اسلام سمجھہ لیں اور ہندوؤں کو تو خود معلوم ہے لیکن پہلے یہ جاننا چاہیے کہ ہندوؤں کے بید و شاستر اور کتب معتبرہ سے یہ امر ثابت ہے کہ حق تعالی جو سبد ہے کل کائنات کا اوسکا وجود خود بخود ہے اور وہ سب چیز کا خالق ہے آسمان و زمین وغیرہ جو کچھہ اوسکے سوا ہے سب اوسی سے مخلوق ہوا ہے اور سب کو محیط ہے اور سب جگہ حاضر و ناظر ہے اور وہ قادر مطلق ہے اور ازلی ابدی ہے یعنے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور اوسکو کبھی فنا نہیں ہے اور وہ واحد ہے اور...

ان تینون یعنے مہادیو وبشن و برہما سے جدا ہے نہ اوسکا مثل ہی نہ مانند اور یہ سب باتین
مبطل ہین عقیدہ توحید تری وتہہ کو چنانچہ ہدایت شاستر مین لکہا ہے کہ خدائے واحد نے
اپنی قدرت کاملہ سے پہلے آسمان و زمین بنایا اور اوسکے کاروبار کے لئے تین گن ظہور مین لایا
اون مین سے دوسرا تم گن ہے یعنی غصہ کو جسکی صورت مہادیو یعنے الیشور ہے۔ انتہیٰ۔ اور نیز اسی
شاستر مین دوسرے مقام پر مرقوم ہے کہ خدا علیحدہ ہے اور الیشور اور برمہ اور وشن علیحدہ اور یہ
اوسکے ایک ارادہ ربّی سے پیدا ہوے ہین انتہیٰ۔ اونیکہد یعنے مختصر چار بیدون کا جسکو اپنے
اونپشد اور بعضے نیکہات بہی بولتے ہین اوسمین مرقوم ہے خدا واجب الوجود ہے اور وجود اوسکا
ظہور بخود ہے نہ اوسکا مثل ہے نہ مانند اور وہ سب جگہ حاضر سو الگ سب ہے اور الیشور وبرمہ وبشن
وغیرہ کو وہی عدم سے وجود مین لایا ہی انتہیٰ مہابہاگوت کی نوین باب مین مذکور ہے کہ خدا نے
پانچ مہابہوت پیدا کیا پر اپنے غصہ کی صورت مہادیو یعنی الیشور کو پیدا کیا انتہیٰ۔ اور مہابہارت کے ادی سرت
یعنی پہلے باب مین حق تعالیٰ کے صفات مین سے یہ مسطور ہے کہ برہما اور مہادیو اور بشن اور ر
اندر سب کو اوسنے پیدا کیا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ ہوگا اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہ محیط ہے
اور وہ کریم ہے بخشنے والا ضعیفونکا قوی کرنے والا انتہیٰ۔ جب یہ بات معلوم ہو چکی تو اب
جاننا چاہیے کہ ان تینون اجزاے تری وتہہ مین سی جو بڑا ہے ہندوؤنکے نزدیک یعنے
مہادیو جسکو مہیش اور مہیشور اور شنبہو اور شو اور نصیب الاز شنکر ماور تُمبہو اور سنینا شیو اور شیتہ شنکر اور بردیسہ
اور الیشور اور پریشور بہی کہتے ہین اوسمین کوئی وصف ان اوصاف خدائی سے جو آنہین کی
شاستر اور چارون بیدونکے خلاصہ وغیرہ مین مسطور ہے نہین پایا جاتا بلکہ بہت سے

اوصاف اوسکے برخلاف اسمین موجود ہین جیساکہ واضح ہوگا چنانچہ ازانجملہ خود بخود ہونا خالق سموات وارض ہونا مخلوق نہ ہونا جیساکہ تصریح عبارت سابقہ سے معلوم ہو چکا کہ خالق سموات و ارض وغیرہ جدا ہے اور غیر ہے مہادیو بشن وغیرہ سے اور یہ سب اوسکے مخلوق ہین اور پہر اجمن پوتھی مین مہادیو وغیرہ کے مخلوق ہونے کی تشریح اس طرح کی ہے کہ خدا واحد نے پہلے آگ سے مارج کو پیدا کیا اور مارج کی پسلی سے اوسکی جورو مارجہ کو اور ان دونون سے ایک بیٹا جسکا نام نہدا اور ایک بیٹی جسکا نام نہدی ہی پیدا ہوئی پہر نہدا اور نہدی کے جفت سے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک ایشور یعنی مہادیو دوسرا حارث یعنی عزازیل - پہر ایشور کی ہتیلی سے اوسکی جورو پاربتی پیدا ہوئی اوسکے بعد ان دونون کے پیٹ سے ایک بیٹا جسکا نام کودچا اور ایک بیٹی جسکا نام کودچی ہے پیدا ہوئی پہر ان دونون کے جوڑے سے بارہ بیٹے اور بارہ بیٹیان پیدا ہوئین - بیٹون کے نام یہ ہین - برہما - وشن - مہکال - اکنا - بیتال - لنگ - بناکہ - گنپتی وغیرہ اور بیٹیون کے نام یہ ہین - لچہمی - سرسوتی - گنگا - تارا - بتترا - کوکلا - چنڈکا - کالکا وغیرہ - اور تمام زمین انہین سے معمور تہی - آدمیون کی [illegible] دور تک اسنتے - ملخصا اور ازانجملہ محیط ہونا ہر چیز کو اور سب جگہ حاضر و ناظر ہونا اور

قولہ آدمیون کے دور تک یہان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مہادیو وغیرہ نوع بشر اور انسان نہ تہے بلکہ... قبل خلقت انسان کے انکا دور تہا اور یہ کہ اصل ابلیس اوسکی آگ سے ہے اور یہ کہ عزازیل اوسکا بہائی ہے اور ان تینون باتون کے جمع کرنے سے یہ محقق ہوتا ہے کہ مہادیو وغیرہ جنات مین سے تہے اور جنات کا آگ سے پیدا ہونا اور قبل

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۵ آدم علیہ السلام سے ہونا اور عزازیل یعنے
ابلیس کا اونہی جنات مین سے ہونا ہمارے یہان بہی بشہادت نصوص آیات و احادیث
و تواریخ معتبرہ مصرح ہے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے ۔ ولقد خلقنا الانسان من صلصال
من حماء مسنون والجان خلقناہ من قبل من نار السموم دوسری جگہ فرماتے ہین خلق الانسان
من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار و اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ
مراد ملائکہ سے وہ جنات ہین جو زمین مین رکھے گئے تہے آدم علیہ السلام سے پچتیر ساٹہہ ہزار
برس اور مراد خلیفہ اور انسان سے آیات مذکورہ مین حضرت آدم علیہ السلام ہین باتفاق مفسرین
قال الامام الخطیب فی تفسیرہ المسمی بالسراج المنیر ولقد خلقنا الانسان قال الرازی والمفسرون
اجمعوا علی ان المراد منہ آدم علیہ السلام والجان قال ابن عباس ہو ابو الجن کما ان آدم علیہ السلام
ابو البشر وقال ہو ابو الجان و الاصح ان الشیاطین نوع من الجن لاشتراکہم فی الاستتار سموا جنا
لتواریہم واستتارہم عن الاعین من قولہم جن اللیل اذا استتر خلقناہ من قبل ای قبل خلق الانسان
من نار السموم ای من ریح حارۃ تدخل مسام الانسان فتقتلہ ۔ من قوۃ حرارتہا وقال الکلبی
عن ابی الصالح السموم نار لا دخان لہا وعن ابن عباس ہذہ السموم جزء من سبعین جزء من السموم
التی خلق منہا الجان وتلا ہذہ الآیۃ وعن الضحاک عن ابن عباس کان ابلیس من حی من الملائکۃ
یقال لہم الجن خلقوا من نار السموم وخلقت الجن الذین ذکروا فی القران من مارج من نار
واما الملائکۃ فخلقوا من النور انتہی ۔ تفسیر روح البیان مین ہے تحت قولہ تعالے
واذ قال ربک للملائکۃ اراد بہم الملائکۃ الذین کانوا فی الارض وذلک ان اللہ خلق السماء

والارض وخلق الملائکة والجن فاسکن الملائکة السماء واسکن الجن الارض والجن بنو الجان والجان ابو الجن کآدم ابو البشر وخلق اللہ الجان من لہب من نار لا دخان لہا ثم اسکنوا فیہا کثر نسلہم وذلک قبل آدم بالفین الف سنة فعمروا دہرا طویلا فی الارض بمقدار سبعة آلاف سنة ثم ظہر فیہم الحسد والبغی فافسدوا وقتلوا فبعث اللہ الیہم الملائکة من سماء الدنیا وامر علیہم ابلیس وکان اسمہ عزازیل وکان اکثرہم علما فہبطوا الی الارض حتے ہزموا الجن واخرجوہم من الارض الی جزائر البحور وشعوب الجبال وسکنوا الارض وصار امر العبادة علیہم اخف واعطی اللہ ابلیس ملک الارض وملک السماء الدنیا وخزانة الجنة وکان لہ جناحان من زمرد اخضر وکان یعبد اللہ تارة فی الارض وتارة فی السماء وتارة فی الجنة فدخلہ العجب فقال فی نفسہ ما اعطانی اللہ ہذا الملک الا انی اکرم الملائکة علیہ فقال اللہ تعالے لہ ولجنودہ انی جاعل الخ اور معالم التنزیل میں ہے واسکن الجن الارض فعبدوا دہرا طویلا فی الارض ثم ظہر فیہم الحسد والبغی فافسدوا وقتلوا فبعث اللہ الیہم جندا من الملائکة یقال لہم الجن اسمہم ابلیس وکان رئیسہم ومرشدہم واکثرہم علما فہبطوا الی الارض الی آخر القصة وقال فی المعالم ایضا تحت قولہ تعالے سبحانہ والجان خلقناہ من قبل قال ہو ابو الجن کما ان آدم ابو البشر قال قتادہ ہو ابلیس خلق قبل آدم وفی تفسیر قولہ تعالی خلق الجان ہو ابو الجن وقال الضحاک ہو ابلیس من مارج من نار وہو الصافی من لہب النار الذی لا دخان فیہ قال مجاہد ہو ما اختلط بعضہ ببعض من اللہب الاحمر والاصفر والاخضر الذی یعلو النار اذا اوقدت من قولہم مرج امر القوم اذا اختلط انتہی

کلام یہہ ہے کہ اِس تحقیق سے واضح ہوا کہ مہادیو وغیرہ از قسم جنات تھے اور عزازیل اونہی مین سے ہے اب عقل و فہم اون آدمیون کا لایق آفرین ہے جو اشرف مخلوقات ہوکر اور مسجود ملائکہ بنکر اور خلعت ولقد کرمنا بنی آدم ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم و خلق اللہ آدم علی صورتہ ونفخت فیہ من روحی وغیرہ کا پہنکر تبیع ہو اوس فرقہ کا جنات سے جو اللہ تعالے کے جوار رحمت سے دور اور واسطے گمراہ کرنے بنی آدم کے بنائے گئے اور قطعاً انکے دشمن ہین جنکا پیشوا ابلیس کو بنایا اور اوسکو خلعت وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین ولمن تبعک منہم لاملئن جہنم منکم اجمعین کا پہنایا پس اسنے خدا سے انسانون کے بہکانے کا عہد کرلیا ولاغوینہم اجمعین اور ہمکو اللہ تعالے نے اپنے فضل سے بچایا الاعبادک منہم المخلصین اور حکم ان سے احتراز کا فرمایا پس اگر ہم اونکو پیشوا گردانین معاذ اللہ تو ہم سے بڑہکر کون ظالم ہوگا۔ صدق اللہ ورسولہ افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی وہم لکم عدو بئس للظالمین بدلا۔ اللہ تعالے توفیق عطا فرماوے کہ اوسکے دشمن سکے گروہ جنات کو اپنا پیشوا نہ بنائین ۱۲ منہ مدظلہ العالی۔

متن - اور اس صفت کا مہادیو وغیرہ مین نہ ہونا ظاہر ہے اسواسطے کہ وہ محاط تھے درمیان آسمان اور زمین کے اور اگر سب جگہ حاضر وناظر ہوتے تو وہ حکایات اونکی جو کتب ہنود مین منقول ہین واقع نہ ہوتین ہم اوسکی تفصیل اِس جگہ مناسب نہین سمجہتے اون احوال مین غور کرنے سے جنکو ہمنے ذکر کیا ہے یہ بہی واضح ہوجائے گا اور سوائے اوسکے اور بہی بہت سے دقائق و حقائق منکشف ہو سکینگے۔ انتہی

قادر مطلق ہونا یہ وہ صفت ہے جسکی نسبت ہنود مدعی ہین کہ اوتارون[۱] مین پائے جاتے ہین
حالانکہ معاذ اللہ جو انکا بڑے سے بڑا خدا ہے یعنے ایشور مہادیو اوسمین بھی اصلا نہین
پائے گئے بلکہ وہ ایسا عاجز تہا کہ بارہا اوسنے دیوون اور اپنے خادمون اور تابعدارون
سے بہی لاچار و مجبور ہوا اور آخرکار اپنی جورو جوان معشوقہ کو چھوڑ کر بہاگا - پوتہی انند تلے
مین اسکا قصہ مفصل لکہا ہے مین مختصراً نقل کرتا ہون - ایک دیو جسکا نام بہسمیسر[۲] تہا ایک روز
ایشور کی جورو پاربتی کو دیکہکر اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے وصل کی فکر مین مہادیو کی سیوا یعنے
خدمت اپنا شیوہ گردانا تہوڑے دنون مین ایسے اخلاص سے خدمت کی جسکے سبب سے
مہادیو کا بڑا مقرب ہوگیا مہادیو نے ایک دن اوسکی خدمت سے بہت خوش ہوکر کہا کہ جو
تیرا جی چاہے مجہسے مانگ اوسنے کہا مہاراج تمہاری دیا سے سب کچھ ہے مجہے یہ بر عنایت
کرو کہ جسکے سر پر ہاتہہ رکہون اوسیوقت وہ بہسم ہو جاوے مہادیو نے اوسکو یہ بخشش عطا کی
اوسنے یہ چاہا کہ پہلے مہادیو کے سر پر ہاتہہ رکہکر انکو بہسم کرکے پاربتی کے ساتہہ بے کہٹکے
عیش دایم کرون - مہادیو اسی عزم سے اوسکے واقف ہوا اوسکے پاس سے اوٹہکر
بہاگا - بہسمیسر نے اوسکا تعاقب کیا پہر تو وہ آگے آگے یہ پیچہے پیچہے جنگلون اور

---

[۱] **قولہ** اوتارون مین اسواسطے کہ ہندون کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالے قالب جسم
یعنی صورت خوک و مچہلی وغیرہ مین ظہور کرتا ہے اور جو کام خدا کا ہے وہ کام اوس اوتار سے
ظہور مین آتا ہے چنانچہ اسیواسطے اوتار کو اوتار کہتے ہین کیونکہ وہ مشتق اوترنا سے ہے
پس اوتار وہ جسم ہے جس مین خدا اوترے - ۱۲ - منہ

پہاڑون مین مارے مارے پہرتے تھے ۵ کس نیاموخت علم تیر از من ٭ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد۔ اتفاقاً ایک روز نارائن نے ایشور کو بہاگتے ہوئے دیکھا حال پوچھا۔ ایشور نے گھبراہٹ مین جلدی سے قصہ بہسمیسر کا سنادیا نارائن نے اوسکی تسلی کی اور اپنا روپ بدل پاربتی کی شکل خوبصورت نوجوان بنکر بہسمیسر کے سامنے آیا۔ بہسمیسر تو پاربتی پر عاشق تہا ہی پاربتی کو دیکہہ اوس سے وصل کا طالب ہوا اور مہادیو کا پیچہا چہوڑ دیا اور شکل پاربتی سے منت اور عاجزی کرکے کہنے لگا مین تیرا عاشق ہون اور تو میری معشوقہ تو مجہسے راضی ہو اور مہادیو سے مت ڈر مین اوسکو بہسم کردونگا نارائن جو بشکل پاربتی تہا بولا مین تجہسے راضی ہون لیکن ایک شرط کے ساتہہ وہ یہ کہ ہم اور تو دونون ملکر پہلے ناچین اور جیسے ہاتہہ پیر مین ہلاؤن ویسے ہی تو بہی ہلائیو بہسمیسر نے اس بات کو خوشی بخوشی قبول کیا اور دونون ناچنے لگے نارائن آہستہ آہستہ گاتا بہی تہا اور اوسکو اپنی اداؤن مین رچہاتا بہی تہا آخر ناچتے ناچتے اوسکو غفلت مین ڈالکر نارائن نے اپنا ہاتہہ اپنے سر پر رکہا بہسمیسر کو مستی مین نہ سوجہا وہ بہی اپنا ہاتہہ اپنے سر پر لیگیا اور اوسیوقت بہسم ہوگیا۔ نارائن نے جب یہ خوشخبری مہادیو کو پہونچائی مہادیو نے کمال خوش ہوکر نارائن کو بہت سا انعام دیا انتہی۔ مختصراً یہان سے مہادیو کا عاجز ہونا واضح ہوگیا اور جسطرح انکے اس بڑے خدا کا عجز یہان نقل کیا گیا آیندہ انکے باقی خداؤن کا عجز لکہینگے انشاءاللہ اور نیز قادر مطلق کے واسطے عالم و دانا ہونا ضروریات سے ہے حالانکہ مہادیو کی نسبت شاستر سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نادان و احمق تہا نہ دانا چنانچہ بہیدانت شاستر مین مسطور ہے ۔

دوسرا نمگن یعنے غضب جسکی صورت مہادیو یعنے اشیو ہے اور غصہ اصل مین احمقی ہے اسی لئے
سواری بیل اور اوسکی جورو پاربتی یعنی صورت منحوس ہے انتہے ۔ اننددلسی پوتہی مین وہ ہم ہے
ایک روز پاربتی جنگلی عورتون کا سا لباس بدلکر مین مورکے پر باندہکر مہادیو کے سامنے گذری
مہادیو نے اوسکو نہ پہچانا سمجہا کوئی دوسری عورت ہے اوسپر عاشق ہوا اور طلب وصل مین
منت عاجزی کرتا ہوا اوسکا پیچہا لیا جب پاربتی نے اوسکی عاجزی حد سے زیادہ دیکہی توکہہکر
ہوکر بہانہ سے بولی میرے پاؤن مین کانٹا چبا ہے تو نکال مہادیو نے کمال شوق سے
پاربتی کا پاؤن اپنی گود مین لیکر کانٹا تلاش کرنا شروع کیا ۔ انتہے ۔ یہان سے لیاقت
وعدالت وعظمت مہادیو بہی واضح ہوئی اور ازانجملہ ازلی ابدی ہونا یعنے جسکی ابتدا اور انتہا
نہ ہو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ کو رہے نہ کبہی فانی ہو نہ اوسمین کچہہ تغیر آتے ۔ یہ صفت مہادیو
مین کہان ہے ۔ ابتدا کا حال معلوم ہوچکا کہ وہ برہما کے پیٹ سے پیدا ہوا اور برہما
کا بیٹا ہے ۔ اور انتہا کا حال یہ ہے کہ ہیرامن پوتہی مین لکہا ہے کہ عمر مہادیو کی چالیس لاکہہ
برس کی تہی انتہے ۔ پوتہی اننددلسی مین اوسکے مرنے کا حال یون لکہا ہے کہ وہ ایک روز
اپنی جورو پاربتی کے ساتہہ چوسر کہیلتا تہا پاربتی نے چالاکی کرکے بازی جیت لی اور
چند شرطین آپسمین بدی تہی اوسکی خواہان ہوئی اور دونون مین گفتگو اس مرتبہ کو پہونچی
کہ باہم ناخوشی پیدا ہوئی یہان تک کہ پاربتی نے مہادیو کا ترسول چہین لیا مہادیو بہت غصہ
ہوکر جنگل مین جا ایک غار مین گہس پڑا جب اوسکی اولاد کو یہ خبر ہوئی سب نے پاربتی کو
بہت ملامت کی اور سب کے سب غار کے نزدیک آکر مہادیو کو منانے لگی اور کہنے لگے

کہ غار مین سے نکلو گہر کو چلو آخر مہادیو کسیطرح نہ مانا اور کہا مین غار سے نہ نکلونگا اور گہر کو نہ آیا
تب اون دیوؤن مین سے ایک دیو نے جسکا نام نارند تہا پاربتی سے کہا کہ مہادیو تو
اب آتا نہین اوسکے بدن کا ایک ٹکڑا لینا چاہیئے کہ وہ ہمارے واسطے برکت اور شفیع ہو
اور اوسکی برکت سے سب کام ہمارے بابرکت ہون۔ پاربتی نے مصلحت جانکر سب
دیوؤن اور سب اولاد کو ہمراہ لے مہادیو کے پاس جا عرض کی کہ تیری برکت سے ہماری
زندگانی تہی اور تو اب آتا نہین تو اپنے بدن کا ایک ٹکڑا ہمین دے تا ہم اوسکو اپنا
شفیع اور باعث برکت تیری جگہ سمجہینگے۔ بعد بہت سی حجت وبحث کے مہادیو ناچار ہوکر
کہنے لگا کہ تمکو میرے بدن سے کونسا ٹکڑا چاہیئے۔ سب دیو خاموش رہے کچہہ نہ کہا
پہر پاربتی نے عرض کیا کہ اے مہادیو ایشور دانا تو سب بات سے واقف ہے اور تو سب
امرکو جانتا ہے جو ٹکڑا مناسب ہو سو دے مہادیو ایشور نے پاربتی کے اس کلام سے شہوت
کا اشارہ سمجہکر غصے مین آ جہٹ اپنا آلہ تناسل کاٹ پاربتی کے حوالہ کیا۔ پاربتی اور دیوون
نے بصد تعظیم وتکریم وہ آلت لا او سپر پہول اور سبزہ اوڑہاکر ایک آراستہ مکان مین رکہا
اور اوسکی پرستش وتعظیم بجائے مہادیو کے کرنے لگے جب وہ ایک دو روز مین
سڑنے لگا اور بدبو پہیلنے لگی تب اوسے جلاکر اوسکی راکہہ بعضون نے بدن پر اور
بعضون نے سر پر ملی اور اوسکی جگہ پر ایک پتہر کا آلت بناکر کہڑا کردیا اور اوسکا نام لنگ
رکہا

اتنا لفظ کتاب مین اور بڑہتی ہے کہ مصنف نے احترازًا واختصارًا نقل نہین کیا کہ پاربتی نوجوان تہی
اوسکی حاجت روائی کے واسطے یہ حرکت کیگئی تہی۔ پاربتی اپنی شہوت اوس پتہر کے آلت سے بجہایا کرتی اور دیو سب اوسے

رکہا مہادیو جو غار مین کٹا ہوا پڑا تہا اوسکو اوس نے ختم کی ایذا روز بروز بڑہتی گئی آخر اسی
بدحالی مین پانچوین روز اور بعضے کہتے ہین ساتوین روز مر گیا سب اولاد نے جمع ہوکر
اپنے سر و سینہ پر دہول اوڑانا اور شور مچانا شروع کیا اور اسکے بعد دیوون نے ہر سال اوسکی
نقل مین ہولی کا جلانا اور شور مچانا اور دہول اوڑانا جاری رکھا اور بدن اور سر پر
راکھہ ملنا معمول کیا۔ انتہے مختصراً اور جب بڑے بزرگ دیوتا کا جو کہ جزو اعظم ترین دنیا کا ہے
یہ حال ہو تو اسی قیاس پر چہوٹون کو سمجھہ لینا چاہئے خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ مذکورین جنکا
حال وحال ایسا کچھہ ہے انکو خدا سمجھنا بڑی سخت نادانی ہے علے ہذا القیاس یہ کہنا کہ
ہمارے وس اوتار ہین صحیح نہین اسواسطے کہ اس دعوے کے اثبات کے واسطے بہت سے
ادلہ درکار ہین اور پھر مال کار سب بیکار اسلئے کہ اولاً تو کتب ہنود کی طرف رجوع کرنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ تعریف و حقیقت اوتار مین سیکڑون خدشات اور شبہات وارد ہوتے
ہین جسکی تفصیل بروقت حاجت کیجاویگی انشاء اللہ تعالےٰ ثانیاً عدد اوتار مین اختلافات
کثیرہ واقع ہین کہین سے چوبیس کا اثبات ہی کہین سے گیارہ کا ہونا کہین سے بائیس کہین سے
بیش و کم۔ ثالثاً مین پوچھتا ہون کہ اسجگہ اوتار سے مراد تمہاری کیا ہے اگر یہ مراد ہے کہ وہ
نعوذ باللہ خدا کے بیٹے ہین اور خدائی مین شریک ہین مثل عقیدہ عوام نصارے
کی نسبت عیسٰے علیہ السلام کے جیسا کہ تمہارے کلام کا سوق اسپر شاہد ہے اسواسطے کہ
تمہارا کلام یہ ہے (جیسا یسوع ایک اوتار ہے ہمارے وس اوتار ہین جیسا یسوع
ایک شفیع ہے ویساہی ہمارے اوتار بھی شفیع ہین) تو سراسر باطل ہے اسواسطے کہ

تمہاری کتب تصریحات سے یہ بات ثابت ہے کہ جب کوئی باغی و متکبر سرکشی کرتا ہے اور
دیوتاؤن وغیرہ کے ایذارسانی کے درپے ہوتا ہے تو بھگوان یعنے خدا تعالیٰ ایک شکل لفتیار
کرتا ہے اور کسی جسم مین اوترتا ہے اسواسطے اوسکو اوتار کہتے ہین پھر تفصیل احوال سے اونکے
بات واضح ہے کہ وہ شکل بھگوان جو اوتار ہے خدا کی اولاد نہین بلکہ اولاد کی مخلوق کی
اولاد ہین اور خدائی مین شریک نہین ہین بلکہ حادث ہین اور خدا کیطرف محتاج ہین مثلاً رام
اوتار بیٹا ہے راجہ دسرت کا اور کرشن اوتار بیٹا ہے باسدیو کا اسیطرح مچھہ اوتار اور کچھپہ اوتار
اور باراہ اوتار اور پرسرام اوتار اور بودہا اوتار وغیرہ کو سمجھنا چاہیے کہ کوئی ان مین سے
خدا کا بیٹا نہین ہے بلکہ یہ صورتین اور اشکال جنہین تمہارے عقیدت کے موافق بھگوان
اوترا ہے تین قسم کی شکل مین منحصر ہے۔ ایک شکل حیوان مثل خوک اور مچھلے اور کچھو کی
دوسری صورت انسان کی۔ تیسری مرکب ان دونون سے جیسے نرسنگہ اوتار کہ آدہا
اوپر کا دھڑ شیر کا تہا اور نیچے کا آدمی کا پھر جسم انسانی مین جو ظاہر ہوا ہے اوس سے ظلم اور
فسق وفجور اور فریب ودغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت وغیرہ
وقوع مین آئی ہے اور کسی کتاب مین تمہاری کتب سے یہ تصریح کسی اوتار کی نسبت
نہین ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے بخلاف انجیل محرف کے کہ اوسمین یسوع کو خدا کا بیٹا
کرکے لکھا ہے اگرچہ خدا کا بیٹا کہنا عیسے علیہ السلام کو خود عیسے علیہ السلام کے قول
سے ثابت ہے کما سبق تحقیقہ۔ ثالثاً اگر اوتار سے مراد نائب اور رسول خدا ہے
جو واسطہ ہو درمیان خالق اور مخلوق کے جیسا کہ مجلہ اخیرہ کے اشارہ

ہوتا ہے ۔ تو وہ اوتار کہ جو تمہاری کتب مین لکہی ہین وہ بوجہ فسق وفجور وغیرہ
اوصاف ذمیمہ کے جو یکلخت منافی ہین مطلق صلاح کے لیاقت وساطت کے
نہین رکہتی ۔ اور اگر باوجود اسکے تم اونکو نائب خدا سمجہتے ہو اور واسطہ جانتے ہو
اور شفیع گردانتے ہو تو تمہارے دین وملت کی خوبی وبزرگی تمہارے پیشواؤن کی
خوبی وبزرگی سے بخوبی ظاہر ہے اسلئے ہم اوتارونکی خدائی کی تحقیق مختصراً لکہنا چاہتے
ہین ۔ تمہاری کتب تواریخ کی تتبع سے جو احوال تمہارے اوتارونکے معلوم ہوتے ہین
اوس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا نہ تہے بلکہ مخلوق عاجز مثل اور مخلوقات
الٰہی کے تہے نہ جیساکہ تمہارا عقیدہ ہے کہ وہ بظاہر جسم حیوانی یا انسانی تہے اور
بباطن خدا تہے غایت یہ ہے کہ اونسے بعضے امور عجیبہ بعضے اوقات مین سرزد ہوے
ہین جو منشا پڑی ہین تمہارے فساد عقیدت کا بسبب اسکے کہ عجائب پرستی تمہارے
خمیر طینت مین رکہی گئی ہے اور ہرچند کہ اسکی ادلہ بہت سی ہماری نظر مین ہین اور
اگر چاہین تو جمیع اوتارونکے حقیقت واقعہ کہول دین اور ہر ایک اوتار کے اعمال واقوال
کی تشریح بکمال شرح وبسط بیان کردین مگر بجہت تطویل کلام اور خیال تضیع اوقات
اور نیز ملال خاطر ناظرین کے اوسکی تفصیل وقت حاجت پر موقوف رکہکر چند ادلہ اور
وہ بہی بعضے اوتارونکے اوتاران نامی گرامی سے ذکر کرتا ہون یعنی جو قالب حیوانات
مین اوتار ہین وہ تو حیوانات سے ہین جیسے خنزیر اور کچہوہ اور مچہوہ انکا ذکر اور
احوال تو اور افراد حیوانات پر قیاس کرلینا چاہئے مع شئے زائد جو باعث ہے اور

اعتقاد معبودیت اور گمان الوہیت کی عجائب پرستوں کے نزدیک اور علے ہذا القیاس وہ اوتار جنکی ترکیب قالبی مین حیوانات داخل ہین - اب باقی رہے وہ اوتار جو قالب بشری مین ہوسے ہین اور اونکی نسبت گمان اہل ملت ہنود کا یہ ہے کہ قالب جسم انسانی مین خدا سے ہندوان اوترا ہے اور زمین سے ایک دو کا حال بطریق نمونہ ذکر کر دینا [illegible] ہے جس سے یہ امر کھل جاویگا کہ وہ خدا نہ تھے اوس قالب مین اور بڑے [illegible] ان سے ہندون کی تصریحات دالہ اونکے خدا نہ ہونے پر کتب معتبرہ مین [illegible] - اور نیز اون اوتارونکے کلام سے ثابت ہے کہ وہ بباطن خدا نہ تھے - اور [illegible] اونکو جو ہندو سمجھتے ہین کہ یہ اوتار اوتار خدا ہین یہ بھی غلط ہے بلکہ وہ اوتار اوتار بشن کے ہین نہ خدا کی اور ماہیت بشن کی سابقاً بحث توحید ذریت مین معلوم ہوچکی اور بعضے احوال اونکی بحث تحقیق خدائی ہنود مین قدرے تفصیل کے ساتھہ مرقوم ہونگے انشاء اللہ تعالے پیشتر معلوم ہوچکا تصریح بھاگوت ہے کہ بائیسوین اوتار بیاس جی ہین - اور مہابھارت مین ہے ایک درویش کامل جنکا نام بیاسر رکھا تھا وہان پہونچے اور مجبوری پر جسکا بیان سابقاً حاشیہ مین گذرا وہ مبتلا اور عاشق ہوئے اور اوس سے قصد بد فعلی کا کیا اوس لڑکی نے کہا میرے بدن سے مچھلی کی بو آتی ہے پر اسنے دعا کی وہ بدبو اوسیوقت خوشبو کے ساتھہ بدل گئی - پہلے اوس نیک بخت نے جان بچانی کے لئے اور ایک حیلہ بتایا کہا میری مان اور باپ دیکھتے ہین اور سورج دیوتا بھی دیکھتے ہین اور برہمن وغیرہ جب سبکو اس فعل مین

دیکھینگے تو کیا کہینگے مجھسے یہ ہرگز نہ ہوگا چونکہ جناب درویش صاحب کو شہوت غالب تھی
فرمایا مین دعا کرونگا چنانچہ دعا کی کہ اندھیرا ہوجاے عین غلبہ شہوت مین وہ دعا مقبول
ہوئی اندھیرا ہوگیا اوسوقت بمجبوری کے ساتھ شوق سے اونہون نے جماع کیا اوس زنا
سے ایک صاحبزادی تولد ہوئی جنکا اسم شریف بیاس جی ہے بڑی پیشوا ہنود کی اور
مورخ صادق اور مفسر بیدون کی اور مصنف بیدانت شاستر کے جو سب شاسترون سے
افضل ہے اور نیز رحال اونکا بیان عصمت زنان ہنود کی ضمن مین آئے گا جو واسطے
باطل ہونے اس خیال کے کہ وہ باطن مین خدا تھے کافی ہے اور منجملہ اشرف اوتارونکے
بارہ اوتار اور کرشن جی اور رام چندر وغیرہ ہین پہلے ان کے اوتار شیش ہونیکی کیفیت
اور عدم الوہیت باطنیہ کی حقیقت معلوم ہو پھر اونکے بعض احوال حیز تحریر مین آوینگے
مہابھارت کے سانت پرب ۱۲ مین ہے چون دیوتا ہا از بیش برہما بر خاستند برہما
بجہت ایفائے وعدہ مہم ایشان را بغرض لبشن رسانیدہ لبشن التماس قبول نمودہ برائے
ہلاکی قوم دیوان بصورت باراہ ظاہر گشت انتہے ۔ مہابھارت کے آدپرب مین ہے
کرشن اوتار نراین کہ آنرا لبشن ہم گویند از بسدیو متولد شد انتہے ۔ جوگ بششٹ بہاشا
نرباں پرکرن لکھتا ہے کہ ایک وقت جم ہلاک کرنے مخلوقات سے ملول ہوکر ریاضت میں
مشغول ہوا اوسوقت مین کوئی جاندار نمرا لیکن زمین آدمیون اور جانورون سے
گرانبار ہوئی حکمت الہی سے ظاہر ہوا ایک اوتار کا ضرور ہوا کہ زمین کو سبک کرے
پس وہ صورت لبشن کی نمایان ہوئین ۔ ایک پانڈو کی گھر مین اوسکا نام ارجن ہوا

دوسرے بسدیو کے گھر مین اوسکا نام کرشن ہوا انتھے۔ مہابھارت آد پرب مین لکھا ہے اوس مقام پر جہان بیان لڑائی اندر کا کرشن اور ارجن کے ساتھ مرقوم ہے برہما و دیگر دیوتایان با اندر گفتند کہ از جنگ ایشان باز آئید ارجن و کرشن نرونارائن اند۔ ایضاً۔ مہابھارت دوم پرب مین ہے۔ نرونارائن کہ شنیدہ اند یکے بصورت کشن برآمدہ و دیگرے بصورت ارجن۔ انتھے۔ فصل موجہ دہرم مہابھارت مین ہے جگدیس گفت کہ زنیار اترک! دہ از ہمہ جدا شدہ ایم ہر کہ براہ سانکہہ شاستر میرود ما را در روشنی کپل خورشید تصور میکند و کپل یکے از او تار بست و چہارم است من اول گراہ شدہ ہرناکس را خواہم کشت ۲ نرسنگہ روپ۔ ۳ باون روپ۔ ۴ پرسرام در خانہ جمدگن۔ ۵۔ اخیر ترتیا رام چندر نام در خانہ دسرتھ۔ ۶۔ در دواپر در قالب سری کرشن و بصورت تا بسدیو و سنکرکہن و پردمن و انرود شدہ کارہاے کردنی خواہم کرد۔ انتھے ایضاً۔ سری جگدیس برہما را در کنار گرفتہ گفت کہ اے برہما کار و بار خلائق تبو سپردم و من از فکر ایشان بامید تو فارغ ام اگر وقتیکہ از اوقات کار دیوتایا معطل ماند و از تو بانجام نرسد من بیک شکل ظہور خواہم کرد انتھے۔ ایضاً سانت پرب مہابھارت مین ہے نارائن گفت کہ ما دو برادر در خانہ دہرم متولد شدہ ایم در بن معبد بزرگ عبادت او میکنیم کہ از ہمہ او تار جگدیس خبردار شویم انتھے۔ اس نقل سے یہ اصل ثابت ہوئی کہ یہ اشخاص جنکو ہنود او تار خدا سمجھتے ہین فی الواقع خداے تعالے کے او تار نہین ہین بلکہ بشن یعنے نارائن کے او تار ہین یا جگدیس کے او تار جیسا کہ ان عبارات سے تصریح ہوتی اشخاص مذکورین کے او تار بشن کے

واضح ہوئی اسیطرح بہ نسبت اور اوتارونکے بہی کتب معتبرہ ہنود مین موجود ہے۔ مثلاً
اودہیاے ۵ ۱۹ اسکندہ پوران مین بیاس کو بہی اوتار بشن کا مصرح لکہا ہے۔ باقی
رہی یہ بات کہ بشن جسکو نارایین بہی کہتے ہین اور جگدیس عین خداے تعالے ہین یا غیر سو
یہ بات اپنے محل مین مبرہن ہے کہ یہ دونون عین خدا جو بمعنے مبدء کل کائنات اور موصوف
بہ جمیع صفات کمال اور واجب الوجود ہے نہین ہین ہم اس جگہ ایک دو سند پر اکتفا کرتے ہین خود بشن
یعنی نارایین کے قول سے یہ بات ثابت ہیکہ خدا تعالے وہ ذات مطہر ہے جو معبود مطلق ہے اور سواے ا
وسکے کوئی لایق عبادت کے نہین اور کسیکی دید اور ادراک مین نہین آسکتا اور مین اوسکی عبادت
کرتا ہون۔ مہابہارت فصل موجہہ دہرم مین مذکور ہے درست جگہ نخانہ دہرم چار پسر متولد شدند۔ اول
نارایین۔ دوم۔ نرسیوم۔ سوم۔ ہر۔ چہارم کشن۔ ازین چار دو پسر بزرگ کہ نر و نارایین باشند در
براگ بعبادت مشغول شدند و از ریاضت چنان لاغر شدند کہ رگہاے تن نمایان گشت نارد نر و نارایین
را دید کہ مثل سایر مردم در غسل گنگا و پرستش دیوتا ہا مشغول اند متعجب شد گفت کہ آمدن این ہر دو بزرگ در
درینجا خالی از حکمت نیست نارد این سخنان را در دل خود اندیشہ نزدیک آمد ہر دو بجانب نارد نگاہ کردند
و تعظیم او بجا آوردند نارد پرسید کہ شما کرا مے پرستید نارایین گفت کہ اگرچہ این سخن گفتنی نیست چون تو
خادم با اخلاص ماے تا تو میگوییم کہ آنکہ مخفی است و آنرا نتوان دید و نتوان دانست او را مے پرستیم
و غیر او نیز او را عبادت کسے نیست و برہما و مہادیو وغیرہ بفرمودۂ آن برہم دیوتا و پیران را مے پرستند انتہے
اس سے صاف واضح ہوا کہ بشن یعنی نارایین ایک بندہ عابد ہے معبود حقیقی کا نہ عین خدا اور نیز
یہ متحقق ہوا کہ حق خالص کو چہپانا اور اصل معبود شخص کو نہ بتانا سواے مخصوصین کے اورسیکو

چند شواہد قویہ بطلان الوہیت اونکی لکہتا ہون جنسے ثابت ہو کہ نہ تو متقدمین و پیشوا
اور ویدانتیہو کے اشخاص مذکورہ کی نسبت اعتقاد الوہیت ظاہری و باطنی رکہتے ہین
نہ خود اپنے تئین الہ سمجہتے ہین۔ **شاہد اوّل** مہابہارت پرب ۱۲
فصل راج دہرم مین ہے نارو بہ راجہ جدہشٹر گفت کہ کرن در عقل و دانستن آداب
سلطنت و رحم بر خلایق مثل تو بود و در نگاہ داشتن و محافظت یاران لشکر و جنگ
ہم چو کرشن بود و آنچہ در شما برادران و کشتن بود تنہا در و بود کہ با ہمہ شما برابری
بلکہ زیادتی میکرد انتہے۔ دیکہو اگر کرشن بحسب باطن خدا ہوتے تو عقل و علم و رحم و حفظ
خلایق مین کہ صفات روحانی ہین نہ جسمانی کرن سے کیونکر گہٹتے اور کرن کو خدا پر
کیسے ترجیح ہوتی کیونکہ خدا پر کسی مخلوق کو کسی صفت مین ترجیح ممکن نہین۔
شاہد دوم اوسی فصل مین ہے مہادیو و نارایین از راہ خصومت
با یکدیگر پیچیدند و فساد عظیم در خلق پیدا شد آخر کار باصلاح برہما بصلح گرائیدند
و یک دیگر را در کنار گرفتند نارایین بمہادیو گفت کہ بخاطر تو چیزے نہ رسد داغ
ترسول تو بر سینہ من خوشنما خواہد شد و سیاہی بر گلوئے تو کہ از گرفتن من
آمدہ است زینت خواہد بخشید بہ سبب این نزاع نام برہما ہنس و نامت نیلکنٹہ
خواہد شد انتہے۔ ایسے قصہ لڑائی اندر و مہادیو کا سری کرشن کے ساتہ مہاگوت
اور مہابہارت مین مذکور ہے۔ پس اگر اندر اور مہادیو بشن کشن کو بحسب باطن خدا
سمجہتے تو اونسے لڑائی اور مقابلہ اور ہار پانے کی کیا معنے اور یہ احتمال کہ شاید

خصوصاً مہادیو کی نسبت کہ وہ تو سب دیوتاؤن سے سب باتون مین افضل ہین بلکہ اونکو
معاذ اللہ خدائے مطلق اور بشن کو معبود برحق جانتے ہین جیسا کہ عنقریب اسکی تفصیل
آئیگی اس قصہ سے اونکی الوہیت کا بطلان واضح ہوگیا **شاہد سوم**
اسی فصل مین ہے۔ رکھیشران بہ سری کرشن دعا کردند کہ قوت یا مہ شما بیفزاید سرکرشن
در عظمت با ابر برابری سے کند انتہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رکھیشرون کے اعتقاد مین
سری کرشن ایک فرد بشر تھے نہ بیش ازین ورنہ خدا کے لئے دعا کرنی قوت پانیکی جیسے
علے ہذا القیاس خدا کی برابری عظمت مین ابر کے ساتھہ کلام بے معنی ہوگا **شاہد**
چہارم اسی فصل مین ہے۔ سر کرشن گفت کہ من از روے اعتقاد پرستش
برہمنان میکنم و من از روے اعتقاد ہر صباح دست بر سینہ نہادہ ہزار نام مہادیو را تسبیح
میکنم و مثل مہادیو ہیچکس نیست انتہے۔ یہان سے خود باعتراف سرکرشن واضح ہوا کہ وہ
بحسب باطن خدا نہ تھے ورنہ خدا کا برہمنونکی پرستش کرنا اور خدا کا تسبیح جپنا مہادیو کے
نام کی اور خدا کا کمتر ہونا مہادیو سے اور مثل نہ ہونا اوسکا کوئی معنے نہین رکھتا۔
شاہد پنجم ۔ استری پرب مہابھارت مین ہے کہ
کہ راجہ جدہشٹر بکرشن گفت کہ ما نمیتوانیم کہ شکر شما بجا آریم۔ کرشن گفت ازوست
ہیچ برنیامدہ است شما شکر خدا تعالے بجا آرید کہ این ہمہ از فضل اوست من چہ نام
کہ شما منت کش من گردید پس ہمہ شکر اوی بجا آرید انتہے۔ دیکھو اس تقریر سے کیسا
سرکشن کا بندہ ہونا ثابت ہوتا ہے وہ تو خود اپنے کو خدا نہ سمجھین نہ کہلائین بلکہ

اپنی عبدیت کا اقرار کس خوبی کے ساتھ کرین اور تم اونکو ناحق بدنام کرتے ہو کہ وہ باطل
ہین آلہ تھے نعوذ باللہ من ذالک اور سوائے اسکے اور بہت سے شواہد ہین کہ اوسکی
تفصیل بروقت ضرورت کیجاویگی انشاء اللہ تعالے اور جسطرح بطلان الوہیت بعضے اوتارون
کا یہان بیان مختصر کیا گیا جمیع اوتارونکی الوہیت کا یہی حال ہے کہ اوسکے بطلان پر براہین قاطع
کتب ہنود مین موجود ہین اب چند حالات سری کرشن کے جو اشرف اوتارون مین محبوب
ہین بگوش ہوش سنناچاہئے اور اوسی پر قیاس کرلینا اور حضرات اکابر ہنود کو حسب سے
یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اوتار خدا تو کیا بلکہ شخص صالح بھی نہ تھے بلکہ شراب فسق وفجور
سے دن رات مخمور اور نشۂ پردہ دری عصمتیان شہوت کوش سے شب و روز چکناچور
تھے ۔ سری مت بھاگوت مین جو کتب معتبرہ ہنود سے ہے مرقوم ہے بالفاظ ترجمہ سری للوجی لال
برہمن گجراتی نقل کرتا ہون مختصر اجسکو تفصیل منظور ہو اوسمین مطالعہ کرے ۔

ادہیائی تیس راس لیلا کی برنن مین

سری کرشن چند کارتک پونو کی رات کو نکل گھر سے باہر آئی تو نرمل اکاس مین
تارے چھٹک رہے ہین اور چاندنی دسو دسا مین پھیل رہی ہے سیتل سگندھ مند گتی
پون بہ رہے ہے اور ایک اور سگھن بن کی چھب اوہک ہے موہ ہار رہی ہے
ایسا سماد یکھتے ہی اونکے من مین آیا کہ ہنسنے گوپیونکو یہ بچن دیا ہے کہ سرو رت
مین تمہارے ساتھ راس کرینگے سو پورا کیا چاہئے یہ بچار بن مین جائے کرشن
نے بانسری بجائے بنسی کی دہن سنتے ہی سب برجباری برہ کے مارے کا

کا ماتر ہوئے ات گھبرائین ندان کٹپ کی مایا چھوڑ کل کان ٹیک گرہ کاج تج ہر ڑ ائے
اولٹا پلٹا سنگار کر اوٹھ دہائین سری کرشن چندر نے مسکرائے گوپیوں کو نکٹ بلائے
کہا کہ جو تم راجی ہو اس رنگ نو کہیلو اس ہمارے سنگ یہ بچن سن گوپی دکھ تج پرستا
سے چار اور گھبرائین اور ہر لکھ نرکھ او جن مٹہل کرنے لگین۔ سری کرشن چند سب برج ناریوں کو
ساتھ لے جمنا تیر کو چلے وہان جائے دیکھین تو چندر منڈل سے راس منڈل کے چوترے سو بہا دو
رہی ہے اوسکی چار اور چاندنی پھیل رہی ہے یون سگندہ مت ستیل میٹھی میٹھی چل رہی ہے
اور ایک اور سکھن بن سکے ہر ماہی اوجیالی رات مین اوہک چھب لی رہتے ہے اس ہی کو
دیکھتے ہی سب گوپی مگن ہو اوسی استھان کی نکٹ مان سرور نام جو ایک تالی تہانسکی تیر جائے
من مانی سھری لیستر ا ہوکن پھر لکھ سکھ تو سر نکار کر راجی باجی بین پکھاوج آدہ سربانذہ لی تین
اور پریم مدہ ماتی ہو سیچ سکوچ تج کرشن کے ساتھ مل ہکین بجانے گانے ناچنے انچھے ملخصا

خلاصہ زبان اردو

کاتک پونو کی رات کرشن جیو گھر سے نکلے جب دیکھا کہ آسمان مین تارے چمک رہے ہین
اور سب طرف چاندنی پھیل رہی ہے اور ہوا خوشبودار چل رہی ہے اور فضا صحرا کی
عجب لطف دکھا رہی ہے یہ سمان دیکھکر مہاراج کے دل مین آیا کہ ہمنے گوپیون سے
اقرار کیا ہے کہ سرد موسم مین تمہارے ساتھ راس کرینگے اب وقت اوسکو پورا کیا چاہیے
یہ دلمین ٹھہان کرشن نے بانسلی بجائی بانسلی کی دھن سنتے ہی سب برج کی عورتین
عشق کی ماری ہوئین شہوت مین بھر کر بہت گھبرائین غرضکہ خاندان کی شرم

اور شوہرون کی محبت ترک کرکے سب کو چہوڑ گہبرا کر اولٹا پلٹا سنگار کرا دہر بہاگین سری کرشن
نے سنکر اکر سب گوپیون کو اپنے پاس بلا یہ کہا کہ جو تم راضی ہو اس رنگ تو کہیلو ہمارے اس
ہمارے سنگ یہ سنکر گوپیان رنج سے آزاد ہو خوشی سے گرواگرد اوسکی ہر چہار طرف گہرا ئین
کرشن چندر کے کمہڑے کو دیکہہ دیکہہ کر ہرایک مزے لوٹتے تہی کرشن چندر سب برج کی عورتونکو
ساتہہ لیئے جمنا کے کنارے چلے وہان دیکہا کہ پانی اور ہوا ٹہنڈی ٹہنڈی اور چاندنی کا عجب
سمان بندہ رہا ہے اس کیفیت کو دیکہکر برج کی گوپیان دلمین مگن ہوکر مان سرور تالاب
کے کنارے جاکر اچہے اچہے لباس پہنکر بہت نک سک سے درست ہوکر اچہا سنگار تیار کر
اچہی باجے مین یکہا وج اوسر باندہ لے آئین اور خاندان اور شوہرون کی عزت اور شرم
چہوڑکر سری کرشن کے ساتہہ ملکر گلین بجانے گانے ناچنے انتہے - ترجمہ - اس حکایت
سے معلوم ہوا کہ سری کرشن وہ ذات شریف بہگت تہے جنکی غذا تہی پرائی عورتون
سے مشغول رہنا اور اونسے قول و قرار کرنا اور اوسکے ایفا کے لیئے وقت اور موقع تکنا
اور تنہائی مین اونکے ساتہہ محفل آرائی سے گذرتی ہی نہین ع بلے صحبت گل ✦
بسر ہوتی نہین سبلے ساغر دل ✦ اور سینئہ نیزۂ قلم حیا سے سرنگون ہے اور صفحہ کاغذ
نقل سیاہ رو مگر عجب نہین کہ اہل ملت ہنود بیان واقع سے رخسار صفحہ پر سیاہ رو ئیکا
دہبہ موزو نے خال سمجہین اور احوال نظر بازی و کارروائی سری کرشن جی کو اپنے مطابق
حال اور اونکے اعتقاد کو باعث نجات حال و مآل - ایک روز کا واقعہ ہے کہ برج کی عورتین
جمنا کے کنارے آئین کپڑے اوتار کر سب نے کنارے پر رکہدیئے اور برہنہ پانی مین

کہہ کر نہانے اور گانے لگیں سری کرشن اونکے راگ کا آواز سن آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے
وہلے پاؤں وہاں پہونچے اور اون عورتوں کے ننگے ننگے گورے گورے بدن خفیہ دیکھنے لگے
اور اسپر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ اون گوپیوں کے کپڑے چرا کر درخت کے اوپر چڑھ گئے جب اون بیچاریون
نے اپنے کپڑے کنارے پر نہ دیکھے اوسکی تلاش میں مشغول ہوئین اور بعد تجسس کے ایک گوپی
کی نظر جمال باکمال اوتارجی پر پڑی کیا دیکھتی ہے کہ سب کپڑے بٹورے درخت کے اوپر
بیٹھے ہوئے ننگی عورتوں کی نظارگی مین مصروف ہین چنانچہ ادہیائی ۲۲ اسکند دہم بہاگوت
کی عبارت نذر اہل نظر ہے (ایک دن .... بیچ بلاملی شنان کو او گہٹ گہاٹ آئین اور
وہان جاکے چیر اوتار تیر پر دہر کمن ہو نیر مین پیٹھ لگین ہری گن گا نے گاسے دہلی کرڑا
کر فی تسی سمی کرشن ہی گانے شبد سن چپ چاپ چلے آئے اور لگے چپ چاپ کہڑے دیکھنے)
جب عورتوں نے اپنے کپڑے مانگے تو اوسکے جواب باصواب مین وہ تسکر تسکر فرمائے
جسکا لیے شرمی اور شہوت پرستی کے عریان برہنہ ہے کہا (لاج اور کپٹ تج اپنے
چیر آئیکے لیو) یعنی شرم وحیا چھوڑ کر میرے سامنے آکر مجھسے اپنے کپڑے لیجا ؤ تو تیجہ
فرمائی کرشن صاحب کے برہنہ ہوکر اوسکے سامنے آئین مگر اپنے ہاتہون سے شرمگاہین
چھپائے ہوے تہین اور سر جہکائے (کرشن کی بات مان ہاتھ سے کچھ نہ چھپائے
سب بیچ باہر سے نکل مسرت سنگ کہٹ پر جا کھڑے ہوئین) مگر تقاضا ہارمحبت عشق جی
کا اسپر ہی ساکن نہ ہوا اور اپنی حرکت سے اور ترقی فرمائی کہ جبتک اونہوں نے اون
عورتوں کے بر خوردار نہ ہوا اونکے کپڑے واپس کئے چونکہ وہ عورتین اپنے ہاتھوں سے

عورات علیحدہ کچھہ ڈہکے وہکا بے روبرو اونکے آئی تہین اور اونکی شرمگاہون کے دید
سے کبہی بند بے تکلف اوتارجی کو حاصل نہین ہوئی تہی لہذا تاکہ ہاتہون کی بندش مواقع
مخصوصہ سے کہل جائے اور اتنے پردہ کی بے پردگی ہی حکا تحمل نظر مبارک کو گرانبار
تہا برطرف ہوجائے اسطرح سے ارشاد فرمایا کہ اگر دست بستہ ہوکر میرے روبرو آؤ تو مین تمہارے
کپڑے دون (تب کرشن نے ہنسکے بولے کہ اب تم ہاتہ جوڑ آگے آؤ تو مین لباس دونگا) قصہ
مختصر جب اون بےحیاؤن نے ایسا ہی کیا اور ایک ایک نے ہاتہ باندہکر ہمہ تن عریان
ہوا اپنی شرمگاہون سے اونکی نگاہ سینکی اور سری کرشن جی بعد ملاحظہ فروج اون ننگیون
کی اونسے راضی ہوئے اوسوقت اونکی پوشاک اونکے حوالہ کی (جب گوپیون نے
ہاتہ جوڑے تب سری کرشن چندر نے لباس دے)۔ ترجمہ مع توضیح۔ غور کرنے کا
مقام ہے کہ آیا مجمع عام مین گو عورت ہی کا کیون نہو ہر عورت کا ننگے ہوکر نہانا حیا کا مقتضا
ہے یا بےحیائی کا ثمرہ پہر اوتارجی کے یہ اعمال و اوصاف نیابت خدائی کے مناسب
ہین یا نیابت و خلافت کسی اور کی اور عورات ہنود معتقدین اکابر کے یہ صفات عصمت
کے منافی ہین یا موافق ایا اسی کا نام عصمت ہے جو ان عورات سے وقوع مین آیا یہ محل
چلو بہر پانی مین اونکے ڈوب مرنے کا تہا یا بطور رندکو رستوتی بنی کا اور شرمگاہین کہول کہولکر
دکہلانے کا مگر جب کہ ان بےحیائی و غایت بےشرمی اکابر مردون کا پیشہ ہوچکا
دیوتاؤن کا شیوہ تو اصاغر و اتباع اونکی کیونکر نہ داد تقلید دین۔ آیندہ قصہ جناب
[illegible] سر نے مہادیو کا پاربتی کے ساتہ مجمع عام مین بہاگ کرتے اور ہوا ے اونکے لوٹنے اونکا

ہم نقل کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ بھاگوت کے اسکند وہم ادہیائی ۹۰ مین مرقوم ہے
کہ ہرک جی بیکنٹھ مین گئے جہان بشن جی چھپرکہٹ پر لچھمی کے ساتھہ سوتے تھے جاتے ہی بہرک
نے اونکے سینے پر ایسی لات ماری کہ وہ نیند سے چونک اوٹہی اور لچھمی کو چہوڑ چھپرکہٹ سے
اوتر پڑی انتہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اکابر ہنود کا یہ دستور قدیم سے متوارث ہے کہ ایک
دوسرے کے دیکھتے ہوے جورو کو بغل مین لئے ہوئے چھپرکہٹ پر ... استرت بے تکلف
فرماتے ہین بوس وکنار تو درکنار اور کیسے نہین شرماتے اعتراض و فضیحت دوسرا انکا تو ذکر
کیا ہے ملکہ پرائی عورتوں سے بہی مشغولی ہر قسم کے علے ندا التباس یعنی اسی بے تکلفی اور
بیباکی کے ساتھہ ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ ادہیائی ۔ بھاگوت اسکند وہم ترجمہ للوکب مین
لکھا ہے کہ نارد جی جاموتی کے محل مین گئے دیکھا کہ کرشن پانسے کہیل رہے ہین۔ پھر نارد جی
ستیا کے گھر پہونچے وہان دیکھا کہ کرشن مزے مین آرہے ہین اور ایک بہار کر رہے ہین یہ
دیکھکر اولٹے پانون پھر گئے دوسرے ترجمہ گیتت رائے مین لکھا ہے کہ نارد جی نے کسی رانی
کے گھر مین جاکر دیکھا کہ کرشن عورتون کا تک دیکھتے ہین اور کریڑا کر رہے ہین اور کسی گھر مین
رنگ رس مین اراگ ہو رہے ہین یعنے مزے مین آئے ہوے محو ہو رہے ہین۔ اور کسی گھر مین
استریون سے ٹہٹہو لگے کر رہے ہین اور اونسے نانا پرکار کی بولی بول رہے ہین۔ اور کسی
گھر مین آپس مین کلہہ کرار ہے ہین۔ اور کسی گھر مین روسی استریونکو منا رہے ہین انتہے
اب کہان تک سری کرشن جی اشرف اوتاران کا حال لکھین اور ہندؤن کے پیشوا وان کیا
کہانی جنکو خدا اور نائب خدا سمجہتے ہین کب تک مخاطبین کو سنائین

نہین فرصت ہے دم لینے کی ہمکو بندا ہی گردن و دہاو دکہا دیتے اثر ہر خونخان آسمان زمین مین
اور یہ جو کہا کہ مسلمان انبیا و اولیا کو شفیع سمجھتے ہین ہم بتون کو الخ - اسکا جواب یہ ہے
کہ مسلمان انبیا و اولیا کو شفیع سمجھتے ہین لیکن انکو شفاعت مین مستقل نہین جانتے بلکہ حق تعالے
کے اذن سے انکو شفیع جانتے ہین بسبب قرب و جاہ وسیلے کے - من ذا الذی یشفع عنده
الا باذنه الآیة اور - ارفع راسک سل تعط واشفع تشفع الحدیث اور بیشک آیت کریمہ
مذکورہ کے مصداق کفار ہین لیکن اوس سے بتونکا شفیع ہونا ثابت نہین ہوتا بہلا ثبوت شفاعت
اصنام کو اس آیت کریمہ سے کیا علاقہ - یہ تو فقط تمہارا وہم فاسد ہے اور خیال باطل کہ کلام صاحب
تقویت الایمان سے (مومن مصداق اس آیت کے کیونکر نہین) نہ سمجھا اور کہا اس سے
بتون کا شفیع ہونا ثابت ہوتا ہے یہ نہ دیکھا کہ اس آیت مین اصنام کی توبیخ ہے واسطے بیان جہالت
وحماقت کفار کے جو اپنے زعم باطل مین بتون کو جو نہ نفع پہونچا سکین اور نہ اوروں کا ضرر دفع کرین
اپنی جان کے مختار نہین چہ جائیکہ دوسرے کے شفیع سمجھتے ہین اور یہی سبب ہے انکی پرستش کرتے
ہین یہ کمال جہالت اور غایت حماقت اونکی ہے اسواسطے کہ عبادت و پرستش کے لائق وہ ذات
مطہر ہے جو قادر و عالم مطلق اور مختار کل اور مالک الملک اور احکم الحاکمین ہو نہ جمادات چنانچہ
اسی تجہیل کا اونکے بیان ہے اسکے بعد کے جملہ مین قل اولو کانوا لا یملکون شیئا ولا یعقلون
بطریق دفع دخل مقدر کے یعنے ام اتخذوا سے پہلے جو کلام الہی ان فی ذلک لآیات لقوم
یتفکرون ہے اوس سے مقصود یہ ہے کہ دلیل قائم ہے اوپر اثبات کے کہ عاقل پر واجب ہے
کہ اپنے معبود کو پوجے جو موصوف ہو ساتھ ایسی قدرت کے اور ساتھ ایسی حکمت کے کہ جسکا بیان

آیت سابقہ مین مذکور ہے شہ یہ کہ بتونکو پوجے جو جمادات سے ہین اور کچھ ادراک وشعور
نہین رکھتے ہین گویا اللہ تعالیٰ نے کافرونکو جھڑکا اسبات پر کہ بتونکو کیون شفیع بناتے
اور پوجتے ہو تو اونہون نے اسپر یہ سوال کیا کہ ہم بتونکو اسواسطے نہین پوجتے کہ اونکو
معبود نافع وضار سمجھتے ہین بلکہ اسوجہ سے ہم اونکو پوجتے ہین کہ وہ صورتین ہین اون اشخاص
کی جو مقربین الٰہی ہین پس انکی پرستش وپوجا ہم اسلئے کرتے ہین کہ وہ مقربین ہمارے شفیع ہو
ون اللہ کے نزدیک اور سکے جواب مین حق تعالےٰ نے یہ فرمایا - ام اتخذوا الخ چنانچہ
امام فخر رازی تفسیر کبیر مین تحت آیہ کریمہ کے لکھتے ہین ومثل ہذا التدبیر العجیب لا یمکن
الا من القادر العلیم الحکیم وہو المراد من قولہ ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون . القضیۃ
تدل علی ان الواجب علی العاقل ان یعبد الٰہا موصوفا بہذہ القدرۃ وبہذہ الحکمۃ
ولا یعبد الاوثان التی ہی جمادات لا شعور لہا ولا ادراک واعلم ان الکفار اوردوا علی
ہذا الکلام سؤالا فقالوا نحن لا نعبد ہذہ الاصنام لاعتقادنا انہا آلہۃ تضر وتنفع وانما نعبدہا لاجل
انہا تماثیل لاشخاص کانوا عند اللہ من المقربین فنحن نعبدہا لاجل ان یصیروا اولئک
الاکابر شفعاء لنا عند اللہ فاجاب اللہ تعالےٰ بان قال ام اتخذوا من دون اللہ
شفعاء قل اولو کانوا لا یملکون شیئا ولا یعقلون وتقریر الجواب ان ہؤلاء الکفار
اما ان یطمعوا بتلک الشفاعۃ من ہذہ الاصنام او من اولئک العلماء والزہاد الذین جعلت
ہذہ الاصنام تماثیل لہا والاول باطل لان ہذہ الجمادات وہی الاصنام لا تملک شیئا
ولا تعقل شیئا فکیف یعقل صدور الشفاعۃ عنہا - والثانی باطل لان فی یوم القیامۃ

لا یملک احد شیئا و لا یقدر احد علی الشفاعۃ الا باذن اللہ فیکون الشفیع فی الحقیقۃ ہو اللہ الذی یاذن فی تلک الشفاعۃ فکان الاشتغال بعبادتہ اولی من الاشتغال بعبادۃ غیرہ وہذا ہو المراد من قولہ تعالے قل اللہ الشفاعۃ جمیعا انتہے۔ پس اس آیت سے یہ سمجھنا کہ اون کا تشفیع ہونا ثابت ہوتا ہے کمال نادانی ہے اسواسطے کہ یہ آیت کریمہ تو نازل ہے خاص بتونکی شفاعت کے ابطال مین اوس سے اثبات شفاعت ثمرہ ہے غایت نافہمی وعدم علمی کا اور اس تحقیق سے ساقط ہوگیا یہ کہنا کہ جب ایسی شفاعت مخالفت کہ جسکا نام انہون نے شفاعت رکہا ہے انکی توحید مین خلل نہین کرتے تو ہماری توحید مین کیونکر خلل انداز ہے الخ اسواسطے کہ کسی مسلمان مومن کا یہ عقیدہ نہین ہے کہ خلاف مرضی آلہی کسیکو کوئی نبی ولی یا پیر اپنی شفاعت سے جنت مین لیجائے گا بلکہ ہم معاشر اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہی ہے کہ حق تعالے کے اذن سے انبیا علیہم السلام اور اولیاء عظام اور علماء وصلحاء امت علی حسب المراتب شفاعت کرینگے موافق مرضی الہی کے قال فی شرح العقائد النسفیہ والشفاعۃ ثابتۃ للرسل والاخیار فی حق اہل الکبائر بالمستفیض من الاخبار خلافا للمعتزلۃ لنا قولہ تعالی واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات وقولہ علیہ السلام شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وہو مشہور بل الاحادیث فی باب الشفاعۃ متواترۃ المعنی انتہے۔ شرح فقہ اکبر مین ہے۔ وشفاعۃ الانبیاء علیہم السلام۔ ای عموما فی المقصود۔ وشفاعۃ نبینا صلے اللہ علیہ وسلم ای خصوصا فی المقام المحمود واللواء المحدود والحوض المورود وللمؤمنین المذنبین ای من اہل الصغائر المستحقین

للعقاب و لاہل الکبائر منہم ای من المومنین المستوجبین للعقاب حق فقد ورد شفاعتی
لاہل الکبائر من امتی رواہ احمد و ابو داؤد والترمذی و ابن حبان والحاکم عن انس والترمذی
و ابن ماجۃ و ابن حبان والحاکم عن جابر والطبرانی عن ابن عباس والخطیب عن ابن عمر
و عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالے عنہم فہو حدیث مشہور فی المبنی بل الاحادیث فی باب
الشفاعۃ متواترۃ المعنی ومن الادلۃ علے تحقیق الشفاعۃ قولہ تعالے واستغفر لذنبک
للمومنین والمومنات ومنہ قولہ سبحانہ و تعالے فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین اذ مفہومہا
انہا تنفع المومنین وکذا الشفاعۃ الملائکۃ لقولہ تعالے یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا
یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا وکذا الشفاعۃ العلماء والاولیاء والشہداء
والفقراء واطفال المومنین الصابرین علے البلاء انتہے تفسیر روح البیان میں ہے
تحت آیہ کریمہ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کے من مبتداء و ذا خبرہ والذی صفتہ
او بدل منہ و لفظ من وان کان استفہاما فمعناہ النفی و لذلک دخلت الا فی قولہ
الا باذنہ و عندہ فیہ وجہان احدہما انہ متعلق بیشفع والثانی انہ متعلق بمحذوف فی موضع
الحال من الضمیر فے یشفع اے لا احد یشفع مستقرا عندہ الا باذنہ وقوی ہذا الوجہ بانہ
اذا لم یشفع عندہ من ہو عندہ و قریب منہ فشفاعۃ غیرہ البعد والا باذنہ متعلق بمحذوف
لانہ حال من فاعل یشفع فہو استثناء مفرغ والباء للمصاحبۃ والمعنی لا احد یشفع عندہ
فی حال من الاحوال الا فی حال کونہ ماذونا لہ او لا احد یشفع عندہ بامر من الامور الا
باذنہ والباء للاستعانۃ کما فی ضرب بسیفہ فیکون الجار والمجرور فی موضع المفعول

به وكان المشركون يقولون اصنامنا شركاء لله تعالى - وهم شفعاؤنا عنده فوحد الله
نفسه بالنفي والاثبات ليكون المعنى في ثبوت التوحيد ونفي الشرك اى ليس لاحد ان
يشفع لاحد عنده الا باذنه وقد اخبر انه لا ياذن في الشفاعة [illegible] الآيات [illegible]
هذا الاستثناء راجع الى النبي عليه الصلوٰة والسلام لان الله تعالى وعده وعده المقام
المحمود وهو الشفاعة في المعنى من ذا الذي يشفع عنده يوم القيامة الا عبده محمد صلى الله
عليه وسلم فانه ماذون موعود وبعضه الانبياء بالشفاعة انتهى قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اتاني آت من عند ربي فخيرني بين ان يدخل نصف امتي الجنة وبين الشفاعة
فاخترت الشفاعة روى ان الانبياء عليهم السلام يحيلون الى نبينا صلى الله عليه وسلم يوم القيامة
للشفاعة فياتي الناس اليه فيقول عليه السلام انا لها وهو المقام المحمود الذي وعده
الله به يوم القيامة فياتي ويسجد ويحمد الله ثم يشفع الى ربه ان يفتح باب الشفاعة
للخلق فيفتح الله ذلك الباب فياذن في الشفاعة للملائكة والرسل والانبياء والمؤمنين
انتهى ملخصا - اور سراج المنیر میں ہے جو مشہور ہے ساتھ تفسیر خطیب کے من ذا الذی
اے لا احد یشفع عنده الا باذنه له بیان لکبریاء شانه وانه لا احد یساویه او یدانیه
يستقل بان يدفع ما يريده شفاعة وتواضعا فضلا ان يدفعه عنادا او مخاصمة انتهى
اور بالفرض اگر کسیکا عوام الناس میں سے یہ عقیدہ ہو کہ حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ
علیہ یا اور کوئی پیر یا پیغمبر زبردستی حق تعالے سے شفاعت کرا لینگے بطریق مخالفت
تو اوسمیں ہمکو بحث نہیں اور نہ اوس سے ہمپر حجت تمہاری قایم ہو سکتی ہے اسلئے کہ

ہمپر تو حجت اللہ کی ساتھ [illegible] ہے ہمارے مسلمات مین سے ہو موافق اصول دین ہمارے
کے جو کتاب و سنت وغیرہ ہے اور معلوم ہو چکا بیان سابق سے کہ ایسا عقیدہ موافق کتاب
و سنت کے اصلا نہین اور جو شخص موحد مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ بغیر اذن اللہ [illegible] کے
کوئی شخص شفاعت کر سکتا ہے ایسا شخص مخالف حق تو یہ عقیدہ بے شک اوسکی توحید مین خلل انداز
ہوگا اور تم جسکا نام توحید رکھتے ہو یعنی [illegible] اپنے اعتقاد سے اپنے آپ کو موحد سمجھتے ہو
اولا تو اوسکی توحید ہونے ہی مین کلام ہے اور اوسکی تحقیق گذر چکی فلا نعیدہ ثانیا تمہاری
معتبر کتابون سے مضمون کلمہ توحید لا اله الا الله کا ثابت ہے دیکھو تمہارے نارائن کے کلام سے
اسکی تصدیق موجود ہے مہابھارت فصل سوچہ و ہرم میں مرقوم ہے در ست جگ نجانب [illegible] چہار پسر
متولد شدند اول نارائن دوم نر سوم ہر چہارم کشن - ازین چہار [illegible] نر کہ
نر و نارائن باشند در پراگ بعبادت مشغول شدند و از ریاضت چنان لاغر شدند کہ [illegible] ہاے
تن نمایان گشت نارد نر و نارائن را دید کہ مثل سائر مردم در غسل گنگا و پرستش [illegible] مشغول اند
متعجب شده گفت کہ آمدن اینجا بیہوده [illegible] خالی از حکمت نیست نارد و این [illegible] خود
اندیشیده نزدیک آمد ہر دو بجانب نارد نگاه کردند و تعظیم او بجا آوردند نارد پرسید [illegible] شما
نارائن گفت اگرچہ این سخن گفتنی نیست چون تو خادم باخلاص ماے با تو میگویم کہ آنکہ معنی است
و او را نتوان دید و نتوان دانست او را مے پرستیم و غیر او سوا او را عبادت کسے نیست [illegible] عبارت
سے صاف معلوم ہوا کہ جو معبود حقیقی ہے وہ ذات ہے کہ نہ اوسکو کوئی دیکھ سکتا ہے نہ اوسکو
کوئی حق معرفت اوسکے کا پہچان سکتا ہے اور وہ معبود ذات پاک ہے کہ سوا اوسکے [illegible]

کوئی ذات لایق پرستش اور عبادت کے نہیں ہے اور جب تمہارے پیشوا کے کلام سے جو واسطہ ہین
تمہارے واسطے خدا تک پہونچنے کے یہ بات ثابت ہوئی کہ لایق پرستش سوائے ذات وحدہ لاشریک
کے نہین ہے تو اس تقدیر پر تیون کی پرستش اونکو شفیع سمجھکر بیشک تمہارے توحید مین خلل انداز
ہونگے اور اگر اسپر بھی تمہاری توحید مین بت پرستی سے ٹہانہ لگا تو تمہاری توحید کیا ہے تمیز وضو کا ہے
کہ ہزارون جاتیون سے نہین ٹوٹتا یا سری کرشن کا وہم ہے کہ لاکہون پاپ سے نہ شٹ
نہین ہوتا کیون نہ ہو جاکی کارن پہنے ساری وہی ٹہاؤن اوگہاری اور تمہاری بیری
کی نسل اپنے اکابر کی نسبت وہی ہوگی جسکے گود مین ٹہبی اوسیکی ڈاڑہی کھسوٹے کیونکہ
نارایں تمہارے پیشوا ہین جو تمہارے خداے مفروض تک پہونچانے کے واسطے واسطہ ہین
اور تمہنے اسصورت مین او ہنین کے اوپر ہاتہہ صاف کیا خیر اب سے ہی سمجہہ جاؤ اور اس
عقیدہ سے باز آؤ تو فلاح کی امید ہے شام کا بہولا جو صبح کو گہر آئے تو اوسکو بہولا نہین کہتے
گذشتہ را صلوات ہے بہوے باسن گاؤ کہائی اب کہائین تو رام دہائی
اور نارایں کا واسطہ ہونا مہابہارت کے فصل دہہ دہرم کی اس عبارت سے ثابت ہے
آدمی جون گیان کامل بہمرساند خصلت بچگذاشتہ بصفت ست می آید و بہ نارایں میرسد و
نارایں اورا با فریدگار میرساند انتہے تما تما شفاعت ایسا امر نہین ہے کہ بلا استناد قول
صاحب دین کے مثلاً محض عقل سے پایہ ثبوت کو پہونچ جاوے اور پہر اوسکا عقیدہ رکہکر حلیہ امور
دینیہ سے قرار دیا جائے بلکہ ضرور ہے اسمین نقل بمطابق اصل اصول دین کے پس جسطرح
ہمنے اپنے اصول دین سے کہ کتاب وسنت ہے مثلاً شفاعت بالاذن ثابت کیا

تمکو چاہیے کہ اگر تم اس دعوے مین سچے ہو تو اپنے اصول دین سے بتون کا تشفیع ہونا
ثابت کرو ورنہ بے شبہ بتون کی شفاعت کا عقیدہ تمہارے توحید مین خلل انداز ہوگا اور
یہ جو کہا سواے اسکے تشریک فی التسمیہ مین شریک الخ اسمین کلام دو طور سے مناسب ہے
اول کلیتہً یعنے بہ نسبت جمیع اون امور کے جنکو یہان شمار کیا ہے اجمالاً دوسری جزئیتہً یعنے
بہ نسبت ہر ہر امر کے علیحدہ علیحدہ تفصیلاً پس ہم کہتے ہین کہ ظاہراً مقصود سائل کا اسجگہ ان امور
کے شمار کرنے سے یہ ہے کہ جب دین ہنود اور دین اسلام دونون ان امور مین شریک ہین
یعنے دونون مین یہ باتین پائی جاتی ہین تو پھر دین اسلام مین کونسی خوبی ہے اور کیا فضیلت
و بہتری ہے جسکی وجہ سے اہل اسلام دین ہنود پر طعن کرتے ہین اور برا سمجھتے ہین اور
اپنے دین کو اچھا جانتے ہین اور اوسکی طرف دعوت کرتے ہین اور بلاتے ہین حالانکہ
جو باتین وہان ہین سو یہان بھی ہین اسکا جواب یہ ہے کہ بے شبہ بعضے امور مین سے
جنکو تمنے اس جگہ گنا ہے ہمارے یہان پائے جاتے ہین اور جس طریق سے کئے جاتے ہین
جائز اور درست ہین اور بحکم شرع کرتے ہین اور بعضے ان امور مین سے وہ ہین جو
افعال ہین جہال کے کہ وہ قابل حجت اور لایق الزام ہمارے نہین ہین اسلئے کہ وہ
دین مین سے نہین ہین جیسے اطفال ذکور کو زیور سونے چاندی کے پہنانا اور ناچ
و راگ مین شریک ہونا اور نقل سکے جو امور لہو و لعب کے اس قسم سے ہین وہ سب
ہمارے یہان ممنوع ہین اور اہل اسلام جنکا قول و فعل لایق اعتبار ہے ہرگز نہین
کرتے اور جو عوام الناس کرتے ہین وہ دین سے نہین ہے بلکہ برا کرتے ہین اور

حرام کے مرتکب ہین بخلاف تمہارے یہان کے کہ یہ امور اسطرح سے نہین کئے جاتے جسطور سے
ہمارے یہان کئے جاتے ہین اور اگر بالفرض تم یہ کہو کہ جو جو امور تمہارے یہان بطریق جواز
جن تاویلات سے کئے جاتے ہین اوسی طریق جواز اور اوسی تاویل سے ہمارے یہان
بھی کئے جاتے ہین اور بعضے امور جسطرح تمہارے یہان افعال جہال سے غیر حجت وغیر قابل
الزام ہین اسیطرح ہمارے یہان تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اس تقدیر پر ہم تم اون امور مین
شریک سہی لیکن خوبیا اسلام و بہتری دین محمدی صلعم کے ان امور مین منحصر نہین ہے کما سیاتی
انشاء اللہ تعالے پس ان امور مین شریک ہونیسے ہمکو کچھہ فائدہ نہ ہوا جب تمہارے اصول مین
انواع اقسام کی خرابیان ہین تو ان مین جو مبنی اور مدار دین اپیر اصلا نہین ہے شرکت کیا
موجب فلاح و اعتبار و عدم طعن ہوسکے بخلاف اصول دین اسلام کے کہ اون مین کوئی
خرابی کسی قسم کی ممکن ہی نہین چنانچہ مشتے نمونہ تمہارے اصول کی خرابیون سے کچھہ سابقاً
گذر چکا جیسے بید اور توحید کی خرابیان مثلا اور کچھہ آیندہ آتی ہین اوسکے منتظر رہو
اب ہم اون امور مین جنکو تمنے اسجگہ شمار کیا ہے اور اون مین شریک ہونے کا اظہار
کیا ہے تفصیلاً کلام کرنا چاہتے ہین **یہ جو کہا** (ہم رام داس و گنیش داس ہین
جیسے عبد النبی یا عبد الرسول ہین) **اسکا جواب** یہ ہے کہ پہلے تم رام و گنیش
کی پیغمبری مثلا اپنے کتب سے اور کلام الہی سے ثابت کرو پھر ہمارے ساتھہ تسمیہ مین
شرکت کے مدعی ہو ۔ ہمارے پیغمبر کی نبوت
و رسالت کلام الہی سے ثابت ہے اور چونکہ اثبات معجزہ قران و دیگر معجزات رسالت

سکا بیان بہ تفصیل جواب اعتراض آئندہ مین آتا ہے لہذا ہم اسجگہ اسی پر اکتفا کرتے ہین
کہ حق تعالے فرماتا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک اور یا ایہا النبی حرض المؤمنین
علے القتال باقی رہا کہ یہ اسکو شرک ہوتیا یا اوسکا حال یون ہے کہ اولاً تو عبد اسجگہ
بمعنی بندہ کے جو مشتق عبادت سے بہ معنی پوجنے کے ہے نہین ہے بلکہ بہ معنی خادم
اور غلام کے ہے اور یہ معنے اور سوائے اسکے اور معنی اس لفظ کے لغت عرب مین شایع
و ذائع ہین جیسا کہ کتب لغات کی تتبع سے واضح و لائح ہین عَبِید بفتح اول و کسر موحدہ
بہ معنی بندہا و غلامان غیاث اللغات عبد بندہ خلاف حر و عُبُد بضمتین عند الاخفش
مثل سقف و سقف قال و منہ قرأ بعضہم و عبد الطاغوت و بعضہم قرأ عبد بالفتح و کلاہما
بالاضافۃ والمعنے فیما یقال خدم الطاغوت صراح ترجمہ صحاح جوہرے قال فی مجمع البحار فیہ
علے کل حر او عبد من المسلمین صدقۃ الفطر کان اسے داؤد اعبد البشر ائے اشکر الناس
اشد انا خصمہم رجل اعتبد ورے اعبدنے اتخذہ عبدا ان لیعتقہ ثم یکتمہ ریاہ او لیعتقہ
عبد العتق فیستخدمہ کرہا او یاخذ حرا فیدعیہ عبدا او یتملکہ و یقال تعبدوا استعبدہ صیرہ کالعبد انتہی
ثانیاً بہ تقدیر عبد بمعنے بندہ ہونے کے چونکہ عَلَمیت مین معنے ترکیب اضافی ملحوظ نہین ہوتی
لہذا اسکو شرک نہین کہہ سکتے اسواسطے کہ شرک تب ہوتا جب اس معنی کے لحاظ سے
یہ نام رکھا جاتا ثالثاً جواز تسمیہ ایسا ثابت ہے کہ جو مضاف ہو طرف غیر اسم اللہ کے ثابت ہے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسواسطے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام
مین وہ لوگ ہین جنکے اسامی گرامی اسی قسم سے ہین اور آنحضرت صلعم یا صحابہ نے

سے انکار ثابت نہین ہے جیسے حضرت عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جو حدیث الصدقات
اوساخ الناس کے راوی ہین جیساکہ صحیح مسلم مین ہے اور جسطرح حضرت عبد المزنی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے حدیث عقیقہ کی روایت ہے تقریب التہذیب مین ہے عبد المطلب بن ربیعہ
بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم الہاشمی صحابی اور بہی اوسمین ہے عبد المزنی والد
یزید صحابی لہ حدیث فی العقیقہ اسیطرح تابعین ومن بعدہم مین بہی اس قسم کے اسماے
پائے گئے ہین جیسے عبد القاری جو والد ماجد ہین عبد الرحمن تابعی کے جو حضرت صلعم کے
عہد مبارک مین تولد ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہین اور عبد خیر بن
یزید جنکی کنیت ابو عمارہ ہے اور انہون نے بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے
مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شرف ملازمت حاصل نہین ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کے شاگرد رشید ہین اور سوائے انکے اور بہت سے اسمائے ایسے ہین جیساکہ واقفین
کتب اسماء رجال پر مخفی نہین اور جمہور محدثین کے نزدیک تقریر حضرت اور صحابہ و تابعین
بہی حدیث ہے کما صرح بہ الشیخ فی مقدمۃ المشکوۃ وغیرہ فی غیرہا پس بنا برا سکے
ثبوت جواز اس تسمیہ کا حدیث سے ہوگا اور ظاہر باہر ہے کہ جو امر قرون ثلثہ مشہود لہا
بالخیر مین پایا جاوے اوسکی سنیت اور استحباب مین کچہہ کلام نہین اور نہ کسیکو اوسکی مخالفت
مین دم مارنے کا مقام اسیطرح یہ کہنا کہ (جیسے ہم ہر ہر یا دم ہادی کہتے ہین ویسے
رسول یا غوث بہی کہتے ہین) جب صحیح ہوگا کہ تم ہر ہر او ذ ہادی کی خدائی یا رسالت وغیرہ
ثابت کرو اور بغیر اسکے یہ قول عبث ہے اور ہمارے یہان ندا کرنا بلفظ غوث یا رسول

مثلاً جائز ہے خواہ بطریق حکایت ہو یا بطریق غلبہ شوق یا بطریق استمداد وغیرہ اور جواز اسکا بہت سے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے - از انجملہ حدیث مشہور و متفق علیہ اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کے جو تشہد مکہ باب مین وارد ہے اور پڑھنا اوسکا داخل نماز جو اعظم ارکان اسلام سے ہے مامور بہ ہے ساتھہ قول و فعل آنحضرت صلعم و صحابہ و تابعین وغیرہم کے امام غزالی رح احیاء العلوم مین بیچ بیان اسرار ارکان صلوۃ کے فرماتے ہین واحضر فی قلبک النبی صلعم و شخصہ الکریم وقل السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ ولیصدق املک فی انہ یبلغہ و یرد علیک ما ہو اوفی منہ انتہی اور از انجملہ حدیث ہے جسکو علامہ حافظ جزری نے حصن حصین مین بروایت طبرانی اسطرح نقل کیا ہے -

اذا انفلتت دابۃ احدکم فلینادیا عباد اللہ اعینونی - اور ہی اوسمین ہے وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی اور یہ حدیث طرق متعددہ سے مروی ہے جمع الجوامع مین ابو یعلے اور طبرانی سے باین الفاظ منقول ہے اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلیناد یا عباد اللہ احبسوا علے یا عباد اللہ احبسوا علی فان للہ فی الارض حاضرا یحبسہ علیکم - حافظ ابو الحسن الہیثمی مجمع زوائد مین اس حدیث کی نسبت لکھتے ہین ورجالہ ثقات ابن السنی نے ابن مسعود رض سے اسکو مرفوعا روایت کیا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے حرز الثمین شرح حصن حصین مین نقل کیا ہے روی ابن السنی عن ابن مسعود مرفوعا اذا انفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلیناد یا عباد اللہ احبسوا فان اللہ تعالی عبادا فی الارض تحبسہ انتہی اور از انجملہ حدیث عثمان بن حنیف کے ہے جسمین خود

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عزیز یعنے ایک اندہے کو ندا اور توسل تعلیم فرمایا ہے جیساکہ ہم آئندہ ہم نقل کرینگے انشاء اللہ تعالے اور از انجملہ صحابہ کرام کا عملدرآمد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اونہون نے اپنا ورد گردانا تہا ہر حال مین خصوصا وقت شدت یاس اور کرب مصیبت کے اس اسم اعظم کو شفا اور وظیفہ اس نام نامی کو ہر مرض کی دوا جانتے تہے اور اس سے استمداد کرتے تہے کہ جان نکلتے نکلتے بہی اونہون نے یا محمداہ کیا دیکہو معارج رسول اللہ مین لکہا ہے کہ بروز جنگ مسیلمہ مسلمانون کا شعار یا محمداہ تہا۔ شفاء قاضی عیاض مین ہے ان عبد اللہ بن عمر رض خدرت رجلہ فقیل اذکر احب الناس الیک ینزل عنک فصاح یا محمداہ ملا علی قاری اسکے شرح مین لکہتے ہین اے فنادی یا علی صوتہ وکانہ رضی اللہ عنہ قصد بہ اظہار المحبتہ فی ضمن الاستغاثہ۔ علامہ خفاجی لکہتے ہین۔ وقد روے مثلہ لابن عباس وذکرہ النودی فی اذکارہ وروے ایضا من غیرہما وہذا مما تعاہدہ اہل المدینۃ یعنے اسیطرح حضرت عبد اللہ ابن عباس رض سے مروی ہے جیسے نووی نے اذکار مین لکہا ہی اور سوائے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رض کے اور صحابہ وغیرہ سے بہی مروی ہے یہ وہ امر ہے کہ اہل مدینہ کا یہی طریقہ مستمرہ ہے اس حدیث سے ندا مع توسل ثابت ہے علے ہذا القیاس یہ کہنا کہ ہم بتون سے منت مرادمانگتے ہین ویسے اولیا سے) سراسر تلبیس ہے اسواسطے کہ اول تو اولیا ذی حیات اور ذی قدرت ہین اور بعد الوفات اونسے استفاضہ وافاضہ ثابت ہے اور تمہارے ہیہات جمادات محض ہین صدقہ اللہ سبحانہ وان یسلبہم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب دوسرے

ہم اولیاء سے منت مراد مانگتے ہیں اونکو معبود نہیں گردانتے اونکو پوجتے نہیں اور تم تو انکو
پوجتے بھی ہو تیسرے ۳ یہ کہ انبیا و اولیا سے منت و مراد مانگنا بطریق وسیلہ گردانتے کے
ہمارے یہان آیات و احادیث سے ثابت ہے اور بہت سے آثار قویہ سے مبرہن ہم اس جگہ
دو چار وسیلین نقل کرتے ہین ازانجملہ آیہ کریمہ فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ تفسیر دُرِّ منثور
مین بحوالہ مسند الفردوس دیلمی سے منقول ہے عن علی قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من قول اللہ تعالیٰ فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ فقال ان اللہ اھبط آدم بالھند و حوا
بجدۃ و ابلیس ببیسان و الحیۃ باصبھان و مکث ادم مأۃ سنۃ باکیا علی خطیئتہ حتی بعث اللہ
الیہ جبرئیل و قال یا آدم الم اخلقک بیدی الم انفخ فیک من روحی الم اسجد لک ملائکتی الم
ازوجک حوا امتی قال بلی قال فما ھذا البکاء قال و ما یمنعنی من البکاء وقد اخرجت من
جوار الرحمٰن قال فعلیک بھؤلاء الکلمات فان اللہ قابل توبتک و غافر ذنبک قل اللھم انی
اسئلک بحق محمد و آل محمد سبحانک لا الہ الا انت عملت سوءً و ظلمت نفسی فاغفرلی انک
انت الغفور الرحیم اللھم انی اسئلک بحق محمد و آل محمد سبحانک لا الہ الا انت عملت سوءً و ظلمت
نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم فھؤلاء الکلمات التی تلقی آدم ۔ اس آیت اور
حدیث سے صاف صاف ظاہر ہوا کہ توسل آنحضرت صلعم سے اور آپکے آل سے علیہم السلام بجناب
اللہ نہین بے شبہ جائز بلکہ مامور بہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ نے خود تعلیم فرمایا اور نیز علامہ
اہلسنت و نیز علامہ سیوطی نے تفسیر دُرِّ منثور مین تحت تفسیر اس آیت کریمہ کے لکھا ہے کہ
نقل کیا طبرانی نے معجم صغیر مین اور ابن عساکر نے اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین

اور حاکم نے مستدرک میں بخبر تصحیح اور احمد نے عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اقترف آدم علیہ السلام الخطیئۃ قال یا رب اسئلک بحق محمد لما
غفرت لی فقال یا آدم کیف عرفت محمد ا ولم اخلقہ قال رب لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت فی
من روحک رفعت راسی فرائیت علی قوائم العرش مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعرفت
انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال اللہ صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی
اذا سالتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ما خلقتک قال الحاکم ہذا حدیث صحیح الاسناد انتہے
اور ازانجملہ آیت کریمہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ہے اس لئے
کہ وسیلہ عبارت ہو اوس چیز سے جس سے تقریب الی اللہ کیا جاوے خواہ وہ چیز ذات ہو یا
قول یا فعل جیسا کہ فتح الحسنات وغیرہ میں آنحضرت صلعم کے وسیلہ ہونے پر اس آیت سے
سند گذرانی ہے وہو الحق الصراح والصدق القراح اور ازانجملہ اینہ کریمہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم
جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما تفسیر ابو السعود میں ہے
وانما قیل واستغفر لہم الرسول علے طریقۃ الالتفات تفخیما لشان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وتعظیما لاستغفارہ وتنبیہا علے ان شفاعتہ فی حیز القبول انتہے اور سواے انکے اور آیات
بہی ہیں جنکا ذکر اور وجہ استدلال موجب طول کلام ہوگا اور جملہ احادیث توسل میں سے
ایک حدیث جامع الترمذی کی ہے عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریرا اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک
قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ ویدعو بہذا الدعا اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک

نبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی لتقضٰی لی اللھم شفعہ فیّ - اور روایت کیا ہے اس حدیث کو نسائی اور بیہقی اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے علی شرط الصحیحین واقرہ الحافظ الذہبی وذکرہ ابن تیمیہ ایضاً فی فتاواہ ولم یتعرض لہ وادردہ الحافظ الجزری فی الحصن الحصین والحافظ السیوطی فی الجامع الصغیر اور یہ توسل بآنحضرت صلعم مخصوص بزمان حیات نبوی نہیں ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں لکھتے ہیں کہ نص واستمداد بآنحضرت صلعم بعد از وفات در روے نیز آثار وارد یافتہ طبرانی در معجم کبیر از عثمان بن حنیف روایت کرد کہ مردے بود کہ او را نزد عثمان رض ابن عفان رض حاجتے بود کہ روا نمی شد و عثمان بن عفان رض اصلا بحال او التفات نمی داشت آن مرد خود را بہ عثمان بن حنیف برد و صورت علاج آن حاجت گفت رو وضو کن و بمسجد در آور و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی لتقضی حاجتی الخ اور لفظ طبرانی اسکے بعد قصہ میں اس طرح سے ہیں فصنع ذلک الرجل کذلک ثم اتی باب عثمان ابن عفان رض فجاء البواب واخذ بیدہ وادخلہ علی عثمان بن عفان رض واجلسہ عثمان علی لبادہ وسال منہ الحاجۃ وقضی لہ الحاجۃ وقال ما کانت لک حاجۃ فاذکرہا فسر ذلک الرجل وخرج من عندہ ولقی عثمان بن حنیف وقال جزاک اللہ خیر العلک قلت لعثمان بن عفان رض فی حاجتی فقال واللہ ما کلمتہ الا انی رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فشکی الیہ ذہاب بصرہ فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل ما قلت لک فعلت منہ این التوسل بہ صلے اللہ علیہ وسلم موجب قضاء الحاجات انتہے اور یہی جذب القلوب میں

اما توسل بجناب وی در انتشار حیات دنیوی ظاہر است کہ از خصائص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیست بلکہ بعض تابعان او را کہ شرف متابعت و نسبت قریبت او مشرف اند چنانچہ آل و اصحاب و دیگر اولیاء امت رضوان اللہ علیہم اجمعین نیز ثابت است و ثبوت کرامت و تصرف ایشان در مکونات کہ ما نحن فیہ فردے از افراد اوست در اثبات مطلب کافی است و از توسل عمر بن الخطاب از عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما در قصہ استسقا نیز بظہور مے پیوندد و ہیچ کس را از علما در وے خلافے معلوم و متحقق نیست و کذلک توسل و استمداد بوسیلہ شفاعت روز آخرت انبیا و اولیا و صالحین امت را نیز جائز است اور یہی اسی کتاب میں فرماتے ہیں و در باب توسل صالحین باعتبار علاقہ کہ ایشان راست بجناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نیز اخبار و آثار آمدہ چنانچہ قصہ استسقائے عمر بعباس رضی اللہ عنہما اثبات آن میکند و در صحیح از انس بن مالک امدہ است کہ چون قحطے شد و امساک باران روے مے نمود عمر رضی اللہ عنہ در استسقا توسل بعباس میکرد عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و میگفت خداوندا چون پیش ازین قحط سال میشد توسل بہ پیغمبر تو میکردم تو آب مے فرستادی اکنون توسل بعم پیغمبر تو مے کنم صلے اللہ علیہ وسلم پس فرست بما آب انتہے ملخصا۔ اور نیز واضح ہو کہ توسل و استمداد و امداد اور استفاضہ اہل اللہ سے جسطرح حین حیات میں ہوتا ہے اسیطرح بعد الوفا بھی ثابت ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں فاذا مات انقطعت

العلاقات ورجع الی مزاجہ فیلحق بالملائکۃ وصار منہم والہم کالہامہم ولیسعی فیما یسعون
وربما اشتغل ہو لاء باعلاء کلمۃ اللہ ونصر حزبہ ۔ یعنے بعد موت کے علاقے
لوٹ جاتے ہین اور رجوع کرتا ہے اپنے مزاج کیطرف اور مل جاتا ہے فرشتون سے اور
ہوجاتا ہے اونہین مین سے اور اوسپر الہام ہوتا ہے جیسے فرشتون پر اور جس کام
مین فرشتے سعی کرتے ہین آپ سعی کرتا ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہین یہ لوگ اللہ کا
کلمہ بلند کرنے مین اور اللہ کے گروہ کے مدد کرنے مین سید احمد حموی نفحات
القرب والاتصال مین لکھتے ہین واما بعد مماتہم فنصرہم انما ہو باذن اللہ تعالے
وارادتہ لاشریک لہ خلقا وایجادا اکرمہم اللہ بہ واجراہ علے ایدیہم ولسببہم خرقا للعادۃ
وتارۃ بالالہام وتارۃ بدعائہم وتارۃ بفعلہم واختیارہم وتارۃ بغیر اختیارہم وتارۃ بالتوسل
بہم الے اللہ تعالے فی حیاتہم وبعد مماتہم وکتب جمہور المسلمین طافحۃ بہ وانہ جائز وواقع لما
مرتبۃ فیہ البتۃ حتے یکاد ان یلحق بالضروریات انتہے ملخصا عقود الجمان فی مناقب ابی
حنیفۃ النعمان رضے اللہ عنہ ثم یتوسلون الی اللہ تعالے فی قضاء حوائجہم ویرون نجح ذلک منہم
الامام الشافعی رح یقول انی لاتبرک بابی حنیفۃ رح واجئ الی قبرہ وسالت اللہ
عندہ فما یبعد حتے تقضے انتہے اس مبحث کی تفصیل شیخ علامہ برادی نے دلائل
واضحات فی اثبات الکرامات فی الحیوۃ وبعد المماۃ مین اور علامہ شیخ قسطلانی نے
احمد خطیب نے مواہب اللدنیہ مین اور ابو عبد اللہ محمد بن موسے نے مصباح الظلام
فی المستغیثین بخیر الانام مین اور محمد فاضل دہاوے نے موضوع المخاصات شیح دلائل الخیرات

مین اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ
اور مدارج النبوہ وغیرہ اپنی تصانیف مین اور علامہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور اور کتاب
شرح الصدور فی احوال القبور مین اور سوائے انکے اور بہت سے اکابر دین اور علماء شرع متین نے
رسائل وکتب غیر عدیدہ مین بقدر اپنی وسعت کے کی ہے اور داد تحقیق دی ہے جسکو منظور ہو
ان کتب کیطرف رجوع کرے مین تبرکاً ایک عبارت شیخ عبدالوہاب عارف شعرانی رضی اللہ
عنہ پر جو کتاب مشارق الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ مین ہے اکتفا اور ختم کرتا ہون
قد سمعت سیدی علیا الخواص رحمۃ اللہ علیہ یقول اذا سألتم اللہ حاجۃ فاسئلوہ بمحمد صلے اللہ
علیہ وسلم وقولوا اللہم انا نسئلک بحق محمد ان تفعل لنا کذا فان للہ ملکا یبلغ ذلک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ربہ فی قضاء تلک الحاجۃ فیجاب لان دعائہ صلے اللہ علیہ وسلم مستجاب قال
وکذلک نقول فی سؤالکم اللہ باولیائہ فان الملک یبلغہم فیشفعون فی قضاء تلک الحاجۃ انتہی
جب یہ باب محقق ہوگئی کہ ہمارے یہان استمداد و توسل بمقربین الٰہی سے اور اونکو پکارنا ثابت
ہے ساتھ براہین واضحہ اور دلائل ساطعہ کے آیات واحادیث سے تو اب مین سائل
اور اوسکے معاونین سے کہتا ہون کہ جسطرح ہمنے دلیل اس مدعا کے کلام ربانی اور احادیث
نبویہ سے گذرانی اسیطرح تم بھی اپنی کتاب آسمانی اور پیغمبر کی زبانی تیونسے منت مانگنے
کا ثبوت پیش کرو اور مجرد زبانی خرچ سے کچھہ کام نہین چلتا ـــ اور یہی جواب ہے

قولہ ہم برا ہنامی کرتے وقتے مولود ـ ہم گاسی گایا وغیرہ کو جاتے ہین دے
اجمیر ـ ناگور ـ گلبرگہ ـ مکہ شریف جاتے ـ ہم تیون پر مٹھہ بناتے وے قبرون پر گنبد

ہمارے شہر میں بہت ایتیہہ رہتے وہان خادم مجاور۔ ہم پوری کچوری چڑھاتے وتے مالیدہ صندل۔ ہم جاتر اکرتے وتے عرس ہم مردونکے دن کرتے وتے ہی ہم کاسی نہ جاسکین پنڈر پور یا انبا بائی کو جائین تو کاسی کا ثواب پائین ایسا ہی کوئی حیدر آبادی سید محمد گیسو دراز کے گلبرگہ مین نجا سکے شاہ حسین حیدر آبادی کی درگاہ مین آوے تو اتنا ہی ثواب پاتا ہے چنانچہ کتاب خورشید جاہی مین شمس الامراء بہادر کی مولوے غلام امام صاحب وہان کے مسلمانون کا اعتقاد بیان کرتے ہین ۔۔۔

اسکام کا کہ (ہم رام نامی کرتے وے مولود) اسواسطے کہ مولود خوانی کے اصل ہی ہمارے یہان آیت وحدیث سے ثابت ہے اس باب مین ہی صدہا بلکہ ہزارون رسائل موجود ہین یہان او سکے ادلہ کے تجزیہ کی ضرورت نہین حوالہ کتب سیر و تواریخ نبوی صلعم خصوصا بس ہے جیسے سیرت شامی اور سیرت حلبی اور مدارج النبوۃ اور مواہب اللدنیہ اور شفاء قاضی عیاض اور سوا سے انکے اور نیز حوالہ کتب حدیث عموما جو احوال آنحضرت صلعم و معجزات سے مالا مال ہین اور کلام الٰہی مین سے یہ آیات واسطے اثبات اصل بیان مولود شریف کے کافی اور وافی ہین۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وہدی ورحمۃ للمؤمنین ۔ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ۔ اور جسکو وجہ استدلال دیکھنے کا شوق ہو اوسکو چاہیے کہ فقیر راقم الحروف کا رسالہ بسول الکلام فی اثبات المولد والقیام کو مطالعہ کرے ۔ تم رام نامی کی اصل وحی آسمانی یا کتاب پیغمبر سے لاؤ بعد اثبات وحی

آسمانی اور پیغمبری اپنے سمجھکے پہر شرکت کے مدعی ہو جیو اور گاشی اور گایا وغیرہ کی فضیلت اور جو جو امور سوائے اسکے گنئے ہین اون سب کو ماننا اور شرکت کو تسلیم کرنا موقوف ہے اوپر اثبات اصل اصول دین کے پہلے اوسکو ثابت کر دینا کہ بحث بید مین ہم سا بقاً اور تمہاری توحید خیالی کے جواب مین گذارش کر چکے ہین پہر ان امور کے تسلیم و عدم مین بحث کیجاویگی - اور کتاب خورشید جاہی اور امثال اسکے سے ہمپر حجت اور اہل اسلام پر ایسی کتابون کی سند سے اعتراض نہین ہو سکتا رچنانچہ ہم پہلے ہی اسکی تشریح کر چکے ہین کہ ہمپر حجت ہمارے کتب اصول دینیہ اور فروع مین جو متفق علیہ جمہور ہین او نسے ہو سکتی ہے نہ کتب غیر معروف وغیر معتبر اور اقوال غیر معتبر سے - اور شادی مین جو رسم و تکلفات لباس و طعام وغیرہ مین کئے جاتے ہین وہ ہمارے یہان موافق حکم شرع کے برتے جاتے ہین اور جو عوام الناس بعضے امور خلاف شرع کا ارتکاب کرتے ہین وہ برا کرتے ہین اور عوام کا قول و فعل قابل سند ہی نہین ہے پس اونکے فعل سے حجت لانا فضول و عبث ہے - اسیطرح نکاح ثانی ہمارے یہان معیوب نہین بلکہ مامور ہے - نص قطعی و انکحو الایامی منکم وغیرہ سے اور بعضے عوام جو اسکا خلاف کرتے ہین وہ عاصی ہین او قابل ملامت ترکب اور محروم کئے اور ہمارے یہان ستر و پردہ رسمی نہین ہے بلکہ شرعی ہے بحکم آیت کریمہ ولا یبدین زینتہن الخ اور یدنین علیہن من جلابیبہن الایہ اور قولہ سبحانہ و قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ اور قولہ تعالے وقل للمومنات یغضضن من ابصارہن و یحفظن فروجہن وغیرہا سے اور بحکم احادیث حدیث عقبۃ

بن عامرہ رضی اللہ عنہ کی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علے النساء فقال

رجل من الانصار یارسول اللہ افرائیت لحمو قال الحمو الموت رواہ البخاری فی باب لا یخلون رجل

بامراۃ الا ذو محرم وعن ام سلمۃ انہا کانت عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ اذ اقبل

ابن ام مکتوم فدخل علیہ وذلک بعد ما امرنا بالحجاب فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احتجبا

منہ فقلت یارسول اللہ الیس ہو اعمی لا یبصر فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افعمیاوان

انتما الستما تبصرانہ رواہ البغوی فی المعالم الحافظ اور سوائے اسکے اور بہت سے احادیث و آثار

اسباب مین وارد ہین جنکے استقصا مین خوف تطویل ہے اور تمہارے یہان تو پردہ کی رسم

نہین تمہارے اکابر سے بے پردگی معروف چلی آتی ہے پس یہ دعوے کہ ہم ربھی ستر و پردہ

کرتے ہین محض غلط ہے۔ دو چار حکایات بے پردگی تمہارے اکابر کی تمہارے سند کے واسطے

اسجگہ لکھنا ضرور ہے دیکھو بہاگوت کے اسکند ششم مین مسطور ہے کہ راجہ چترکیت کیلاس پر

پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ مہادیوجی اور پاربتی جیو کیلاس پہاڑ پر مجمع عام مین بیٹھے ہین اور

وہ محفل ہے دیوتاؤن کی اور پنڈتون کی اور رکھیشرون کی اور پاربتی جی کو اپنے آگے رانون

پر بٹھائے ہوئے مجامعت کر رہے ہین راجہ کو یہ بات دیکھکر نہایت تعجب ہوا اور بہت

ہنسا اور کہا کہ دیکھو ایسے بڑے دیوتا کہلاتے ہین اور بھری محفل مین یہ بری حرکت کر رہے

ہین الخ۔ عبارت اوسکی بلفظہ یہ ہے کیا دیکھتا ہے کہ مہادیوجی اور پاربتی جی کیلاس

پربت کے اوپر سبھا دیوتاؤن اور پنڈتون اور رکھیشرون مین بیٹھے ہین اور پاربتی جی کو

اپنے جانگھ پر بٹھاے ہوئے بکیے بھوگ ہین کیت ہورہے ہین راجہ یہ بات دیکھکر

ہا انچرج کو پراپت ہوا اور بہت ہنسا اور کہا کہ دیکھو دیوتا ایسے جرے کہلاتے ہین اور سبہا مین ایسا نیچ کام کرنا کیا چاہیئے تہا انتھے ۔ اسیطرح اوہیاے چہیاسی بہاگوت اسکندہ نہم ترجمہ للوجی مین مرقوم ہے عبارت اوسکی بعینہ یہ ہے ۔ ارجن سنیاسی کا بہیکہ بنا ئے ڈونڈ کمنڈل لے دوارکا مین جائے ایک چہوٹا ٹہور دیکہہ مرگ چہالا بچہائے آسن مار بیٹہا ۔

چوپائی چارماس برکہا بہر رہو + کاہو مرم نہ تاکو لہیو + اننت جان سب سیون لاگی لشن ہیت تاسون انراگی + واکو بہید کرشن سب جانو + کاہو سون تنا نہہ بکہانو +

ایکدن بلدیوجی ہی ارجن کو ساده سمجہکے گھر لواے لے گئے جون ارجن بہوجن کرنے بیٹھے تیون چندربدنی مرگ لوچنے سوبہدراجی درشٹ آئین دیکہتے ہی ایدہر تو ارجن موہت ہوب کے ڈیٹہہ بچائے پہر پہر دیکہنے اور من ہی من یہ بچار کرنے لگا کہ دیکہئے بدہاتا کب جنم تپری کے بدہ ملاوے اودہر سوبہداجی اونکے روپ کی چہٹا دیکہہ ریجہہ من ہی مین یون کہنے لگے

چوپائی ہے کوتپ نہین سینا سے + کہہ کارن بہیا یہ اوداسے ۔ اتنا کہہ اودہرتو سوبہدراجی گھر مین جائے پت کے ملنے کی چنتا کرنے لگے اور ادہر ارجن بہوجن کرکے اپنے آسن پر آئے پربہہ کے ملنے کے انیک انیک پرکار کی بہاونا کرنے لگا آئین بچہہ ایک دن پیچہے ایک سمی شیوال تری کے دن سب پور باسے کیا استری کیا پرکہہ نگر کے باہر شیو پوجن کو گئے تہان سوبہدراجی اپنے سکہی سہیلیون سمیت گئین اوسنکے جانے کا سماچار پاے ارجن ہی اپنے رتہہ پر چڑہ دہنگ بان لے دہان روہنت ہوا جیون شیو پوجن کر سکہیون کو ساتھہ لے سوبہدراجی پہرین تیون دیکہتے ہی سوچ سنکوچ

یچ ارجن نے ہاتھہ پکڑ سوبہدراجی کو اوٹھا کے رتھہ مین بٹھا کے اپنے باٹ لی ۔

چوپائی سنکے رام کو بیت کریو + ہل موسل کاندہے لے دہریو ۔ میری بہن سوبہدرا پیارے ۔ تاکو کیسے ہری بھکاری + خلاصہ مضمون اسکا یہ ہے کہ ارجن عاشق تہا بسدیو کی بیٹی کرشن جی کی چھوٹی بہن پر جسکا نام سوبہدرا تہا اوسکے آرزوے وصال مین سادہ فقیر کا بہیس بناکر دوارکا مین جاکر ایک ذری سی جگہ مین ورگ چہالا بچھا کر آسن جمایا چار مہینے برسات کے وہان رہا مگر کسینے اوسکو نہ پہچانا نہ اوسکا مدعا جانا کرشن کو اوسکا بہید معلوم ہوا لیکن کسیسے اونہون نے نہین کہا ایک روز بلدیوجی ارجن کو فقیر سمجھکر گہر لوالے گئے ارجن کہانا کہانے بیٹہا ہی تہا کہ ماہ پیکر آہو منظر سوبہدراجی سے دوچار ہوا چشم چار ہوتے ہی اودہر تو ارجن فریفتہ ہوکر ادہر اودہر سے نظر بچا سوبہدرا کو تاکنے لگا اور دل مین سوچنے لگا کہ دیکھئے حاجت روائی کل ہو کب جنم تیرسے کی بدہ ملاوے اور سوبہدراجی سے ہاراوصل کرا اوسے اودہر سوبہدراجی اوسپر مائل ہو کر دل ہی دل مین کہنے لگی یہ تو کوئی راجہ ہے سنیاسی نہین ہے کسلئے فقیر بنا ہے یہ کہکر اودہر تو سوبہدراجی گہر مین جاکر آرزوے وصال کرنے لگین ادہر ارجن اپنے آسن پر آکر ملاقات کی تمنا کرنے لگے غرض دونون اسی پیچ وتاب مین تھے چند روز بعد ایک روز سب دریا کے کنارے گئے یعنے دوارکا کے رہنے والے کیا مرد اور کیا عورت شیو پوجن یعنے مہادیو کے پوجنے کو گئے سوبہدراجی بہی اپنی سہیلیون کے ساتھہ وہان پہونچین اونکے وہان جانے کی خبر پاکر ارجن جی رتھہ پر چڑہکر تیرو کمان لیکر وہان جا پہونچا جیونہی شیو کی پوجا

لڑکے سو بہدرا جی بہرین ارجن سنے جہٹ اونکو اپنے گود مین اوٹہا رتہہ مین بٹہا اپنی
راہ لی۔ بلرام کو جو خبر ہوئی تو نہایت غیظ و غضب مین بل موسل لیکر باہر آئے اور یہ
کلمات زبان پر لائے کہ میری بہن سوبہدرا پیاری کو یہ بہکاری کیونکر لے بہاگ گیا انتہے
بہاگوت کے نوین اسکند مین مرقوم ہے کہ ایک دن مہادیوجی اور پاربتی ننگن یعنے ننگے
ہوئے انند اور بہار یعنے عیش و کامرانی کر رہے تھے رکہیشرون نے وہان آکر ڈنڈت
کری انتہے۔ رام داس پوتہی مین مسطور ہے کہ جب ستیا کی منگنی ہوئی تو رام نے
بہی اوسکی منگنی کی اور اور راجاؤن نے بہی اور وسا سر راون نے بہی ستیا کے
باپ نے اس ڈر کے مارے کہ جسکے منگنی منظور نہ کرونگا وہ میرا دشمن و درپے آزار
کے ہوگا اور ہر ایک زبردست ہے مجہکو ہر ایک سے مقابلہ کی استطاعت نہین ہے
یہ تدبیر نکالی کہ ایک دن محفل کی اوسمین سب منگنی والونکو بلوایا جب حاضر ہوئے
اوس محفل مین ایک تیر و کمان لا کر رکہدیا اور منادی کردی کہ جو غالب اور زورآور
ہو اس کمان کو چڑہا کر تیر چلاوے وہ ستیا سے شادی کرے جتنے حاضرین جلسہ
منگنی والے تھے کسیسے نہ ہوسکا رام نے بڑی قوت سے وہ تیر کمان پر کہینچا سیتا نے
حسب دستور رایج الوقت فورا پہولونکا ہار رام کے گلے مین ڈالا اور بر سر دربار
بہری مجلس مین اوسکی گودی مین جا بیٹہی۔ اسیطرح قصہ مجامعت و مباشرت سرکشن
کا مجمع عام مین برج کی عورتون سے۔ اور کہا نے ملاعبت و مباشرت بلرام جی کی گوپیونکا
کے ساتھہ بہ سازو سامان اور آوازہا تہا تہی کی مجمع مین صدہا مرد اور عورتون کے

بھاگوت وغیرہ مین مرقوم ہے اور سوائے اسکے ہزار ون قصے تمہاری معتبر کتابون مین تمہارے
ہی اکابر کی اسی قسم کے جو صریح دلالت کرتے ہین بے باکی ستر و پردہ کے نہ ہونے پر
مذکور ہین بوجہ خوف تطویل صرف دوچار روایات پر اکتفا کیا اور نیز جسطرح روایات و معاملات
تمہارے ان اکابر کے تمہارے دعوے کے درباب ستر و پردہ تکذیب کر رہے ہین اسی
طرح شاہدہ حالات مطلق العنانی تمہارے عورات کا دیولون اور مندرون اور میلون مین
اور مقامات تیرتھہ مانند کنارے جمنا و گنگا اور ہولی دیوالی وغیرہ مین جو بناؤ سنگہار سے
مع سکھیون سہیلیون کے گاتے بجاتے کوچہ و بازار مین مردنگ کی تال پہ ٹھوکر لگاتے بغیر
روک ٹوک بے تکلف نظر بازیان کرتی پھرتی ہین تمہارے دعوے کی تکذیب ہین اور
ہمارے یہان پردے کے باب مین ایسی تاکید ہے کہ مجمع تو کیا کنبہ ہون اور اپنے دیور وں سے
بہی پردہ کرنا واجب ہے چہ جائے غیر رشتہ دار و قرابت مند اور باہر پھرنا چنانچہ اسکی
تو تم خود مقر ہو ✦ واللہ قد شہد العدو بفضلنا ✦ والفضل ما شہدت بہ الا عداء ✦
اور ہمارے یہان عورتونکو زیور پہنانا درست ہے اور بچونکو جو کور ہون سونے چاندیکے
زیور پہنانے درست نہین جیسے کہ مردونکو بموجب فرمان واجب الاذعان ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے فی مشکوۃ عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
اخذ حریراً فجعلہ فی یمینہ فاخذ ذہباً فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ہذین حرام علی ذکور امتی رواہ
احمد وابوداؤد والنسائی ✦ وعن مالک قال انا اکرہ ان یلبس الغلمان شیئاً من الذہب
لانہ بلغنی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن التختم بالذہب فانا اکرہ للرجال

الکبیر منہم والصغیر رواہ فی الموطا وعن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کان یمنع اہل الحلیۃ والحریر ویقول انکنتم تحبون حلیۃ الجنۃ وحریرہا فلا تلبسوہا فی الدنیا
رواہ النسائی اور درمختار وہدایہ وغیرہ کتب فقہیہ مین مذکور ہے ولا یجوز للرجال
التحلی بالذہب ولا بالفضۃ الخ - اور خاتم فضۃ وحلیہ سیف ومنطقہ وغیرہ جو بشرائط جائز
ہے وہ حکم علیحدہ ہے تفصیل اوسکی کتب فقہ مین مسطور ہے اور جاہلون کا فعل
قابل سند نہین اسی قیاس پر اون امور کو سمجھہ لینا چاہتے جو اسکے بعد ذکر کئے ہین جنمین
سے بعض تو ایسے ہین کہ وہ مشروع ہین اور بعض غیر مشروع اور مرتکب اوسکے نہین ہین
مگر عوام الناس لیں اونکے فعل سے استناد لائق حجت والزام نہین جیسا کہا ہم جاترا
عرس اقسام تماشا ناچ رنگ راگ نقل لہو ولعب سیر بازار باغ وبوستان شہر وعمارات
وعجائبات وصحرا دیکھتے اور دوسے ہی ان باتونکو اپ پر روا رکھتے - باقی رہا یہ جو کہا
کہ اپنی بی بیون پہ حرام کرتے سب تو خیر ہواسئے لیکن جنگل کی ساری عمر اونکے نصیب
نہین مگر سفر مین بہ ندرت سو بھی فراغ دل سے نہین ساری عمر زندہ در گور رکھتے ہین
یہ ظلم کرتے ہین برخلاف اونکے ہم الٹیا ظلم عورتونپر روا نہین رکھتے انتھے اسکا
جواب یہ ہے کہ سچ ہے مسلمان لوگ بموجب فرمان حق تعالے اور اپنے پیغمبر برحق
کے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے عورتونکو پردے مین رکھتے ہین اور اجنبی مردون کے سامنے
اور مجمع عام مین واسطے تماشا ناچ راگ رنگ لہو ولعب سیر بازار وباغ وعجائبات و
ہوا خوری صحرا کی نکلنا روا نہین رکھتے اور یہ ہی عدل ہے موافق ہماری شریعت

کے اور سراسر انصاف بہ مقتضائے عقل سلیم اور طبع مستقیم کے بخلاف تمہارے کہ تم اپنی
عورتوں پر ایسا ظلم جو سراپا عدل ہی نہیں تجویز کرتے وہ انصاف جو سراپا بے انصافی ہی
ہے اپنے ماؤں اور اپنی بہوؤں اور بیٹیوں کے حق میں بخوشی ورضا روا رکھتے ہو اور تم
کیا تمہارے بزرگان دین ہی ایسا ہی قدیم سے انصاف بے بدل کرتے چلے آئے ہیں
چنانچہ اسی انصاف کا ثمرہ ہے اشیحرچ راجہ جیتر کا مہادیوجی پیوجو پر پتیرا اور تمہارے خدا ہیں
اور اسی انصاف کا نتیجہ ہے بھگا لیجانا ارجن کا سری کشن جی کی بہن سوبہدرا کو اور اسی انصاف
کا پھل ہے ڈنڈوت رکھیشروں کی مہادیوجی کو عین حالت جماع میں پاربتی کے ساتھ جیسا کہ
ہم مستھے عقلاً ابھی لکھ چکے ہیں ۔ اور اسی انصاف کے فضل سے راون سیتا پر مبتلا ہوا
اور بموجب جوئندہ یابندہ آخر ایک روز اوسکو ہر لیگیا ۔ اور اسی عدل کی بدولت بھسمیسر
نے پاربتی پہ عاشق ہوکر مہادیوجی کو ایسا تنگ کیا کہ آخر اونکو اپنی معشوقہ نوجوان کو
چھوڑ کر صحرا نوردی و دشتگردی اختیار کرنی پڑی ۔ اور اسی انصاف کے طفیل میں کشن جی
نے برج کی عورتوں کے ساتھہ مزے اوڑائے اور اسی انصاف کے صدقے میں بلرام جی نے
گوپیوں کے ساتھہ شراب وصل نوش فرمائی ۔ اسی انصاف کے باعث کرشن جی رکمنی
کو لے بھاگے ۔ اسی عدل کے بموجب پسر کرشن جی نے اوکہا کے ساتھہ مواصلت و معانقت
کی برخورداری حاصل کی ۔ اسی انصاف نے گوری جی زوجہ مہادیوجی پر مہادیو کی شاگرد
رشید برکاسر کا دیوانہ باولا بنایا ۔ اسی عدل نے برہما جی کو گوری جی کے عشق میں
فریفتہ کیا ۔ اسی انصاف سے زوجہ گوتم کا جو کچھ ماجرا گذرا تم لوگوں کو معلوم ہے جیسا کہ

یہ سب قصے بہاگوت وغیرہ مین تفصیل وار مسطور و مرقوم ہین یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے اگر زیادہ کشف حجاب کیا جاوے تو ہمارے آئین تہذیب و ملت کے خلاف ہوگا اسلئے ہم نے اسی پر بس کیا آگے تم خود سمجہہ لو۔ ؎ مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز * ورنہ در محفل رندان خبرے نیست کہ نیست ﷺ یہ جو کہا (صحابہ تو تقوے مین ان سے بڑہکر تہے وے کسطرح اجازت دیتے) اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اولاً یہ اجازت عامہ نہ تہی خاص تہی ساتہہ بعض افراد کے۔ ثانیاً۔ اسیوجہ سے اونہون نے اجازت دی کہ وہ تقوے مین بڑہکر تہے اور کیون نہ ہو جسطرح وہ آپ پردین وپردے ہین اسیطرح آپ آئین و تقیے ہین جسکو کسیکا تقوے نصیب ہوا ہے اونہین کے درسے دریوزہ ملاہے وہانتک تو یہ وہم ریب کے پر جلتے ہین کسی قسم کے شبہے کے احتمال کا بہی وہان نام نہین وہ قرن صحابہ خیر القرون تہا اس زمانے کو اوپر قیاس کرکے وہ حکم اب کرنا مع الفارق ہے ثالثاً یہ حکم جہاد کی نسبت خاص تہا نہ سیر باغ و تماشائے صحرا و عجائبات روزگار کے نظارہ کے واسطے علی العموم جیساکہ آپنے عورات کی نسبت ہمنے بیان کیا۔ رابعاً یہ شرکت بعض نسا کے جہاد مین جو واسطے بعض مصالح ضروری کے کسیوقت مین ہوتے تہے وہ منافی پردہ کے کہان ہے جبکہ تمہارا مدعا حاصل ہی اس اسناد سے یہ شرکت تو ستر و پردہ کے ساتہہ ہی ممکن ہے پہراس سے یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ اجازت صحابہ بے ستر و بے پردگی کے ساتہہ تہے حاشا وکلا اور یہ کہنا کہ (وے کہان ان سے قدرت لاسکتے جو گہوڑے وغیرہ پر سوار ہوکر جنگ مین کفار کو قتل کرسکتے یقین نہین آتا) عجیب بات ہے تمکو اسکا یقین تو جب آسکے کہ خدائے برحق جو قادر مطلق ہے اور

قدرت کاملہ کا یقین ہو حق تعالے کی قدرت کے سامنے یہ امر کوئی قابل تعجب ہے جب اصحاب فیل کو ابابیل سے ہلاک کیا اور پشہ سے نمرود کو اور ہوا و صیحہ سے عاد و ثمود کو اور ظاہر کیا نطفہ سے آدمی کو وجود کو تو عورات سے صحابہ کے کفار کو قتل کروانا کیا اچنبھا ہے۔ اب اس زمانے میں ملک عرب و مغرب و عجم بلکہ بعض بلاد ہند میں بعضے اقوام کی عورتیں فنون سپاہگری وغیرہ میں وہ کام کر سکتی ہیں جو مردوں سے نہیں ہو سکتے۔

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ✦ خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد ✦ حق تعالے کا عطا و فضل و قدرت کاملہ کا ظہور کسے فرد خاص یا نوع خاص میں مانند مردوں کے مثلاً منحصر نہیں تم اوسکو چاہو ست و کرامت سمجھو خواہ مظہر کمال قدرت جانو اور جب تم اپنے منہ سے اس بات کے مدعی و مقر ہو کہ تمہارے سلف کی عورتوں نے بڑے بڑے راکسوں اور دیتیوں کو مارا ہے تو پھر تمکو صحابہ کرام کے زمانہ میں عورتوں کا کافروں کو قتل کرنا کیوں محل استبعاد و عدم یقین ہے اسواسطے کہ تمہارے اس قول سے خود یہ امر ثابت ہے کہ عورات سے ایسے کام وقوع میں آئے اور آسکتے ہیں اور ست و کرامت ہی تو موجب فضل و جلالت ہے جیلویں ہی ہی تمہارے اقرار سے غرض ہے **قولہ** اگر عصمت کی حفاظت کے لئے ہی تو کیا ایسی پردی ہے پر عصمت موقوف ہے عصمت بی بی ست از بیچادری۔ کیا تمہارے یہاں عصمت نہیں بلکہ تم سے بڑھکر ہے کہ ہماری عورتیں ستی ہو جاتی ہیں۔) بیشبہ پردہ ہے پر عصمت موقوف نہیں ہے لیکن بے پردگی کے موجب فتنہ ہونے میں بھی کسی عاقل کو شبہ نہ ہوگا قطع نظر اسکے ہم حاکم نہیں محکوم ہیں آمر نہیں مامور ہیں ہم جس

ذات پاک کے بندے ہین اور اوسکے حکم کے موافق پردے کو واجب سمجھتے ہین اب اسپر جو کوئے شخص بہ تقتضائے اپنے خیال فاسد اور عقل ناقص و کاسد کے معترض ہو تو اوس کا اعتراض ہرگز لایق التفات و توجہ نہین خاصکر جو معترض اون فرقون مین سے ہو جنکے یہان عین انصاف ظلم اور خالص عدل ستم ہو اور اس **فقرہ کے معنی** (کیا ہمارے یہان عصمت نہین بلکہ تم سے بڑہکر ہے کہ ہماری عورتین ستی ہوجاتی ہین) قابل غور ہین یعنے یہ ستی ہوجانا تو ایک رواجی اور رسمی بات ہے نہ بخیال و ارادہ عصمت فی الواقع کے علاوہ اسکے ستی ہونے سے عصمت کیا بعد مرنے کے ہوگی پہلے زندگی مین جب سیر و تماشائے باغ و صحرا و عجائبات نظارے فراغ دل سے تمہارے یہان عین عدل قرار پائے اور کہلے خزانے تمنے اونکو اجازت عامہ دی تو اوسکے ثمرات و نتایج انواع اقسام کے فتنہ و فساد ہر موقع پر خصوصاً میلون مین اور دیولون مین اور گنگا جمنا کے اشنان مین اور اشنان اسکی شادی و غمی وغیرہ مواقع غیر عدیدہ مین جو کچھہ پیدا ہونگے اور ہوتے ہین اور وہ مشاہد و محسوس ہین کا بّرا عن کابرٍ جیساکہ تم تمہارے اکابر کے بعض حکایات سابقا لکھہ چکے ہین آیا یہ فتنے اور مفاسد منافی عصمت کے ہین یا نہین اگر ہین تو پھر تمہارے یہان عصمت اہل اسلام کے یہان سے بڑہکر کسطرح ہوئی اہل اسلام کی ملت مین یہ امور جن سے عصمت کا خون ہو کہان ہین ـ اور اگر نہین ہوتا تو پھر عصمت کی حفاظت کس چیز کا نام ہے یا فقط نام ہی سے کام ہے تو خیر یہ عصمت جو تمہارے بزرگون کو حاصل تہی تم کو مبارک ہے ؎ تو و طوبے و ما و قامت یار + فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مین جانتا ہون کہ ہماری اسبابت پر کہ جو عصمت تمہارے بزرگون کو حاصل تھی تم کو سبات
اہل ہنود ناک بہوین چڑہائین گے اور بہگوت نہ تیر ملامت اور اغراض بیجا کا بنائین گے لہذا
اوسکی عذرخواہی کے واسطے مین کتب معتبرہ ہنود کا حوالہ اور نقل پیش کرکے اپنے ذمہ کی
برارت چاہتا ہون - بکالے بدبرنش خاوند - قصور معاف اگر سائل معترض اتنا بڑا
دعوے نہ کرتا کہ ہمارے یہان عصمت تمہارے یہانسے بڑہکر ہے تو مجہسے یہ بے ادبی
نقل کی بہی نہ ہوتی - تمہارے یہان کے اوتارون مین سے سری کرشن اور سری
بیاس جی کا حال مختصراً مین سابقاً لکہہ چکا ہون جو رخنہ انداز خانہ عصمتیان ہین
اوسکے علاوہ بہاگوت نسلدم اردو مطبوعہ نولکشور کا مطالعہ کیجئے اوس مین مفصل لکہا ہے
کہ ایک روز چاندنی رات مین سری کرشن جی نے جو مشاہدہ حال ماہتاب کا لطف پایا
ماہرویان برج کی یاد نے اونکو جوش مستی سے دیوانہ بنایا اپنی بانسری لیکر جنگل
کو گئے اور اوسکا بجانا شروع کیا گوپیون نے جو وہ نغمہ دلکش سنا بے قرار ہوکر
اپنے گہرون سے نکل پڑین ایک باغ مین جمع ہوئین آخر سری کرشن جی نے اون
گوپیون مین سے ہر ایک کے ساتھہ باری باری سے گوشہ گلشن مین کامیابی حاصل
کی اور عشرت کا دم بہرا عصمت کا خون کیا اشعار چند اوسکے لکہتا ہون **اشعار**
بہاگوت کیا جب گوپیون نے نغمہ وہ گوش ہوش کیا ہر ایک نے خواب و خورا فرامش
ہوئین گہر سے روان سوے بیابان — نہ غوغہ شوہرو نے خوف خویشان
ہوا دیکہا سیام سنے جلوہ یہ بن مین — ہوے عشرت طلب کنج چمن مین

جو یہان بہی کچہہ مختصر لکہتا ہون

ہزاروں گوپیاں اور کرشن تنہا ولیکن مقصدِ دل سب کو بخشا

نیز اوسیلیے نویں بہاگوت مین اونکی دلبستگی و معاشرت و ملاعبت کا ساتھ مجمع عورتونکے
اور عورتون کی اطاعت کا اصطلاح مرقوم ہے سری کرشن چندر آنند کند سولہ ہزار ایکسو آٹھ
رانیونکے ساتھہ نت بہار کرین کبھی رانیان پریم مین شکست ہو پھر ہوکا بھیکہ نبا وین اور
کبھی پھر اشکست ہواونکو سنگار رین اور جو پرسپر بہلا کٹر را کرین تو تجہ سے کبھی نہین جاتی تھے
اور سریت بہاگوت مین قصہ مستی وعشق گوپیون مین یہ بہی مرقوم ہے کہ جسوقت عورتین
عشق کی ماری شہوت مین بہر کر شرم ولاج خاندان وشوہرون کو چھوڑ سب سے منہ
موڑ نہایت مضطرب ہوہوکر اولٹا پلٹا نباو سنگار کرکے سری کرشن جی سے جاملین
اوسوقت ایک عورت اپنے شوہر کے پاس سے بہی اوٹھکر بہاگی اوسکے شوہر نے راہ
مین جاروکا اور گھر کو پھیر لایا مگر اوس نیک بخت عصمت کی تیلی نے سری کرشن جی کا
دہیان نہ چھوڑا اور مطابق مضمون ؎ کہ عشق از ملامت بیش گردد۔ آخر
بدن کو چھوڑ سری کرشن جی کے پاس پہونچی اور سب سے پہلے جا ملی اوسکی فریفتگی اور
کمال محبت دیکھکر کرشن جی نے اوس معشوقۂ شہوتی کو فوراً نجات اخروی دی یہ
کتھا سنکر راجا پریچھت نے سکہدیو سے پوچھا کہ گوپی نے کرشن کو خدا جانکر نہین مانا
بلکہ ایک خوبصورت سمجھکر شہوت کی ماری اونپر مبتلا ہوگئی تہی اوسکی نجات اخروی
اسس بڑے اشتیاق سے کیونکر ہوئی سکہدیو بولے کہ جو کوئی کرشن کی حقیقت نہ جانکر
اونکی تعریف کرتا ہے وہ بہی نجات پاتا ہے جیسے کوئی بغیر جانے ہوئے آبحیات پی

وہ بھی نہ مرے گا اور جاکر پیے گا وہ بھی یہی فائدہ اوٹھائیگا انتہیٰ ۔ دیکھئے برج کی گوپیون کا
فعل اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ رانیون کا کوتک دربارہ تندہی اپنے مہاکرشن کو اور قول سکھدیو
اسپر شاہد ہے کہ نجات زنان ہنود کا باعث ہی بیگانون سے ہٹو میان کا کروانا اور پرائے مردونپر
مبتلا ہونا اور غلبہ شہوت مین عشق ومحبت یار کا برتاو اپنے شوہر سے علیحدہ ہو شرم وحیا سے قطع
کرکے مقدم ہے کہ موجب ہی کہ نجات آخرت کا سو تریا چلیتر جانے نہ کوئی ۔ خیر یار کرتی ہوئی
سوائے اسکے قصہ اون عورتون کا جو بالکل ننگی ہو ہو کر پانی کے اندر نہاتی تہین اور سری کرشن
جی اونکے اندام نہانی کے مطالعہ کے واسطے اونکے کپڑے لیکر درخت پر چڑہکر تماشائے ستر
عورت عورات مذکور کا کرنے لگے جب اونہون نے اپنے کپڑے مانگے تو اوسکے جواب مین فرمایا
لاج اور کپٹ تج اپنے چترائی کر لیو یعنے شرم وحیا کوتی کرکے میرے سامنے ننگی دہڑنگی
آجاو ۔ سب کرشن جی کے بچن بسروچشم قبول کرکے اونکا امر بجا لائین اور ہمہ تن برہنہ ہوکر
آئین سابقاً لکھہ چکا ۔ پہر ایک نقل مطابق اصل جو عورات ہنود کی پارسائی کی دلیل کامل ہے
یاد آئی اوسے سرمہ چشم اہل ہنود گردانتا ہون اودھیائے اڑتالیس کاشی کہنڈ اسکند پوران
سے یہ قصہ کرشن جی کی جورون کا مختصر لکھتا ہون کہ سب رانیان کرشن جی کی بیٹے کو جسکا نام
سانت ہے دیکھکر جوش شہوت سے منزل ہوگئین جب نارد جی نے یہ خبر کرشن جی کو سنائی
اور بہی ہوئی منی زمین پر ہر ایک کو کہڑا کرکے دکہائی تب خدائے معروض ہنود نے
اظہار پائی زوال حسن سانت کے واسطے قدرت کاملہ نے تحریک فرمائی اور سکا حسن جاتا رہا
پھر کسیکی طبیعت نہ آئی ۔ نارد جی گفتہ اند اے سری کرشن مہاراج این سانت پسر شما بسیار

تسوح چشم غرور حسن دارد این رانیان کہ نشستہ بودند بحسن او مایل گشتہ از غلبہ شہوت منی البتان وقت برخاستن برزمین افتادہ است مشاہدہ باید ساخت ۔ سریکرشن جی بسمع این معنے سانت را روبروے خود طلبیدہ بدو نمادادند کہ حسن تو دیدہ مادران تو مایل شدند و گناہ عظیم بوقوع آمدہ است ۔ اسکا ترجمہ نظم مین کسینے یون لکھا ہے ۔

بیٹھے تھے ایک روز کشن شادمان ۔ حلقہ زنان گرد تھین سب رانیان

سانت جو اونکے تھے پسر نوجوان ۔ آگئے اوس بزم مین وہ ناگہان

دیکھکر فرزند کا حسن و جمال ÷ ان مین جا رانیون کے بد خیال

بس کہ تصور مین ہوئین کامران ۔ بہنے لگین لنگون مین پچکاریان

اتنے مین نا. وہی وہان آگئے ۔ بات جو پوشیدہ تھی وہ پاگئے

بولے وہ تب کشن سے یون برملا ۔ آج عجب رنگ کا یہ گل کھلا

بیٹھے ہو تم بزم مین یان بے خبر ۔ لڑگئی پسر سے مین یان باہم نظر

رانیون کا تمنے سنا اپنے راگ ۔ آج یہ سب لہنگون مین کھیلی ہین پھاگ

دیکھتے ہی سانت کے بے اختیار ۔ بہ گئین لہنگون مین یہ سب نابکار

کہنے کا میرے جو نہ ہووے یقین ۔ دیکھلو آنکھون سے کہ تر ہے زمین

ان کی تو صحیح نہین تر داستے ۔ کس کی منی سے نہین تر دامنے

سب نے ہاتھ کترے ہین ملبوس مین ۔ اشک ہین یا بر شمع کے فانوس مین

دیکھین خطا مین ہو یہ ازواج کی ۔ رہ گئے ششدر وہین اوتار بھے

سامنے نارد کے ہوئے منفعل | حد سے زیادہ ہوئے دل مین خجل

پایا جو نارد کا بیان حسب حال | عذر کے باتے نہ رہے کچھ مجال

دیکھکر یہ واقعۂ بد نما | سانت سے کہنے لگے ہوکر خفا

حسن نے تیرسے یہ کرایا ہے پاپ | اسلئے دیتا ہون تجھے مین سراپ

برس کی بیار سے ہو تجھپر عیان | حسن کا باقی نہ رہے کچھ نشان

تاکہ کبھی پہر نہ کوئے گل بدن | چاک کرے گل کے طرح پیرہن

عالم تخئیل مین یہ رانیان | ہو وین نہ پھر تجھ سے کبھی کامران

عالم حیرت مین نہ رہ جائین پھر | مستی سے لنگون مین نہ بہہ جائین پھر

مورد بدگوئے نارد نہ ہون | مجرم دیوان عطارد نہ ہون

محل غور ہے کہ ایسے اوتار سرکردۂ روزگار کی رانیون انکے چال چلن کا یہ حال ہے کہ اپنی اولاد سے شہوت رانیان ہوتی ہین غیر کا کیا ذکر اسی سنت قدیمہ پر برہمن وبیس برن وغیرہ کو قیاس کرنا چاہئے۔ زمانہ حال کا جو حال ہے اوسکا پوچھنا ہی کیا لیلیا انکا لمعائنہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ بھلا سری کرشن جی تو اوتار ہین ہندؤن کے خدا جو مہادیو جی اور بشن برہما ہین اونکے احوال کی تفصیل آئندہ آئیگی اسمین مقام عصمت کے مناسب جو حال ہے اوسکو بیان گذارش کرتا ہون پدم شیو پوران ادہیائی اکتالیسما ترجمہ منظوم منشی شیو شنکر دیال کو دیکھو۔

بیان کرتے ہین یون سوت انکو ذات | سنئے یہ اگلی حسن کی بات

رکھیشر ایک جا خلوت نشین تھے ‏ سر کیلاس پر مسکن گزین تھے

غرض اک دن وہ ارباب پرستش ‏ گئے لینے کو اسباب پرستش

ہوا شمبھو کے دل مین جوش مستی ‏ ہوئے آمادۂ عشرت پرستی

زنون کے پاس بیتابانہ پہونچے ‏ کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے

ہوئین غائب ہزارون صورت ہوش ‏ ہزارون نے شراب وصل کی نوش

بیابان سے رکھیشر پھر کے آئے ‏ شگفتہ غنچے سب پژمردہ پائے

ہوئے غواص دریائے قلق مین ‏ دعایون کی سداشیو جی کے حق مین

کہ لونگے شب گرے کٹ کر زمین پر ‏ نہ رغبت ہو کسے زہرہ جبین پر

اوسیدم لونگے شنکر گرا صاف ‏ جدا تا لب سے ہوکر گر پڑا صاف

مگر اوس لنگ نے آفت مچائی ‏ قیامت دیوتون کے سر پہ آئی

رکھون نے فرط غم سے ہوکے ناچار ‏ حقیقت کی سری برہا سے اظہار

سری برہا نے فرمایا کہ ہیہات ‏ بڑے تم سے حماقت کی ہوئی بات

بنے مہمان شیو شنکر تمہارے ۔ ‏ ہوئے خود رونق افزا گھر تمہارے

قدم دہو دہو کے چرنامرت لیتے ‏ جگہ شمبھو کو سنگاسن پہ دیتے

عوض مین اوسکے تمنے بد دعا کی ‏ جہالت کی حماقت کی خطا کی ۔

غرض سب رکھ ہوئے معروف طاعت ‏ وہانکی کھینچکر چاہے شفاعت

ہوا آخر سے کہ جوشش مہربانے ‏ بنے خود صورت ارگ بہوانے

ہو اوہ مستقل لنگ آخر کار	ہوسئے خلقت سے عشرت سے سرشار
پرستش سب نے کی آنکھون سے سر سے	زمین پہ آسمان سے پہول برسے
کیا پھر یون سداشیوجی نے ارشاد	کرین سب لنگ پوجا بادل شاد
اسی سے حاصل آرام ہوگا۔	پس از مردن بخیر انجام ہوگا

اس سے چند باتین ثابت ہوئین ۔ اول یہ کہ معبودان ہنود خصوص مہادیوون کے نزدیک زنا اور پرائی عورتون کی عصمت کا خون کرنا وقت جوشش منی عیب نہین ہمزا درکنار۔ دوسرے یہ کہ جوکوئی زنا پر ملامت کرے زانی کو بد دعا دے وہ مورد آفات عظیمہ ہو اور مستوجب عقاب و ملامت قرار پاوے ۔ تیسرے یہ کہ جو عورتین ہنود کی کیسے زنا کرائین وہ ہرگز مستحق طعن نہین خصوصاً کاملون کی عورتین جنکو عصمت وحیا زیادہ ہونا چاہیے خاصکر زانی بزرگ اونکے دولت خانہ پر تشریف لائین اوسوقت اپنی جان کو اونکے حوالے کردینا فرض عین ہے بحکم برہما جو خدا کا فخر اور پیغمبر اور چارون بید کا بانی سبانی ہے ۔ چوتھے یہ کہ جس آلہ تناسل سے یہ حرکت سرزد ہو یعنے تشریف زنا سے مشرف ہووہ ذکر بزرگ ہوجاتا ہے اور لایق پرستش وتعظیم قرار پاتا ہے جوکوئی اوسکو کرم سمجھی عبادت کرے بہشتی ہوگا خصوصاً اگر کسی بزرگ درویش کا ہو تو اوسکی عبادت موجب نجات دنیا و آخرت ہے اور حسب الحکم خدا کے ہنودان خاتمہ بالخیر ہونیکا عمدہ وسیلہ ۔ پانچوین اس حکایت سے ہندوونکے یہان کمال عصمت کا ہونا جیسا کچھ ہے بخوبی ظاہر ہے کہ جنکی ملت مین زنا کے سبب سے شرمگاہ قابل پوجا ہوجاوے

اوسکی پرجا ہے انجام پذیر ہونگے تو نہین کیسی صحیفہ ہونگی جس حال مین اونکے سلف ناخلف کی عورتوں مین یہ امر رائج ہو اور پیشواؤن سے منقول تو اس زمانہ کے خلف کو اوسپر قیاس کر لینا چاہیئے ؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — بسا کین دولت از گفتار خیزد اسکند پوران کی اوپایی اٹھاون مین ہے ۔ بشن بھگوان خود را بصورت سیوڑا کہ مشہند مذہب سراوگیان ہے باشد و لچھمی را بصورت سنیاسی و گرو را بصورت مریدان متمثل ساختہ و نام خود پن کیرت نہادہ کتاب بدست خویش و دیگرے در بغل مرید دادہ در کاشی رسید نہ علم ہے و انسونہا بر مرید خود سبق مے دادند و تلقین میگرداند کہ این موجودات از فاعل و فعل مبراست خود بخود پیدا مے شود و محو مے گردد اے عزیز ہر چہ دلی شاد شود میسر گرداند با خوبرویان در عشرت گذارند ہمان مکت و فایدہ جسم است اول از ہمہا وجہہ پرجاپت دو دیمی برہم پیدا شد از برہم کشب تولد گردید و از وجہہ پرجاپت سیزدہ دختران بوجود آمدند و ہر سیزدہ با کشب زوجیت گرفتند پس آنہا کہ در زوجہ و ہمشیرہ و دختر تفاوت مے بینداند محض بے دانش ہستند ہر زن یکسان باید دانست و ہر مرد و ہر زنے با ہر کدام رغبت دارد بفراغت حظ نفس بردارد و در حالتے کہ ہمہ بسر برہما اند باید کہ ہمہ یک جا بخورند و ہیچ تفاوت نشارند ہر مرد و زن کہ سخن پن کیرت شنید یقین بدل مے آورد و رفتہ رفتہ ہمہ شان از طریق خود ہا منحرف گشتہ طریقش اختیار کردند انتہے ۔ دیگر اسباب بین یہ بشن بھگوان جو خدائے ہنود ان ہی مہادیو جی گوسے ہتھ تشبیجا بنوا ہے یعنے خصوصیت اجنبی عورت کی زنا کے واسطے

نہین ہے بلکہ اپنے مان وبہن اور بیٹی اور اپنی بی بی سب برابر ہین اور اسیواسطے
موضوع جس سے چاہے کارروائی کرے اور جو ہندو مرد جس ہندنے عورت سے رغبت
رکھے بفراغت اوس سے مجامعت کرے کچھ مانعت نہین ہے بلکہ جو کوئی کسی عورت مین
بنسبت کسی عورت کے تفاوت سمجھے کہ مثلاً اس عورت سو زنا درست ہی اور اوس عورت
سے نہین ہے وہ بے عقل اور احمق و نادان ہے سب عورتین برابر اور سب مرد
یکسان ہین کیونکہ سب برہما کی اولاد ہین ۔ عورتون مین جیسے مان بہن ہو بیٹی بیوی
یکسان ہے خط نفس اوٹہانے اور اجرائے شہوت کے واسطے اسیطرح مردون مین جیسا
شوہر ویسا ہی باپ اور بہائی وغیرہ سب برابر ہین کچھہ تفاوت نہین جس سے چاہے
مقصد دل حاصل کرے کرائے ۔ پس اب جو ہندو زنا کو معیوب سمجھے وہ جاہل ہے
اپنے بہگوان کے حکم سے راقم الحروف کہتا ہے کہ اب ہندو عموماً اور معترض خصوصاً
اپنے گریبان مین سنہ ڈالکر بیان کرین کہ بنا بر حکم بہگوان کے سلف سے خلف تک
کسی عورتون اور مردون مین کہین عصمت کا پتہ ہے اگر ہے تو وہ ہندو کیا جو اپنے
بہگوان کے حکم کے خلاف کرے یا آنکہ یہ احتمال یعنے عصمت کا پتہ ہونا باطل ہے بوجہ
نہ معصوم ہونے اکابر سلف ہنود کے عورتون اور مردون سے خصوصاً اصل سب کے
جو برہما اور بشن کہ موجد مخلوقات اور معلم کائنات ہین ان احکام کے اور نیز بوجہ کار بند
ہونے خلایق کاشی وغیرہ کے ساتہہ اس حکم جو باعث ہے ہدایت نامذکور و اناث کا جیسا کہ
تصریح اسگند پوران سے واضح ولایح ہے خصوصاً بڑا بزرگ فرقہ جو ہندؤن مین ہے یعنی

برہمن و چہتری اونکے پیدا ہونے کا زمانہ سے ہوتی چلی آئی ہے جیسا کہ مہابہارت کے
اوپر ب مین مصرح موجود ہے۔ سو بانی اسکے ذلک انشاء اللہ تعالے مگر یہ امر کوئی موجب
عیب نہین ہے کیونکہ یہ پیشوا وٴن کا قول ہے اور جو ہندو اپنے پیشوا کا تابع و پیرو ہوگا
زناکاری اور زناکواری مین وہ حاصل کرنے والا ہے سعادت پیشواوٴنکا نہ مستحق عیب وملامت
اور چونکہ یہ حکم یعنے ماں بیٹی اور بہن اور بی بی مین تفاوت نہ جاننا اور غلبہ شہوت یا
حسن پرستی مین انکو یکسان سمجھکر مشغول تحصیل سعادت اکابر ہونا بہگوان کا حکم واجب الامتثال
تہا پہلے برہما جی اس حکم کے ساتھ کاربند ہوے کہ اپنی بیٹی سارستی کو سو برس تک بی بی
بنا کر اوس سے مجامعت کی اور اونکے بعد اور اکابر اور دیوتا اور اونکے بعد اونکے خلف
اس حکم پر عمل درآمد کرتے چلے آئے اور طریقۂ پیشواوٴنکو رواج دیتے۔ ہر چند کہ اسکی
تفصیل دراز ہے مگر بمقتضاے محل دو چار نقل اکابر اور دیوتاوٴن کی بہی ہدیہ ناظرین کرتا
ہون۔ مہابہارت کے اوپرب مین مذکور ہے کہ ستونتی نے بید بیاس کو جنگل سے بلا کر
یعنے پہلا باب ۱۲
کہا کہ تو اپنے بہائی کی بیبیون سے جماع کر کہ اونکا خاوند مرگیا ہے اور کوئی اولاد نہین ہے
تاکہ اولاد ہو اور نسل باقی رہے۔ بیاس نے منظور کیا پہلے ایک عورت کے پاس گیا اوسنے
بیاس کی صورت دیکہی بال سرخ اور سیاہ اولجہے ہوے اور آنکہین مشتعل ڈاڑہی اور
مونچہین سفید وہ عورت دہشت میں آگئی اور آنکہین بند کرلینا بیاس نے اوس سے
جماع کیا اور اپنی ماں سے کہا کہ اس عورت سے لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب زور آور
عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نے مجہکو دیکہکر آنکہین بند کرلین وہ لڑکا اندہا ہوگا

چنانچہ اوس سے راجا دہرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندہا تہا پہر بیاس بموجب حکم ستودتی

کی دوسری عورت کے پاس گیا بیاس کی صورت سے اوس عورت کو ایسی دہشت ہوئی

کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نے اوس سے جماع کیا اور کہا اس عورت کا رنگ زرد ہوگیا اسلئے

بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا اس عورت سے راجا پانڈ پیدا ہوا پہر ستودتی نے

اس عورت کو بیاس سے جماع کروانا چاہا اس عورت نے بیاس کی ڈراونی صورت کے

خوف سے اپنی باندی کو اپنے پوشاک پہنا کر بیاس کیخدمت مین حاضر کیا اور [illegible]

بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس نے اوس سے جماع کیا اوس سے راجہ بدر پیدا ہوا ۔

ایک دن راجا پانڈ شکار کے لئے باہر گیا جنگل مین ایک بزرگ اور اوسکی بی بی ہرن کی

صورت اختیار کرکے جماع کر رہے تہے راجا پانڈ نے اوسکے تیر مارا اوس بزرگ نے

مستجاب الدعوات نے راجا کے حق مین بد دعا کی کہ تو جب جماع کرکے ہلاک ہو جاوے

راجا پانڈ نے گہر مین آکے اپنی عورتون سے یہ قصہ کہا اور کہا کہ مین اب جماع نہین

کر سکتا اور مینے سنا ہے کہ لا ولد بہشت مین نہین جاتا پہر اپنے جورو کنتی سے کہا

کہ جسطرح ہو سکے میرے لئے اولاد حاصل کر پس کنتی بیچاری معصومہ نے کہین کہین

سے تین بیٹے حاصل کئے ایک جدہشٹر دہرم دیوتا کی نطفہ سے دوسرا بہیم سین

پون دیوتا سے تیسرا ارجن اندر دیوتا سے راجا پانڈ اس بات سے بہت خوش ہوا

اور کہا جینے تو نے اولاد حاصل کیا اسیطرح مادری کے حق مین بہی اولاد حاصل کرا دے

مادری جو اسکی دوسری جورو تہی چنانچہ کنتی نے [illegible] دیوتا [illegible] دو بیٹے مادری کے [illegible] پیدا

کروائے ایک نکل دوسرا سہدیو اور یہ پانچ بھائی پانڈو کہلاتے ہین جو راجا پانڈو
کے فرضی فرزند یعنی بیٹے مانگے ہوئے مراد ہین اور ان پانچون کی ایک جورو تھی جسکا
نام دروپدی ہے سات سات دن ہر ایک بھائی اپنے اپنے نوبت پر اوس سے
کامرانی کرتا تھے۔ جاننا چاہیئے کہ بید بیاس بقول بعض موجد اور مصنف بیدونکا
اور باتفاق محققین اکابر ہنود بیاس مفسر بید اور مجتہد اور مولف شاستر نکا ہے اور
بڑا درویش کامل اوسکا یہ حال ہے اور اوسکے مان کا عصمت کا یہ حال جسکا نام ستہ تھی
ہے اور راندر دیوتا ہندونکے نزدیک راجہ یعنے حاکم بہشت کا ہے اور دہرم دیوتا دوزخ کا
حاکم اور بڑا عادل اوسکا یہ دہرم ہے (یعنے خیر وصلاح مسلمان البتہ جب دہرم یعنے خیر وصلاح
کا یہ دہرم ہو یعنے خیر وصلاح کہ بیگانی جورو سے مشغول ہو تو ادہرم یعنے شر و فساد کا کیا
پوچھنا ہے بہرم کہلجائے۔ ظالم تری قامت کی درازی کا ✽ اگر اس طرۂ پیچ و خم کا
پیچ و خم نکلے۔) کہ راجا پانڈو کی جورو سے زنا کیا اور راجہ پانڈو اور اوسکے اولاد جو اصل ہین
پانڈو نکے اونکا یہ کوتک ہے کہ بہشت میں جانے کے واسطے اولاد ولد الزنا اپنے
بیبیون سے حاصل کرواتے ہین۔ کیا خوب عصمت ہے کہ زنا جسکے لئے بہشت کی کنجی ہے
بھلا جسکی ملت مین آخرت کے حاکم اور عاملون کا یہ پیشہ ہو اوسکے دین مین جو اوس کے
مقید یا ہونگے اونکا ایسے عزت کی عصمت کے تحصیل مین کیون نہ کمر ہمت باندہے گی۔ اور
مہابہارت کے ادیپرب مین مرقوم ہے کہ برہسپت دیوتا جو سب دیوتاؤن کا مرشد یعنے گرو
اور اوستاد ہے اور بڑا درویش اور عارف کامل اور اوسکا بھائی عابد تھا ایک روز

اپنے بھائی کی جورو کے پاس جسکا نام ممتا ہے زنا کرنے کو گیا اوس نیک بخت نے کہا مجھکو تیرے بھائی سے حمل ٹھہر رہا ہے اور اوسکا لڑکا جو میرے پیٹ مین ہے بید پڑھتا ہے اور ساتھہ ہی تیرا نطفہ ٹھہر جاوے گا (یعنے جماع کا تو مضائقہ نہین لیکن پیٹ مین ایک پنڈت جی تشریف رکھتے ہین اونکا لحاظ و ادب چاہئے) برہسپت شہوت کے غلبہ کو ضبط نہ کرسکا اور اوس سے صحبت کرنے لگا جب نطفہ گرنے لگا تو وہ لڑکا پیٹ مین سے بولا کہ میری جگہ کو تنگ مت کر برہسپت نے کچھہ نہ مانا او تخم ریزی کی اوس بچہ نے اپنا قدم آگے بڑھا کر بچہ دان کا منہ بند کیا اور برہسپت کا نطفہ ضائع کردیا۔ برہسپت نے خفا ہوکر کہا کہ تو نے میرا عیش بے مزہ کردیا مین بھگوان سے چاہتا ہون کہ تو مادر زاد اندھا ہو چنانچہ اوس زناکار شہوت پرست کی دعا عین وقت زنا کے قبول ہوئی اور وہ لڑکا اندھا ہی پیدا ہوا اور وہ لڑکا عالم بید جوان ہوا اور اوسکے کئی اولاد ہوئی۔ ایک روز اوسکی جورو سے کوئی امر ناخوشی کا واقع ہوا اوسنے کہا آج سے مین ایسا قاعدہ ٹھہراؤن گا کہ کوئی عورت سوائے ایک خاوند کے دوسرا خاوند نہ کرسے اور جو کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوے عورت یہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکون کو کہا کہ اسکو دریا مین ڈالدو لڑکون نے اپنے باپ کو تختہ سے باندہکر گنگا ندی مین بہادیا اور وہ بہکر وہان پہونچا جہان راجہ بل بہار رہا تہا۔ راجہ اوسکو اپنے گھر لیگیا اسی ارادہ سے کہ اوسکی جورو مین اس نابینا سے اولاد حاصل کرین اور اپنے ایک جورو کو اوسکے پاس

[illegible] نے بیانگم دیا اوس عورت نے اندہے کے پاس جانے اور اوسکی نزدیکی سے کنارہ کیا
اور اپنے [illegible] دائی کو بہیجدیا اوس دائی کو اوس اندہے سے گیارہ بیٹے حاصل ہوئے
اندہے نے اونکو بید پڑہایا پہر راجہ نے اپنی دوسری عورت اوسکے پاس بہیجی اندہے
نے اوسکے بدن پر ہاتہہ رکہا اور کہا کہ تیرے ایک بیٹا زورآور پیدا ہوگا وہ عورت اوسیوقت
حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا پیدا ہوا ۔ بہیکم نے کہا اسطرح اچہے نیک چہتری برہمنون سے
پیدا ہوتی رہی ہین انتہے ۔ اور نیز مہابہارت مین مرقوم ہے کہ اندر دیوتا اور چندرما
دیوتا کہ یہ دونون اپنے اوستاد مرشد کی بیوی پر عاشق تہے اور اوس مرشد کا نام گوتم رکہی
تہے ایک رات موقع فرصت و تنہائی کا بفریب حاصل کرکے اوسکے گہر بقصد طلب وصال
[illegible] اندر گیا اور چندرمان دروازے پر نگہبانی کے واسطے کہڑا رہا اتنے مین گوتم رکہی
آیا چندرمان دیوتا کو دروازے پر پایا جب مکان کے اندر پہونچا اندر کو دیکہا کہ اوسکی جورو کے
ساتہہ جماع کر رہا ہے گوتم نے خفا ہوکر مرگ چہالا یعنے ہرن کی کہال چندرمان کے ماری
اور سراپ یعنے بددعا دی کہ اوسکا داغ تمام عمر تیرے بدن پر رہیگا اوسیوقت سیاہ اوسکا
داغ چندرمان کے بدن پر پڑگیا اور یہ سیاہی جو چاند مین نظر آتی ہے اوسیکا نشان ہے
اور اندر خوف سے بہاگ گیا گوتم رکہی نے اندر کو سراپ دیا کہ تونے ایک فرج کے واسطے
بیعزتی و [illegible] تیرے بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہوجاوینگی چنانچہ اوسیوقت اندر کے بدن
[illegible] ہوگئین بعد مدت دراز کے بشن کی مہربانی سے وہ فرجین کہ اندر کے
[illegible] آنکہین [illegible] ساتہہ بدل گئین انتہے ۔ غور کرنا چاہیئے کہ اندر

راجا اور حاکم بنبت کا ہے انکے نزدیک اور جاند انکا معبود ہے اور ان دونوں کے جسم پر
زنا کا نشان اب تک باقی ہے اور گوتم رکہہ جو مرشد ہے ان دونون کا اوسکی بی بی کی عصمت
اور پاکدامنی لائق تماشا باشی کے ہے ۔ اور نیز مہابہارت کے سانک پرب مین مسطور ہے
کہ راجہ سوورسس برہمنونکے ساتہہ کمال عقیدت رکہتا تہا اور اونکی خاطرداری اور دلجوئی
اور حصول مقاصد مین غایت درجہ کی سعی کرتا ایک روز شکار کو جانے لگا تو اپنے بی بی سے
وصیت کر گیا اگر میرے پیچھے کوئی برہمن آئے تیرے پاس تو اوسکی فرمانبرداری و خاطرداری
کیجو جو کہے اوسکو مانیو اور قبول کیجیو یہ کہکر چلا گیا ۔ ایک برہمن جسکا نام دہرم راج تہا اوسکے
گھر آیا اور اوسکی بیوی سے مجامعت کا طالب ہوا بیوی نے اوسکو اپنے اوپر حسب الامر شوہر
خوش عقیدت سے قادر کیا اور بستر مواصلت پر لے گئی برہمن اوسکے ساتہہ مشغول تہا کہ ناگاہ
سوورسس گھر مین آیا برہمن کو بیوی کے ساتہہ مشغول دیکہکر بپاس خاطر و رعایت مشرف برہمن
یہ سوچکر کہ مبادا اسکے عیش و کامرانی مین خلل واقع ہو اولٹے پاؤن باہر کو لوٹ گیا اور بیوی
کو برہمن کے ساتہہ مخلی بالطبع کر دیا جب وہ برہمن فارغ ہوکر باہر نکلا تو شوہر اور اوسکے بیوی
کی بہت کچھ ثناخوانی مروت کی کی اور اونکی برہمن نوازی اور اس خلوص دلی کو دیکہکر اونکے
حق مین دعا کی اور بشارت دی کہ یہ عورت آدہے دہڑ سے نہر پانی کی ہو جاوے گی جس سے
جہان فیضیاب ہوگا اور آدہا باقی دہڑ جنت مین جاویگا اور لذات جنت سے برخورداری
پاسکے گا اور شوہر زندگی عیش اور بعد مرنے کے اختیار دوالا کا ہوگا کہ جس وقت چاہے گا
بہشت مین جا داخل ہو جاسکے گا چنانچہ یہ دعا اوسکی قبول ہوئی اور دونون سعادت مند بہشتی ہو گئے انتہی

پوتھی اسکند پران جو منجملہ اٹھارہ پورانون کے ہے اوسکی ادہیائی چالیس کا شتے کہنڈ مین زیب رقم ہے کہ جب عورات ہنود کی سن بلوغ کو پہونچتے ہین اور اونکے فرجون پر بال نکلتے ہین اور اونکی چہاتیان نوکین نکالتی ہین تو دیوتا اور گندہرپ درجہ بدرجہ اونکے ساتھہ مباشرت فرماتے ہین جس سے یہ بات ظاہر ہوا ہے کہ ہندونکی عورتین ابتدا سے تختۂ مشق دیوتاؤن کے ہوتی ہین اور کوئی عورت ہندونکی عورتون مین سے ایسی نہین ہے کہ دیوتاؤن نے اوسکو بگہارا نہ ہو بلکہ آدمیون کو جو عورتین ملتی ہین تو بعد جہوٹی ہوجانے کے مجامعت دیوتاؤن سے ملتی ہین پس کوئی عورت ہندو کی عورتون مین سے ایسی نہین ہے جو مستعمل نہ ہو اور جلے ہتّا تعیناً اکثر دیوتا اب اسکا نام تمہارا جی چاہے عصمت وعفت رکہو یا فضیحت وخفت وعبارتہ بالفارسیۃ بلکہ از زمان اول دیوتا ہا عیش مے نمایند یا زنو بت انسان مے رسد و ہرگاہ دختر با حیض گردید آتش دیوتہ و ہرگاہ بر فرج اوموے نمودار شد ماہتاب دیوتا و ہرگاہ پستان ظاہر شدند گندہرپ بان عیش مے کنند انتہٰے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ جو لڑکیان یا کرہ ہندون کی بالغ ہین پہلے پہل اونسے دیوتا لوگ اپنا حظ اوٹہاتے ہین ۔ کاتب الحروف کہتا ہے کہ جب بنا بر اس تحقیق کے حال عصمت عورات ومردان ہنود کا یہ ہے تو پہر سائل کس منہ سے یہ کہتا ہے کہ ہمارے یہان عصمت ہے بلکہ تمہارے یہان سے زائد ہے

بہت تو چپ چپا ہوا اللہ دل دکہانے کے لئے   قصۂ تنا سخ شیخ تم نے چہیڑا آپ سے

اور ان سب سے علاوہ مین پوچہتا ہون کہ عمل نیوگ کس ملت مین روا ہوا اور گندہرپ بیاہ کون سے مذہب مین جائز کیا گیا سوائے ملت ومذہب ہنود کی تشریح اس مقام کی یہ ہے

کہ مذہب ہنود مین یہ دونون عمل ایسے امور مقررہ مت سے ہین جس سے بجسب ظاہر
پردہ رہے ناموس ناموی اسکے سکے نہ جاوے بحسب باطن کوئی دقیقہ دقایق زنا سے
ہاتھہ سے نہ چھوٹے اور ہر ہندنی کو ہرحال مین اختیار زنا کا حاصل رہے کہ صورت
غیرت اصل اور نسل کی بھی باقی رہے اور معناً عصمت کا خون کما حقہ ہو وے سو ان
مین سے پہلا عمل تو موضوع ہے خاص واسطے اون عورتونکے جو بیوہ یا شوہردار ہون
اور دوسرا موضوع ہے واسطے لڑکیون کے جو ناکتخدا ہون اسلئے کہ نیوگ ان کے یہان
اسکو کہتے ہین کہ عورت اگر بیوہ ہو یا شوہردار ہوگی اوسکا شوہر بیمار ہو یا بیکار ہو اور
بچہ لینا اوسکو مقصود ہو تو اوسکو چاہئے کہ اپنے شوہر کے چھوٹے بہائی یعنے دیور سے
یا کسی اور مرد سے نسل کی بقا کی بنیاد ڈالے اور بیج حاصل کرے مگر اسمین ایک شرط ہے
کہ بروقت اس عمل کے درمیان طرفین کے ملاعبت و بوس و کنار نہ واقع ہو۔ اس سے
ارباب فہم پر خوب مکشوف ہوگا کہ ہر ہندنی خواہ بیوہ ہو یا شوہردار شوہر اوسکا بیکار
یا باکار زنا کرا سکتی ہے اسلئے کہ اپنے مخفی یار سے جسوقت ملنا چاہے تو یہ کہہ سکتی ہے
کہ اوسکا شوہر بیکار ہے کہ اوس سے اولاد نہین ہوتی اور نطفہ مستقر نہین ہوتا۔ وجود
باکار ہونے کے بہی اور گندہ ہر سبب بیاہ کیصورت یہ ہے کہ عورت و مرد آپسمین پوشیدہ
عقد باندہ لین اور اغیار مین سے کسیکو اطلاع نکرین پس اسصورت مین ناکتخدا اون کو
زنا سے مانع کیا چیز ہے محل انصاف ہے کہ اگر کسی ہندنی ناکتخدا کو بچہ پیدا ہو لتو وہ
کہہ سکتی ہے کہ سینے فلانے مرد سے پوشیدہ نکاح کرلیا تہا گو یہ حکم اس دور کلجگ مین بوجہ

کسی معارض کے برملا نفاذ نہ پائے تاہم خواص کے واسطے اور نیز مخفی طور پر عمل درآمد کا مانع کون ہے۔ ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم — کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیارست

قال سیکڑوں باتیں ہمارے مطابق ہیں چنانچہ ہم میں کئی فریق انمیں بھی کئی فریق الخ **اقول** یہاں تک جو جو باتیں تم اپنے مطابق دین اسلام کے سمجھتے تھے اونکا حال معلوم ہوچکا اور تمہاری سمجھ کی غلطی واضح ہوگی اور آئندہ جو سمجھے ہو اوسکی کیفیت اب معلوم ہوئی جاتی ہے کئی فریق ہوسنے سکے مطابقت حال یہ ہے کہ اولا تو فرق اسلامیہ کا ہر فرقہ اصل اصول دین یعنے قران و حدیث میں شریک و متحد ہے کہ حجت اور تمسک اپنا اونسکو گردانتا ہے اور اصول احکام اسلام جو پانچ ہیں اونمیں سب متفق ہیں کسیکا اختلاف نہیں اور جو اختلاف ہے وہ اسکے سوا ہیں یعنے اصول اعتقادیات اور فروع مسائل ہستے بااینہمہ ہم لوگ ان فرق اسلامیہ میں سے ایک کو حق جانتے ہیں اور ناجی کہ وہ فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور باقی کو باطل تہیراتے ہیں بخلاف دین ہنود کے فرق مختلفہ کے کہ انمیں یعنے فریق ایسے ہیں کہ اصل اصول دین انکے یہاں کا جو بید ہے اوسکے کلام الہی ہونیکا منکر ہے۔ ثانیاً تمہارے یہاں فرق مختلفہ اصول میں مختلف ہیں اور بااینہمہ تم اون سبکو حق پر جانتے ہو مثلاً چہ شاستر جو تمہارے یہاں اعتقادیات و احکام کے اصول ہیں وہ اکثر باہم مخالفت رکھتے ہیں اور اونپر عمل کرنے والے جو مذاہب مختلفہ اور فرق متعددہ تمہارے یہاں کے ہیں اصل اصول میں مختلف ہیں جس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ

کہ وہی مشہور نام ہے بیدینی کا اسواسطے کہ جو شاستر کو جو ماخوذ مانتے ہین بید سے قطع نظر
عدم ثبوت بید بطریق ثبوت اور قطع نظر صداقت اور حقیت اوسکے اور اوسکے مصنف کے
اور قطع نظر اون اختلافات سے جو نفس بید مین واقع ہین ان چہیون شاستر مین بہی
ایسا اختلاف ہے کہ کسی شاستر سے تو توحید ثابت ہے اور کیسے شرک اور کفر ایسا ہی اعمال
مین اور مجموعہ ماخوذ ہوا بید سے پس شاستر والون نے جو اپنا مذہب اور مسلک حق
اعتقاد اور عمل مین اون شاسترونکو قرار دیا اور بوجہ اسباب کے کہ جملہ ماخوذ ہے بید سے
سبکو حق جانا اور حالانکہ اوسمین حق باطل کے ساتھ مختلط ہے پس اونہون سے بعض نے
توحید کو شرک کے ساتھ جمع کر کے دو ناؤ پر چڑہنا اختیار کیا اور بعضون نے اپنے جانکو
موحد بنایا بنا بر اتباع پارہ بعض شاستر کے اور دوسرے شاستر والے کو بہی حق پر جانکر
بیچ مین رہے اور عقیدے مین متذبذب کہ دیکہئے مالک کس سے راضی ہو پس یہ
مصداق ہوے مثل مشہور کے دو بہدہ مین دوؤ گئے مایا ملی نہ رام اگرچہ اسکے تفصیل
موجب تطویل ہے مگر بقدر ضرورت مشتی نمونہ لکہنے سے بہی چارہ نہین ناچار دو چار
اختلافات شاسترونکا لکہتا ہون اسپر اورونکو قیاس کر لینا چاہئے و قد مرت الاشارہ
الیہ سابقا فتذکر **پہلا فرقہ** بیدانتی جو تبع ہے بیدانت شاستر کا اونکا عقیدہ بموجب
حکم اپنے شاستر کے یہ ہے کہ سوائے خدا کے کوئی چیز موجود نہین ہے اور تمام مخلوقات کو
خیال و خواب جانتے ہین اور پہر انکے یہان تین [illegible] رہتیا جو [illegible] خود اسکے مایا کے
جنبش سے ہوئے ہین یعنی ست گن [illegible] [illegible] اور [illegible] کے پیوند سے [illegible] اور

تم گن کے پیوند سے شب یعنے مہادیو برہما پیدا کرنے والا۔ بشن پالنے والا۔ شب فنا کرنے والا۔ خلاصہ یہ کہ سب امورات دنیا کے انہیں تینوں سے علاقہ رکھتے ہیں اور برہم یعنے خدا محض معطل ہے اور یہ تینوں ہی حقیقت میں آپ برہم ہیں مایا کی جہت سے اشیا کہلاتے ہیں اور جبکہ برہم کو اقتدار یعنے پیدائش کا پیوند ہوا تب وہ جیو یعنے جاندار کہلایا پس انکے نزدیک برہم یعنے خدا اور ایشور یعنے برہما بشن شب اور جیو یعنے حیوانات خوک وغیرہ سب ایک ہی وجود ہے **دوسرا فرقہ** جسکا نام میمانسک ہے جو تبع ہے میمانسا شاستر کا اوسکا عقیدہ بحکم اسی شاستر کے یہ ہے کہ حق تعالی سے خالق نہیں ہے بلکہ جو کچھ رنج وراحت اقبال و ادبار خوشی و غم وغیرہ پیدا ہوتا ہے سب کرم سے پیدا ہوتا ہے یعنے عمل کا نتیجہ اور انکا عقیدہ یہ ہے کہ عالم قدیم ہے اور یہ فرقہ تینوں ایشور مذکورین کو نہیں مانتا **تیسرا فرقہ** بیشیکہ ہے جو تابع ہے بیشیشک شاستر کا جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ جو ہے سو ناشر ہے اور اسکی پرستش کیا چاہیے بدون اوسکے تاثیر فعل کے محال ہے اور معدوم کا موجود ہونا مشکل جیسے کوئے بے موسم بووے تو اپنے بیج کھووے یہ تینوں فریق اپنے شاستروں کے طور پر ذکر کئے کہ انکے اصل عقیدہ کا یہ حال ہے اور یہ شاستر والے ہیں اور اصل مذہب والے باقی اور جو فرقے ہیں جیسے وشنوی اور شیوی اور سمارتی اور بھاگوتی وغیرہم یہ سب فروع ہیں اونہیں اصول مذاہب کے پس واضح ہوا کہ سائل کا اہل اسلام کے فرقوں کو اپنے فرقوں کے مثل سمجھنا اور سکے فریق ہونے میں اپنے مطابقت کا گمان کرنا خیال فاسد اور وہم کاسد ہے۔

تنا لنا علی التعلیم ہم یہ کہتے ہین کہ یعنی حقیقت دین کا کبھی ایک فرقہ ہو سکتے یا چند فرق ہا ہونے
پر نہین سے جب اصل دین ثابت ہوا اور براہین نبوت قایم ہو پھر کئی فرق ہونا کہا
مضر ہے مانا کہ جسطرح ہمارے یہان چند فرق ہین تمہارے یہان بھی ایسا ہی ہے لیکن
جو تمہارا اصل دین ہے اوّل او سیکے ثبوت اور حقیت مین کلام ہے جیسا کہ ہم سابقًا لکھ چکے
پس کئی فرقے ہونے سے مثل تعدد فرق اسلامیہ کے کیا فائدہ ہوا یہ کوئی دلیل حقیت
دین کی نہین نہ مدار اصل دین کا اسپر تم پہلے اپنے دین کی حقیت ثابت کرو پھر کئے فرق
ہونے سے مطابقت کا دعوے کیجیو اور **یہ جو کہا** کہ اگرچہ تہتر کہتے ہین پر انہون نے
ستتر ٹہرایا ہے جیسے حنفی شافعی الخ اسکا حال یہ ہے کہ ہم لوگ جو اصول فرق اہل اسلام
کو تہتر کہتے ہین تو بنا بر فرمان واجب الاذعان اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیث
مین ایسا ہی وارد ہے اور نفس الواقع مطابق فرمودہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ان تہتر فرقون مختلفہ کا ظہور ہوا چنانچہ عنقریب اسکی تشریح آتی ہے انشاء اللہ تعالے
اور مراد اسکی مخالفت سے وہ مخالفت اصولی یا فروعی ہے جو باعث تکفیر یا تفسیق بعضہا
کے بعض کو او رمذہب اربعہ کے سب ایک فرق ہین یعنے فرقہ اہل سنت وجماعت پس
انکو ملاکر ستتر فرقہ سمجھنا صریح غلط ہے اور وہ مخالفت جو ائمہ اربعہ مین نسبت بعضے مسائل
فروع وغیرہ کے ہے وہ موجب تکفیر وتفسیق ایک دوسرے کے نہین قال فی حواشی شرح العقائد
الجلالیہ والمراد بالاصول ہیہ الفرقۃ التی ۔ بینہا مخالفۃ معتدٌ بہا تساوی کانت اصولا
بالمعنی المذکور او فروعا بالمعنی المذکور والمراد بالمخالفۃ المعتد بہا التی توصل الی التکفیر

او التفسیق بان یکفر او یفسق بعضهم بعضاً فمراد الحدیث ان الفرق التی بینها مخالفة معتدة

بها تکون فی جمیع الاوقات بعد حدوثها علی ہذا العدد و لا تیجاوز عنه و اما الاختلاف

بین الشافعیة و الحنفیة فی مسئلة التکوین وغیرہا فلیس مما یوجب التکفیر او التفسیق انتہے

اور یہ کہنا کہ (چارون کو حق جانتے ہین) محض غلط ہے بلکہ ہم معاشر اہل سنت کا

مسلک یہ ہے کہ ہر مسئلہ مین حق واحد ہے اور وہ ان چارون مین دائر یعنے اسبات کے

کہ ہر مسئلہ مین حکم عند اللہ تعالے واحد اور معین ہے یعنے احکام اجتہادیہ مین سے مثلاً

ایک چیز ایک مذہب مین حلال دوسرے کے مذہب مین جو حرام ہے تو ان دونون حکمون

مین سے اللہ تعالے کے نزدیک ایک متعین ہے یعنے حلت یا حرمت اور مجتہد مامور ہے ساتھ

اتمام جہد اپنے کے طلب مین نہ ساتھ اصابت حق کے پس بعد استفراغ جہد کے اگر مصیب

ہوا تو مستحق ہے دو اجر کا اور جو نہین تو ایک اجر کا او رہی مختار ہے اور منقول آئمہ اربعہ سے

اور غیر مجتہد پر واجب ہے تقلید مجتہد کی پس جو کوئی کسی مجتہد کا ان چار مین سے اتباع کرے گا

نجات پاوے گا اور عہدۂ تکلیف سے فارغ الذمہ ہو جاوے گا اور امید ہے کہ حق واحد ہے

اور ان چار مین دائر اور ہر مجتہد چاہے مخطی ہو یا مصیب ماجور ہے اور ناجی اسیطرح او سکے

متعدد مین ہم ان چارون کی اتباع کرنے والونکو ناجی سمجھتے ہین نہ یہ کہ حق متعدد ہے اور ہم ان

چارونکو حق جانتے ہین بلکہ تعدد حق مذہب ہے معتزلہ کا چنانچہ ہمارے بھائی کی کتب

معتبرہ مین اسکی تصریح موجود ہے اور یہ مقدمہ جمہور کے نزدیک مسلمات سے ہے قال فی جامع الرموز

[illegible] فی الاختیار من نقل من مذہب [illegible]

کما علینا نما الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف انتہی توضیح میں بعد تفصیل ادلہ وحدت حق
کے کتاب وسنت وغیرہ سے اور بعد ابطال ادلہ تعدد حق کے اور ذکر اصابت واخطا وابتدا
وانتہا کے لکھتے ہیں ہذا ما قال ابو حنیفہ رح کل مجتہد مصیب والحق عند اللہ واحد
تلویح میں ہے احتج اصحابنا علی ان الحق واحد والمجتہد یخطی ویصیب بالکتاب والسنۃ
والاثر ودلالۃ الاجماع والمعقول اما الکتاب فقولہ تعالی ففہمناہا سلیمان اما السنۃ
والاثر فالاحادیث والاثار الدالۃ علی تردید الاجتہاد بین الصواب والخطاء وہی وان کانت
من قبیل الاحاد الا انہا متواتر من جہۃ المعنی واما دلالۃ الاجماع فہو ان القیاس مظہر لا
مثبت واما المعقول فلان کون الفعل محظورا ومباحا او صحیحا وفاسدا او واجبا وغیر واجب
ممتنع لاستلزامہ اتصاف الشیء بالنقیضین وان الحق فی الاجتہادیات الثابتۃ بالنصوص
واحد اجماعا انتہی ملخصا بقدر الضرورت۔ رد المحتار حاشیہ در مختار میں ہے کہ یہی مختار ہے
اور آئمہ اربعہ سے منقول ہے المختار ان حکم اللہ فی کل مسئلۃ واحد معین وجب طلبہ فمن
اصابہ فہو المصیب ومن لا فہو المخطی ونقل عن الائمۃ الاربعۃ ثم المختار ان المخطی ماجور کما
فی التحریر وشرحہ انتہی پس واضح ہوا کہ یہ کہنا کہ چاروں کو حق جانتے ہیں بہرا افترا
ہے یا منشا اسکا عدم واقفیت ہے مذہب اہل سنت سے باقی رہی یہ بات کہ جب حق
ان چاروں میں دایر ہوا تو اب عمل کا کیا طریق اسکا جواب یہ ہے کہ ہر شخص سوا فقہائے
مطلق کیسے عمل کریگا یا بطریق تقلید اپنے [illegible] اور جسکے ساتھ تکلیف ہے یعنے
ان چاروں میں سے غیر اپنے مجتہد کے مذہب کو [illegible] کے موافق یا اپنے [illegible]

عقیدہ کے موافق افضل و بہتر جانکر اقرار کرے گا واجب ہے کہ تقلید مجتہد ہے بری الذمہ ہوجائے گا فتح القدیر میں اخذ العامی بما یقع فی قلبہ انہ اصوب اولی و علی ہذا اذا استفتی مجتہدین فاختلفا علیہ الاولی ان یاخذ بما یمیل الیہ قلبہ منہما و عندے انہ لو اخذ بقول الذی لا یمیل الیہ جاز لان میلہ و عدمہ سواء والواجب علیہ تقلید المجتہد وقد فعل انتہی حضرت امام غزالی رح کیمیای سعادت میں فرماتے ہیں اتفاق مسلمانست کہ ہرکہ بخلاف اجتہاد خود یا بخلاف اجتہاد صاحب مذہب خود کارے کند او عاصی است پس این بحقیقت مواہم است وہرکہ در قبلہ اجتہاد در وے کند و پشت بآنجانب کند و نماز گذارد عاصے بود اگرچہ دیگران پندارند کہ او مصیب است و آنکہ مے گوید روا باشد کہ ہر کسے مذہب ہرکہ خواہد فرا گیرد سخن بیہودہ است اعتماد برافتاید بلکہ ہر کسے مکلف است بآنکہ بظن خود کار کند وچون ظن او این باشد کہ مثلا شافعی فاضل تراست او را در مخالفت وے ہیچ عذرے نبود جز مجرد شہوت انتہی

اسیطرح یہ قول (ایک کے ساتھ ایک کی نماز نہیں ہوتی) صحیح نہیں اسواسطے کہ ہمارے یہانکے مسائل متقررہ متفق علیہا سے یہ مسئلہ ہے کہ جو مخالف ہیں فروع میں جیسے ائمہ اربعہ اسنکے اتباع کو جائز ہے اقتدا ایک کے ساتھ دوسرے کے پس حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے مثلا درصورت عدم وجود مفسدات کے بلے تامل جائز ہے اور یہ امر مجمع علیہ ہے علامہ شامی اوپر اسی قول درمختار ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ کے فرماتے ہیں اے المراعاۃ فے الفرائض من شروط وارکان فے تلک الصلواۃ وان لم یراع فے الواجبات والسنن کما ھو ظاہر سیاق کلام البحر وظاہر کلام شرح المنیۃ ایضا حیث قال واما الاقتداء بالمخالف

بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز ما لم یعلم منہ ما یفسد الصلٰوۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع
انما اختلف فی الکراہتہ و ستنے رسالۃ الاہتداء فی الاقتداء لملا علی قاری مذہب عامتہ
مشائخنا الی الجواز لذا کان محتاطا فی موضع الخلاف والا فلا والمعنی انہ یجوز فی المراعی
بلا کراہتہ و فی غیرہ معہا انتہے بقدر الضرورۃ اور علی التسلیم نہونا ایکی نماز کا دوسرے کے
پیچھے بنا بر مذہب اور اجتہاد اپنے اپنے امام کے ہے اور جب ہر ایک ایک امام کا مقلد ہوا
اور موافق مذہب اپنے امام کے عامل ہوا اور سابقًا معلوم ہو چکا کہ سب امام ناجی ہیں اور اپنے
اجتہاد میں ماجور ایسا ہے اونکے تبعین تو اب یہ بات کہ ہمارے نماز مثلاً کسے وقت میں شافعی
کے اقتدا سے نہیں ہوتی موجب طعن نہیں ہوا اور یہ جو کہا کہ باوجود اسکے چار و ناکو
ایک کہتے ہیں تو ہمارے تین ایک کیون نہیں ہوسکتے انتہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ ہم او چارونکو
ایک اصول میں کہتے ہیں نہ فروع میں اور تم جو تینوں کو ایک کہتے ہو تو وجود میں یعنی برہما بشن
مہادیو کو کہتے ہو کہ وجود میں یہ تینون ایک ہیں اور پھر یہ بھی کہتے ہو کہ یہ تینون تین صفتیں
ہیں ایک ذات کے جسکو پرابرمہ اور ایشور کہتے ہیں جیسا نیکسیات پدتھی میں جو مختصر ہے چار
بید ون کا لکھا ہے کہ پرابرمہ یعنی ایشور نے اپنے ذات غیب سے برہمہ کو ظاہر کرکے پیدا
کرنے والا ہوا اور بشن کو پیدا کر کے نگاہ رکھنے والا ہوا انتہے۔ اور پھر ان تینون صفتون
کو عین ذات خدا مانتے ہو جیسا کہ ہم بیان اختلاف شاستر بحث تری دتھہ میں لکھ چکے ۔ حالانکہ
تمہارے بید و شاستر اور معتبر لوگوں سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ تینون تین وجود کے
ساتھ موجود تھے اور تینون کے سے جدا جدا ... [illegible] ... اور علیحدہ علیحدہ تھے

تین بیبیان اور تین تہیار رکہتے چنانچہ وید بہدا نند شاستر مین مرقوم ہے کہ خدا سے واحد
نے اپنے قدرت کاملہ سے پہلے آسمان اور زمین بنایا پھر انکی نگہبانی کے لئے تین گن ظہور
مین لایا ایک ست گن یعنے عقل جسکی صورت وشنو ہے اور عقل اصل مین حیا لاکی رکہتی ہے
اسلئے اوسکی سواری گرڑ اور تہیار اوسکا چکر اور جورو اوسکی لچھمی ہے دوسرا تمگن یعنے
غصہ کہ جسکی صورت مہادیو یعنے اشنبہ ہے اور غصہ اصل مین احمقی ہے اسلئے اوسکی سواری
بیل اور تہیار اوسکا ترسول اور جورو اوسکی پاربتی ہے یعنے صورت منحوسی - تیسرا رجگن یعنے
جسکی شکل برہما ہے اور اوسکی سواری ہنس اور تہیار اوسکا کنول اور جورو اوسکی ساوتری
ہے اور پوتہی شیو پوران مین مرقوم ہے کہ سب سے پہلے بشن کی ناف سے کنول کا پہول نکلا
اوسمین سے برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جہگڑنے لگے برہما نے کہا تجہکو مینے پیدا کیا ہے
بشن نے کہا مینے تجہکو پیدا کیا ہے اتنے مین آسمان سے ایک دہوان ظاہر ہوا اوس دہوئین
مین سے برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہ بشن ہے جسکی ناف سے کنول نکلا اور تو اوس سے
ظاہر ہوا اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہما نے اوس دہوئین کیطرف غور سے نگاہ کی
تو اوسمین سے ایک لنگ نظر آیا برہما ہنس کی شکل بنکر اوس لنگ کی پیمایش کے لئے
اوپر کو دوڑا اور بشن سور بنکر پاتال کو گیا ہزار برس تک دونون دوڑتے گئے
پر اوس لنگ کا انتہا نہ پایا جبسے برہما نے جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنے والا
یہی ہے اوسوقت سے اوس لنگ کی پوجا شروع کی کہ آجتک چلی آتی ہے انتہے ملخصا
اس سے ثابت ہوا کہ یہ تینون ایک نہین ہین بلکہ جدا جدا وجود کے ساتہہ موجود تھے

اور بہی واضح ہوا کہ یہ تینون عین خدا نہین ہین بلکہ خدا انکے سوا ہے گو وہ کچہ ہی سمجہی
نعوذ باللہ منہا پنکہات مین لکہا ہے کہ خدا واجب الوجود اور وجود اوسکا خود بخود ہے اوسکی
نہ شکل ہی نہ مانند وہ سب جگہ حاضر سوا الگ ہے اور ایشور یعنے مہادیو برمہا بشن وغیرہ کو وہی
عدم سے وجود مین لایا۔ دیت بیدانت مین ہے کہ خدا جدا ہے اور ایشور برمہا بشن سب اوسکی
ارادہ رمش سے پیدا ہوے ہین انتہے۔ یہان سے ثابت ہوا کہ برہما نے جسکو خدا سمجہا ہے یعنے
لنگ کو اوسکا سمجہنا باطل ہے خدا اور ہی چیز ہے جو موصوف ہی صفات کمال سے اور پاک ہے نقصان
سے الحاصل ہم نہین سمجہتے کہ تمہارے تین ایکسطرح ہین اور ایک تین کیونکر ہو سکتے ہین یا فقط
نام بدنام تمنے بمقابلہ تثلیث توحید رکہا ہے پہلے تم تین کے ایک اور ایک کے تین ہونے کا
مطلب اپنی معتبر کتابون سے نقل کر دیکہو کہ ہمارے تین ایک ہین یا ہم صاحب توحید ہین یا
ہمارے یہان اسے توحید کہتے ہین بغیر ثبوت معتمد یہ بات لائق قبول نہ قابل تفوہ ارباب
عقول ہے سہ ما گفتن شنیدن اختیار است۔ اور اب ابہی یہ کہنا کہ انہین
کافر کہتے ہین (ھ نہین) علی الاطلاق صحیح نہین ہے اسواسطے کہ اولاً ہمارے یہان
یہ امر متفق علیہ ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ چاہیے جسکے کلام مین ۹۹ احتمال کفر کے ہون
اور ایک عدم کفر کا تو عدم کفر کو ترجیح دینگے چنانچہ کتب عقائد مثل شرح عقائد نسفی و شرح
فقہ اکبر شرح مواقف وغیرہ مین مصرح ہے ان جمہور المتکلمین والفقہاء علی انہ لا یکفر احد
من اہل القبلۃ وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا للکفر
واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطاء

نی الفقار کا قرا ہون من الحظار فی اقنا مسلم واحد ـ ثانیاً جس کسیکو ہم لوگ کافر کہتے ہین اور جانکہ وہ اہل قبلہ سے ہے تو اوسوقت وہ مستحق اس اسم اور نسبت کا ہوتا ہے جبوقت کہ ضروریات دین کا منکر ہو اور نفی الحقیقت ایسے وقت مین ایسے شخص کو کافر کہنا ضروریات دین سے ہے کما لایخفی علے الماہر قال فے شرح الفقہ الاکبر والمراد بعدم تکفیر احد من اہل القبلۃ عند اہل السنۃ انہ لایکفر مالم یوجد شیئ من امارات الکفرہ علاماتہ ولم یصدر عنہ شیئ من موجباتہ ثالثاً ہمارے یہان قران وحدیث ہی ایک کسوٹی ہے کہ ہر شخص کے اعتقاد کو اوسپر لگاکر دیکھ لیتے ہین اوس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کافر ہے یا مومن یعنی جسکا عقیدہ وعمل اوسکے موافق ہے وہ مومن ہے اور جو مخالف ہے وہ کافر ہے وسیجی شرحہ وتوضیحہ انشاءاللہ تعالے

قال خود تمہارے یہان ایک طریق حق نہین ٹھہرتا آپسین اختلاف رکھتے ہو پھر ہمکو کیون بلاتے ہو

اقول ہمارے یہان طریق حق ایک ہے کہ وہ طریق فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کا ہے اور برہان قاطع اوسکی حقیقت کے کلام آلہی ہے اور وزبان حضرت رسالت پناہی صلعم یعنے معیار وحکم درمیان حق وباطل کے جس سے ہم انکی حقیت اور انکے مخالفین کے بطلان کو پہچانتے ہین آیات قرانیہ مین واحادیث نبویہ ہین کہ ہم معاشر اہل سنت وجماعت اسکے موافق عمل کرتے ہین بخلاف اور فرق کے کہ وہ مخالفت کرتے ہین ظواہر آیات واحادیث کے مثلاً معتزلہ کہتے ہین کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے حق تعالے اوسکا خالق نہین یہ مخالف ہی ظاہر آیہ کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون کے اسیطرح وہ کہتے ہین رویت اللہ تعالے کی ممکن نہین یہ خلاف ہے ظاہر آیہ کریمہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الے ربہا ناظرۃ

کے اور مخالف ہے صریح حدیث شریف انکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر کے اور مثلاً
خوارج کہتے ہین کہ بندہ مومن گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون سے کافر ہوجاتا ہے اور ایمان سے
خارج ہوجاتا ہے یہ صریح مخالفت ہو ظاہر آیہ کریمہ وان طائفتان من المومنین اقتتلوا - اور
یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلے وغیرہ کے ایسا ہی فرقہ جبریہ اسبات کا قائل
ہے کہ بندہ کسی فعل کا فاعل نہین ہے مجبور محض ہے مثل مرتعش اور حجر کے اپنی حرکت مین اور
یہ صریح مخالفت ہو آیہ کریمہ جزاءً بما کانوا یعملون اور فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر کے
مثلاً پس حاصل کلام یہ ہے کہ سوائے فرقہ اہل سنت وجماعت کے اور جمیع فرق مخالفت کرتے
ہین ظاہر آیات و احادیث کی اور اہل سنت جو سمجھتے ہین اوسپر اعتقاد رکھتے ہین اور ظاہر کو جو
سمجھ مین نہ آئے اوسکی تاویل نہین کرتے بلکہ اوسپر ایمان لاتے ہین کما ہو عند اللہ وعند رسول اللہ
پس اس محک و معیار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ فرقہ حقہ ہے ایک فرقہ ہے اور یہی مصداق
ہے ما انا علیہ واصحابی کا نبراس عقاید جلالیہ مین ہے الفرقۃ الناجیۃ ہم الاشاعرۃ اجمع وہم
السلف الصالحون من المحدثین العارفین باحادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتمیز اقسامہا
من الصحیح والحسن والضعیف وغیرہا ونقدہا من الموضوعات فان قلت کیف حکم بان الفرقۃ
الناجیۃ ہم الاشاعرۃ وکل فرقۃ تزعم انہا الناجیۃ قلت سیاق الحدیث مشعر بانہم المتعبدون
بما روی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعن اصحابہ وذلک انما ینطبق علی الاشاعرۃ فانہم
یتمسکون فی عقائدہم بالاحادیث الصحیحۃ المرویۃ عنہ صلے اللہ علیہ وسلم وعن اصحابہ رضی اللہ
عنہم ولا یتجاوزون عن ظاہرہا الا بالضرورۃ ولا یسترسلون مع عقولہم کالمعتزلۃ ومن

یجد وعدہم ولا مع النقل عن غیرہم کالشیعۃ المتبعین لما روی عن ائمتہم لاعتقادہم العصمۃ
فیہم انتہے ۔ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے نے
کتاب غنیۃ الطالبین میں بعد نقل حدیث شریف الا ان بنی اسرائیل افترقت علے موسیٰ
وسبعین فرقۃ کلہا ضالۃ الا فرقۃ واحدۃ الاسلام وجماعتہم ثم انہا افترقت علے عیسیٰ بن مریم
اثنین وسبعین فرقۃ کلہا ضالۃ الا واحدۃ الاسلام وجماعتہم ثم انکم تکونون علے ثلثۃ وسبعین
فرقۃ کلہا ضالۃ الا فرقۃ واحدۃ الاسلام وجماعتہم و عن عبد اللہ بن عمر رض قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ستفترق امتی علے ثلثۃ وسبعین فرقۃ کلہا فی النار الا واحدۃ قالوا وما تلک
الواحدۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان علے مثل ما انا علیہ واصحابی کے فرماتے
ہیں وہذا الافتراق الذی ذکرہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم لم یکن فی زمانہ ولا فی زمان
ابی بکر وعمر وعثمان و علے رض وانما کان ذلک بعد تقادم السنین والاعوام وموت الصحابۃ
والتابعین والفقہاء السبعۃ فقہاء المدینۃ وعلماء الامصار وفقہاءہا قرنا بعد قرن وقبض العلم
بموتہم الا شرذمۃ قلیلۃ وہم الفرقۃ الناجیۃ فحفظ اللہ الدین بہم انتہے ۔ اور یہی اسی کتاب میں
دوسرے جگہ؛ فائدہ فرماتے ہیں بعد تفصیل مذاہب وعقائد اہل سنت کے و اما الفرقۃ الناجیۃ
فہی اہل السنۃ والجماعۃ قد بینا مذہبہم و اعتقادہم علے ما قدمنا ذکرہ پس ہمارے بیان طریق حق
ایک ہی طریق ٹھہرا ہے کہ وہ طریق اہل سنت وجماعت کا ہے اور مذاہب اہل سنت کے جو ائمہ
عمل و اعتقاد چار ہیں وہ اصول اعتقاد میں سب ایک ہیں اور بعضے مسائل ہیں جو اختلاف سے
وہ منافی [illegible] اتحاد کے نہیں ہے جیسا کہ اپنے محل میں یہ بات مبرہن ہے رد المحتار حاشیہ

در المختار دین ہے اہل السنۃ والجماعۃ وہم الاشاعرۃ الماتریدیۃ وہم متوافقون الا فی مسائل یسیرۃ ارجعہا بعضہم الی الخلاف اللفظی کما بین فی محلہ انتہے **اور یہ جو کہا کہ** (ہمارے مذہب کے مطابق ہمکو ہی امید یعنے جنت ملتی ہے پھر تمہارے نئے دین کو کہ مختلف قول و طریق ہیں کیونکر قبول کریں ہمسے تمہارا دین کیا عمدگی و غیریت رکھتا ہے الخ) اسکا جواب یہ ہے کہ پہلے تم اپنے مذہب کو ثابت کرو پھر اوسکے مطابق جنت کے ملنے کا دعوے کیجیو۔ اور ہمارے دین میں جو عمدگی و خوبی اور تمہارے دین سے بالکل غیریت ہے وہ کچھہ تو ہمارے تحقیق سابق سے واضح ہو چکا اور کچھہ انشاءاللہ تعالے آئندہ آتا ہے جس سے معلوم ہو جاویگا کہ تمہارے دین میں عمدگی کیا معنے کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے سراسر گمراہی اور وبال ہے بلکہ ذکی منصف پر ہمارے بیان سابق سے کہل گیا ہوگا کہ تمہارے دین کی عمدگی وہی ہے جو تمہارے معتبر کتابوں اور پوتہیوں میں تمہارے اکابر کے احوال میں اعمال و عقائد اونکے منقول ہیں عاقل کو اشارہ بس ہے ؎

وگر صد باب حکمت پیش نادان — بخوانے آیدش بازیچہ در گوش

ہمارے دین سے تمہارے دین تک دوستی اور دشمنی کا فرق ہے تمہارا دین سراسر کفر اور شرک ہمارا دین سراسر ایمان اور توحید اصل سے بڑہکر اور کیا غیریت چاہتے ہو قد بدت البغضاء بیننا و بینکم ابدًا حتے تؤمنوا باللہ وحدہ اور خوبی اور عمدگی ہمارے دین کی تو وہ ہے جسکی شہادت و تصدیق کتب سماویہ سابقہ میں موجود ہے وہ کونسی خوبی اور اوصاف کمال ہیں جو نبی آخر الزمان اور امت مرحومہ کے لئے ثابت نہیں ہے چنانچہ مشئلہ بیان

اوسکا آئندہ آئے گا انشاء اللہ تعالے نصوص تورات وانجیل وغیرہ سے - اور وہ کونسی
برائی ہے جو تمہارے دین مین نہین ہے یعنی اصل برائیون کی جو غضب الٰہی ہے وہ تمہارے
لئے بشہادت کتب سماویہ ثابت ہے کہ جو کوئی مخالفت کرے نبی آخر الزمان کے اور اوپر ایمان
نہ لاوے تو خداے تعالے اوس سے بیزار ہے کما سیاتی اسمین تم اور دوسرے کفار
ومشرکین اہل کتاب ومجوس وغیرہ سب داخل ہین کہ بعد ظہور نبی آخر الزمان کے خداے تعالے
کے ملنے کا کوئی راستہ نہین اور اوسکی اطاعت کا کوئی طریقہ نہین سواے اتباع حضرت کے
کہ دین اونکا ناسخ ہے جمیع ادیان باطلہ ومحرفہ شرائع سابقہ کا اور ایک ادنی سے ادنے خوبی
وعمدگی ہمارے دین کی یہ ہے کہ جن امور کے برتاؤ ہمارے دین مین کئے جاتے ہین
اونکی خوبی وعمدگی تم سب مانتے ہو مثلاً حق تعالی کی ذات کو موصوف بجمیع صفات کمال
جاننا اور جمیع نقائص سے منزہ سمجھنا اور اوسکی طاعت وعبادت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا
ہر ذی حق کو اوسکا حق پہونچانا آتوا کل ذی حق حقہ ہر شخص کو اوسکے منصب ومرتبہ کے موافق
اوسکی قدر ومنزلت کرنی امرنا ان ننزل الناس علے قدر منازلہم حق تعالی کی عبادت مین اخلاص
کا برتاؤ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین دنیا سے اعراض آخرت کی طلب مین سرگرمی
تقوی فاتقوا اللہ ما استطعتم عفت والذین یحفظون فروجہم ادای امانت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی
اہلہا استقامت فی الدین فاستقم کما امرت ومن تاب معک عدل یا ایہا الذین امنوا کونوا
قوامین بالقسط ولو علی انفسکم اوالوالدین والاقربین مثلاً یہ چند باتین گنگئین اور سواے
اسکے جو باتین ایسی ہین اونکی خوبی وعمدگی ایسی نہین ہے کہ کسی شخص پر مخفی رہ جاوے

چنانچہ تمہارے اکابر اسکو مانتے ہین اور تمہارے کتب معتبرہ مین موجود ہے اور نہ کوئی سکتی
کسی دین والا انکی غیر خوبی وغیر عمدگی کا قایل ہو سکے **پس یہ کہنا** کہ تمہارا
دین کیا عمدگی رکہتا ہے کلام ناشی ہے عدم علم دین سے اور بعد واقف ہوجانے کے ہمارے
دین سے لاکھون بیدین کیا مجوس کیا نصارے کیا یہود وغیرہم نے اپنے دین سے ناخوش
ہوکر دین اسلام کو قبول کیا ہے اور کرتے چلے آتے ہین بڑے بڑے راجا ہند کے راجا وقتا
مین سے مشرف باسلام ہوئے اور ہزارون پنڈت اور برہمن ازلی بعد تحصیل بید و شاستر کے
جب حقیقت ہمارے دین کے اونپر منکشف ہوئی اوسوقت اپنے دین سے بیزار ہوکر اسلام لائے
ہین وہ کون ہندوستان کا شہر ہے جہان ہندو نومسلم نہین ہے ایا اسکا منشا سوا سے خوبی
و عمدگی دین اسلام کے کوئی اور چیز ہے ہرگز نہین اب اسوقت نومسلم واقف بید و شاستر
سے موجود ہین اونسے پوچھہ دیکھو تحقیق و تنقیح کرلو کہ اپنے دین ہندو سے کو چہوڑکر دین اسلام
اختیار کیا ہے تو نہ بطمع دنیاوی نہ بجبر و اکراہ ملکہ طوعاً و رغبتاً مخلصاً بجہت انکشاف حقیت
دین اسلام کے چنانچہ ہمارے شہر **رامپور** مین کتنے ہی پنڈت علامہ دہر یکتاے
زمانہ واقف بید و شاستر واسطے شبہات عارضہ کے آئے اور جب یہان کے علماے محققین
سے اون شبہات کے جوابات شافی پائے تو خوشی سے بغیر طمع دنیاوی کے دین اسلام مین
داخل ہوئے اور نبی آخر الزمان کا کلمہ پڑہا۔ اور اب بہی جسکی ذبانی تحقیق منظور ہو تحقیق
کرلے بشرط قبول اسلام۔ پہر علاوہ ان سب باتون کے مین کہتا ہون کہ تم خود سابقاً
لکہہ آئے ہو کہ حاصل دین مطابق امر آلہی عمل و اعتقاد النح اور یہی اپنے دین پر صادق

تو کرو اور مطابقت اپنے دین کی اون ہی سے ساتھ اوس طریق کے جو ہم ابتدا مین لکھہ آئے
ہین ثابت ہو نچا و پھر خوبیے و عمدگیان اپنے دین کے اسلام کے خوبی و عمدگی سے موازنہ کریجیو
دین اسلام کی خوبیان اگر لکھی جائین تو دسکے واسطے طول اور محنت اور دفتر درکار ہے
اصل اصول خوبیون کا جو توحید الٰہی ہے اوسکی ذات و صفات مین جسکا حاصل یہ ہے کہ اوسکا
شریک کوئی نہو نہ ذات مین نہ صفات مین وہ تمہارے یہان بالکل مفقود ہے اور جیسا کہ اوسکا
حق ہے کسی دین مین سواے دین اسلام کے نہین پائی جاتی چنانچہ تمہاری توحید کا حال سا تھاً
معلوم ہوگا کہ تمہارے یہان توحید نام ہے تری و تخصیص کا یعنے تین دیوتاؤن کو خدا جاننے کا
اور بعض شاستر ونکے موافق تو آسمان زمین پتھر آدمی جانور دیو پری فرشتے وغیرہ
سب خدا ہین مہابہاگوت اسکند ۹ مین مرقوم ہے کہ آسمان ہوا آگ پانی خاک ملکر یہ
پانچ مہابھوت ہین کہ ایسے شیو شکتی ہین سب خدا ہین ۔ اور بعض ہندو جینی اور
سراوگے کہلاتے ہین جنکا یہ دعویٰ ہے کہ ہم موحد ہین اور مشرک نہین چنانچہ وہ کشن شمن
مہادیو وغیرہ کسیکو نہین مانتے اور نہ دیوے وگنگا و جمنا وغیرہ کو پوجتے ہین نہ لائق پرستش
سمجھتے ہین اونکی توحید کا یہ حال ہے کہ اونکے پرمیشور یعنے خدا چوبیس ہین ایک نرگن
پرمیشور اور چوبیس ساکار پرمیشور علے ہذا القیاس توحید نصاریٰ اور یہود و زردشت
وغیرہم کو سمجھہ لینا چاہیے جسکی تفصیل ہمارا کتب دینیہ مین موجود ہے ۔ سواے اسکے بہت سی
خوبیان دین اسلام مین وہ ہین جنکا تمہارے دین مین پتہ ہی نہین ہنجوا اونکے تصدیق ہمارے
دین کی کتب انبیاے سابقین مین جسکی تفصیل عنقریب آتی ہے موجود ہے بتلاؤ تو تمہارے

دین کی تصدیق ہی کسی نبی سنے فرماتی ہے یا کسی کتاب مین کتب آسمانی سے آئی ہے اور
منجملہ[۱۱] اون خوبیون کے ایک ضبط اسناد کی اور تحقیق فن اسماء الرجال کی خوبی وہ ہے جسپر
دارومدار ہے ثبوت اور حقیت دین کا وہ تمہارے یہان اصلا نہین اور ہمارے یہان
جس حسن ترتیب و تنقیح کے ساتھہ ہے وہ اہل علم کو خوب معلوم ہے اور اوسکی تفصیل کی اس جگہ
ضرورت نہین اسقدر بس ہی کہ ہمارے یہان اسناد صحیح مسلسل متواتر قران شریف اور احادیث نبویہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور بعض معجزات تفصیلیہ اور عقائد و اعمال کے حضرت کے زمانے سے آجتک برابر
چلے آتے ہین اگر تمہارے یہان کے بید کی ایسی سند صحیح مسلسل و متواتر یا کسی شاستر یا پوران کی
ہو تو پیش کرو اور دکھلاؤ اور اگر ہمسے چاہو تو جس شہر مین منظور ہو مسلمانون سے اسکی سند پوچھلو
اور دیکھلو - منجملہ[۱۲] اون خوبیون کے جو خاص دین اسلام کے واسطے ثابت ہین ایک خوبی
ترقی ہے کہ اس تھوڑی سے مدت مین کہ اب کل تیرہ سو آٹھہ (۱۳۰۸ھ) برس ہوے ہین اور اوسمین سے
اہل اسلام کے فوج کشی و خلافت حقہ کا زمانہ بہت تھوڑا گذرا ہے جسکی تفصیل تواریخ اصحابہ
و خلفاے عباسیہ و بنی امیہ سے ظاہر ہے باینہمہ اسوقت کہ اکثر اہل اسلام ضعیف اور انکو
ہین مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک جیسا دین اسلام کا رواج ہے وہ عالم پر روشن
ہے یعنے اقصاے اندلس و فارس و بربر وغیرہ بلکہ جزائر خالدات تک کہ حد غربی ربع مسکون
کی ہے اور اقصاے چین بلکہ جزائر شرقیہ چین تک کہ حد شرقی ربع مسکون کی ہے اور
سواحل جنوبیہ افریقہ مثل کیپ وغیرہ اور زنگبار اور جزائر جنوبیہ ہند مثل لنکا وغیرہ کہ حد جنوبی
ربع مسکون کی ہے اور پچاس بلکہ ساٹھ [illegible] درجے یعنے اقصاے [illegible] ایشیا

روس تک کہ منتہے عمرانات معتدبہا جانب شمال ربع مسکون کا ہے بطفیل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم و الذین معہ کی ایسا رائج ہے جیسا چاہیے اور روز بروز زیادہ ترقی ہے بخلاف اور
ادیان و ملل کے کہ نسبت دین اسلام کے سب قدیم اور پرانے ہیں اور اونکی ملت و مذہب والے
جو حامی ہیں اونکے بڑے بڑے سلاطین صاحب شوکت و جاہ ہوئے اور ہزاروں برس سے اونکے
ترویج مین ساعی رہے اور ہزاروں اونکے پیشوایانِ دین و ملت علمائے علوم دین ہوتے آئے مگر
یہ ترقی روز افزون اونکو خواب مین بھی نصیب نہ ہوئی ـ مثلاً منجملہ ملل قدیمہ کے جنکے نسبت یہ امر
مذکورہ مبین ہین ایک بڑے ملت مجوس یعنے زردشت کے ہے جو ہزاروں برس سے چلی آتی ہے اور
منجملہ اون ملتون کے ایک ملت قدیمہ براہمہ ہند کے ہے کہ دین اسلام کے فروغ و ترقی کے مقابلے مین
سب خورد برد ہوگئین اور اب بھی اونکے روبر وبیچ ہے اور منجملہ اونکے ایک دین نصرانی ہے کہ
وہ بھی بہ نسبت دین اسلام کے ملت قدیمہ اور عظیم الشان ہے اور تمام یورپ اوس سے پیدا ہوا ہے
اور اکثر اقالیم انہین کے قبضے اقتدار و حکومت مین ہین اور ہمیشہ واسطے ترویج و اشاعت نصرانیت
کے لاکھون روپیے صرف کرتے ہین کہین پادریونکو وعظ کے واسطے نوکر رکھتے ہین کہین ہدایا
بھجواتے ہین کہین کرشستان ہوجانے مین طمع جاگیر و تنخواہ ہیم وغیرہ دلائے جاتے ہے اور نسل اونکے
سیکڑون شہید سے کئے جاتے ہین اور یہہ باین ہمہ جو حال ترویج و اشاعت کا ہے وہ معلوم ہے
کہ دین اسلام کی ترویج سے اوسکو کچھہ نسبت نہین ہے بلکہ برعکس اسکے اور اہتین کے ملت و مذہب
والے بڑے بڑے محقق اور اقسام دین اسلام اور اہل اسلام بلکہ تمام عرب کے کمالات اور
خوبیوں کے معترف ہین اور ہمیشہ سے دین اسلام مین داخل ہوتے جاتے ہین اگرچہ اون اخبار

سفرین دین پرستی زمین باسلام کے اقوال و مدائح شریعت مصطفویہ سے لکھوں تو ایک دفتر
عظیم ہوجاوے لہذا دیباچہ کے تمام پیرہ کے واسطے تلخیص لیجئے اقوال لکھتا ہون **سٹیلیو**
جو علم تاریخ کا ملک فرانس مین بڑا مدرس تہا وہ اپنے ہسٹری آف اسلام مین کہتا ہے کہ قوم
عرب بیشک ہمارے لیئے یورپ کے اوستاد ہین جس سے انکار نہین ہوسکتا اور جہان تک ہم کو
معلوم ہے گویا وہ ایک شمہ عرب کے اوس اصلی فضیلت کا ہے جو آجتک ہمکو معلوم بہے نہین ہوئی
مگر بہرکیف عرب کی قوم ہمارے جملہ فضل و کمال کا اب بہی سرچشمہ ہے پہر اسکی تائید مین اوس نے
سکندر ہمپلٹ جو سنے کا ایک لمبا سا قول نقل کیا ہے **تاریخ درو**
مین جسکا مصنف فرانس کا وزیراعظم ہے یہ لکھا ہے کہ ایک زمانہ مین اہل یورپ تاریکی جہالت
مین ٹکرین مارتے پہرتے تہے کہ دفعۃً اوپر امت اسلامیہ کی جانب سے ایک نور ادبیہ وغیرہ کا
پرتو افگن ہوا **گاڈفری ہگنس** کا یہ قول ہے کہ اہل اسلام اپنے مذہب کے
قایم ہونے کے تہوڑے ہی عرصے کے بعد تمام روئے زمین پر سب سے زیادہ فیاض
اور سب سے زیادہ باعلم قوم ہوگئی اور متقدمین کے علوم مفیدہ بیشے ہمکو بیشتر انہین
کے ذریعے سے ملے **جان ڈیون پورٹ** اپنے کتاب مین جو شم مورخ
سے یہ نقل کرتا ہے اہل روما اور گوتھ لوگون نے ہسپانیہ کو دو سو برس مین فتح کیا تہا
مگر اہل عرب نے صرف بیس برس مین اس ملک کو فتح کیا اور کوہ پیری نیز سے اوتر کر
اوسطرف فرانس مین پہونچ گئے اونکو علمی ترقی بہی ایسی جلد حاصل ہوئی جیسے انہین
فتح حاصل ہوئی انتہے ملخصا **گاڈفری ہگنس کہ** سے ناقل ہین

عیسائی اسکو یاد رکھیں تو بہت اچھا ہو کہ محمد کے سائل نے اسدرجہ کامیابی دیتے آپ کے
مریدوں میں پیدا کیا کہ جسکو عیسے کی ابتدائی پیرو ون میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے آپکا
دین اسقدر تیزی کے ساتھہ پہیلا کہ جسکی نظیر دین عیسوی میں نہیں نصف صدی سے کم میں اسلام
بہت سی عالیشان اور سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا **لارڈ ولیم میور** اپنی کتاب
سیرت محمدیہ میں لکھتے ہیں ہم بلا تامل اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام نے ہمیشہ کے واسطے
اکثر توہمات باطلہ کو کالمعدوم کر دیا اسلام کے صدائے جنگ کے روبرو بت پرستی موقوف
ہوگئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور قدرت کاملہ کا مسئلہ حضرت محمد کے معتقدوں
کے دلوں میں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے جیسے کہ خاص حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے دل میں تہا مذہب اسلام کے پہلی بات جو خاص اسلام کے معنے میں ہے یہ ہے کہ خدا کی مرضی
پر توکل مطلق کیا جانے بلحاظ معاشرت کے بہی اسلام میں کچہہ کم خوبیاں نہیں ہیں مذہب اسلام
اسبات پر فخر کرسکتا ہے کہ اسمیں پرہیزگاری کا ایک درجہ موجود ہے جو اور کسی مذہب میں نہیں
پایا جاتا انتہے مختصراً **لارڈ ڈفرن** الیسرائے ہند اپنے اوس اسپیچ میں جو
چند روز ہوئے جہاز سے اوترتے ہی بمبئی میں اہل اسلام کی نسبت دی ہے جسکو جنوری ۱۸۸۸ء میں
انگریزی اور دیسی اخبارات نے طبع کیا ہے طولانی تقریر کے بعد لکھتے ہیں اگر پابندی اسلام
مانع نہ ہوتی تو اہل اسلام ترقی میں سب پر سبقت لیجاتے انتہے۔ ان سب سے علاوہ خاص
انگلستان میں بہت سے انگریز مشرف باسلام موجود ہیں دیکہو ۱۸۸۸ء میں یورپین سے مقام
لورپول میں مسٹر ڈبلیو ایچ کوئلیم صاحب نے متعلقین کے جو خود مشرف باسلام ہو چکے

اور اونکی وجہ سے اسلام کے بنیاد وہان قایم ہوگئی اور وہان مسجد بہی بنائی گئی چنانچہ وہ اپنی
تحریر مین جو نیر اعظم مراد آباد مین چہپی ہے یون ظاہر کرتے ہین بجنسہ اوس خط کی عبارت نقل کرتا ہون
لا اله الا الله محمد رسول الله بہت سی عورتون نے آجتک دل سے اسلام قبول کیا اور عیسائیت
کو چہوڑ دیا خدا کی اسی نہایت مہربانی کا شکریہ جسکی قدرت کاملہ سے یہ اثر پیدا ہوا ظاہر کرتا ہون
کہ یہ تبدیلی مذہب اس یقین کے باعث ہے جو ان لوگون کے سینون مین اس عاجز راقم کے ذریعہ
سے پیدا ہوا اونہون نے مان لیا کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے میرے تبدیلی مذہب کے واقعات
مختصراً یہ ہین ۱۸۸۸ء مین تبدیلی آب و ہوا کیلئے مصر کو گیا اور جب مین اس ملک کے شہر تجیر
مین تہا تو میرے توجہ مذہب اسلام کیطرف پہر گئی گہر واپس آنے پر مینے قرآن شریف کا مطالعہ کیا اور مذہب
اسلام کے متعلق اور تصانیف بہی پڑہین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجہے کامل یقین ہوگیا کہ اسلام ہی ایک سچا
مذہب ہے اور اس خیال سے کہ اپنے دلی یقینی اعتقادات کا اظہار نہ کرنا ایک گناہ ہے رہنمائے ہدایت
کے لئے خدا سے دعا مانگی اور قرآن شریف کو کہولکر دیکہا سب سے پہلے مجہے سورہ انعام کی
یہ آیتین مجہے نظر آئین قل انی امرت ان اکون اول من اسلم ولا تکونن من المشرکین کہدو
کہ مجہے حکم کیا گیا ہون کہ سب سے پہلے تابعدارون مین ہوون اور مشرکون مین سے نہ ہوون
قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم کہدو کہ بالتحقیق اگر مین خدا کی مخالفت
کرون تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہون گویا اسطرح مجہے بتایا گیا کہ تو کیسطرح بت پرست
نہین رہے اسبات نے اس معاملہ کا میرے دل مین فیصلہ کر دیا مینے یکبارگی علانیہ طور پر
عیسائی معبدون کی ممبری کا ترک کر دی اور اپنے آپ کو ایک مسلمان ظاہر کیا پہر مینے اسلام پر

کئی نے کچھ دئے اور ایک چھوٹا سا کمرہ خدا کی پرستش کے لئے کھولا ایک ایک کرکے نو مسلم
میرے ساتھ شامل ہوگئے اگرچہ ابتدا میں یہ بڑا مشکل کام تھا مگر خدا کا شکر ہے کہ اب صادق الاعتقادات
مسلمانوں کا مجمع بنگیا پھر میںنے اپنے خیالات کی حمایت میں ایک چھوٹا سا پمفلٹ شایع کیا اور
آٹھ مہینے کے عرصے میں اسکی دو ہزار کاپیاں بک گئیں - عبادت کا کمرہ ساڑھے بارہ سو روپے
کی لاگت سے تیار کرایا گیا تمام سوا خط مسٹر کوئلیم کا - یہ حال اشاعت اسلام کا یورپ
میں ہے علاوہ ازیں بلاد مشرق و مغرب میں سوائے ملک ہند کے ہے اوسکی کیفیت اہل
تواریخ و اخبار کو بخوبی منکشف ہی یہ جملہ معترضہ تھا - اب میں پھر بیان خوبی اسلام کیطرف رجوع
کرتا ہوں - یہ دو چار حرف بیان اسلام کی کلی خوبیوں میں سے شمار کی گئیں جزی عقائد و عبادات
و معاملات میں خوبیاں موجود ہیں اونکی کوئی انتہا نہیں علے ہذا القیاس سیاسئے اور
غیرت اوس سے تمہارے دین کے مقابلے اسیطرح سمجھنا چاہیے جسکی حد و نہایت نہیں ہمارے
یہاں اہتمام پاکی کا جیسے ظاہر ہے اوس سے زیادہ باطن کی پاکی مہتم بالشان ہے تمہارے
یہاں جسقدر ملوث نجاست ظاہر کے ساتھ ہے اوس سے کہیں بڑھکر خباثت باطنی کا اہتمام
ہے چنانچہ اونکے حال تمہارے یہاں کے پاکی کا یہ ہے کہ گو موت طاہر مطہر ہے یعنے پاک
اور پاک کرنے والا - گوبر سے چوکا لیپا جاتے - عورت نفس گائے کے گوبر اور پیشاب
سے سرد ہوتے - اور اوسکو پیتے تو پاک ہو - بعض صورت میں مرد بھی موت پینے
سے پاکی حاصل کرتے ہیں - یہ مقرر مسئلہ ہے برہمن اگر بغیر جنیو کے کھانا کھالے اوسکا
تدارک یہ ہے کہ گنگا تیری کا نسخہ ہے اوس دن گائے کے موت کے سوا کچھ نہ کھائے

اور اگر براہمن چنڈال کے تالاب مین نہاے اوسکا پانی پیئے تو گوبر کہاے موت پیئے تب پاک ہو۔ ہندوونکے بڑے بھگت ہر روز پنچ گپ پیتے ہین یعنے گوبر پیشاب گہی دودہ دہی۔ کہ ان سے زیادہ کوئی چیز پاک نہین۔ کوئی غیر قوم کے برتن مین کہالے تو اوسکو پنچ گپ پلاکر پاک کرین جہوٹا کسیکا انکے یہان ناپاک ہے۔ اسلیئے دو ہندو ایک برتن یا ایک پاتر سے مین نہین جاتے نہ ایک دوسرے کا جہوٹا کہاتین۔ انسان اشرف المخلوقات کا تو پلید ہے اور گاے کا گو موت انکے یہان پاک ہے۔ استنجہ غسل وغیرہ مین پاکی کا اہتمام جو تمہارے یہان ہے سب پر ظاہر ہے اسیطرح ہمارے یہان عبادت کا مبنے تعظیم اور اخلاص الہی پر ہے اوسمین سواے ذکر الہی کچہ غرض نہین تمہارے یہان کے جو عبادت ہے غیر کے غیر کے نام کی ذکر غیر کے اہتمام کیے۔ ہمارے یہان ہر کام مین پہلے اللہ تعالے کا نام مبارک لینا مثلا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا ہے تمہارے یہان پہلے گنیش کا نام کہتے ہین سری گنیشائی نمہ یعنے گنیش کو میرے نمسکار۔ یعنے تسلیمات گنیش وہ شخص ہے کہ جسکی نسبت کہتے ہین کہ ایک بار پاربتی مہادیو کی بی بی نہا ملکر نہانے لگی اور اپنے بدن کے میل سے ایک اپنا بیٹا بنایا جسکا نام گنیش ہے اوسکو گہر کے دروازے پر بٹہایا تا کسیکو اندر نہ جانے دے استنے مین مہادیو باہر سے آیا گنیش نے منع کیا مہادیو نے خفا ہوکر اوسکا سر کاٹ کر پہینکدیا پاربتی اوسکے غم سے بہت روئی کہنے لگی اسکو زندہ کردے مہادیو نے ہرچند گنیش کا سر تلاش کیا نہ ملا ناچار ہاتہی کا سر کاٹ کر گنیش کے سر سے ملاکر زندہ کردیا اور اوسکو یہ انعام دیا کہ جو شخص کچہ کام کرے پہلے تیرا نام ہے جب پوجا کرے پہلے تیری پوجا کرلے کہ قبول ہوگی

چنانچہ سب ہندوؤن برن کا اپنے آتجک مذہب ہے اور اب تک انکے دلون مین صورت گنیش
کی اسی صورت کے ساتھہ موجود ہے اور اکثر ہندو اپنے دروازون پر ہاتھی وغیرہ کی تصویر
نہایت اسی کیفیت کے ساتھہ لگاتے ہین اور کاغذ پر چھاپ اور لکھکر چسپان کیا کرتے ہین ہمارے
یہان عبادات مین سے بڑی عبادت سندھیا ہے کہ اوس سے افضل کوئی عبادت نہین
جیسے ہمارے یہان نماز صورت اوسکی یہ ہے کہ دل سے تو برہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین
مصروف رہنا کہ آنکھین اور ناک بند کرکے اونکی صورت کا دھیان کرنا ہے بشن کی تصویر اپنی
صورت کو اپنے سینے مین دھیان کرنا سرخ پوشاک چار مونہہ کنول مین بیٹھا ہوا اور مہادیو کی
صورت کو اپنے دماغ مین خیال کرنا تین آنکھین پانچ مونہہ سفید پوشاک ماتھے پر ٹیکا اور زبان
سے گایتری کا جپ کرنا اور بدن سے آفتاب کی تعظیم مین مصروف رہنا صبح و شام غروب و طلوع
وغیرہ اوقات مختلفہ مین باوضاع مختلفہ ڈنڈوت کرنا اسکندپوران مین مرقوم ہے
کہ گایتری سے بڑھکر بید مین کوئی چیز نہین اور کوئی وظیفہ اور منتر اوسکے برابر نہین -
مستو شاستر مین ہے کہ پنڈت گایتری کے پڑھنے سے بیشک مکت یعنی نجات حاصل کرتا ہے
اور سوائے اسکے بہت سی تعریفین ہین حالانکہ اوسمین سوائے برہما بشن و مہادیو کے
نام اور سورج سے التجا کے سوا اور کچھہ نہین خدا تعالے کی تعظیم یا اوسکے نام مبارک
کا کیا ذکر ہے - اسیطرح برت یعنی روزہ بتون کی ہی نام کا رکھتے ہین مثلاً اکادسی کا
برت یعنے گیارھوین کو روزہ بشن کے نام کا اور چودس کو مہادیو کا منگل کے دن
ہنومان کا اتوار کو سورج کا جمعہ کے دن سنیچر یعنے زحل کا اور مہادیو کی اشٹمی کو

کشن کا کاتک کی اماوس کو یعنے دیوالی کے دن روز برت لچھمی کا۔ چیت کے
مہینے مین دیوے کا اور بعضے عورتین کالکا کا برت رکھتی ہین۔ اور پہر بعضے روزہ دن
مین ونکو بہی کہاتی ہین اور رات کو بہی خلاصہ یہ کہ حق تعالے کے نام کا خالص روزہ
اُنکے یہان کوئی نہین ہے جو ہے غیر ونکے نام کا۔ ہمارے یہان حج مین جو افعال
ہین وہ سراسر محبت واخلاص وتعظیم وذکر اللہ سے مملو ومعمور ہین۔ تمہارے یہان
جو مقامات تیرتھ ہین اونمین سوائے غیر کی عبادت وتعظیم کے کوئے بات نہین ہے
مثلاً مشاہیر زیارت گاہون سے جو بتون کے نام پر مقرر کرتے ہین اور وہان جاکر بتون
کی عبادت کرتے ہین گنگا ہے جمنا ہے۔ جوالا مکہی کانگڑا۔ جینت پوری۔ منسا دیوی
بندرابن۔ متہرا۔ دوارکا۔ کاشی۔ جگناتہ۔ بدرتے۔ وغیرہا ہین ان مقامات مین
سوائے بتون کی تعظیم اور پرستش کے کچہہ نہین ہے۔ کہین پیپل کا تخت بنا کر بت کے
نیچے رکہنا۔ کہین چانول چڑہانا۔ صندل ملنا۔ منتر پڑہکر دیوتاؤن کو بلانا۔ بہوگ لگانا
پانی پلانا۔ پان وغیرہ چڑہانا۔ پوشاک پہنانا۔ خوشبو جلانا۔ دیپک یعنے چراغ
جلانا۔ کہین استت یعنے بتونکو سراہنا۔ اور سوائے انکے اسی قسم کے اور بہت سی
عبادات مین برتتے ہین۔ لکڑی پتہر حیوانات وغیرہ معبود ہین یا معبود حقیقی سے
خالص عبادت تمہارے ملت مین کہان ہے اوسکا نشان دو سب سے بڑے
معبود مہادیو کے پوجا کا طریق تمہارے یہان یہ ہے جو ضعف باہ کی خاصی دوا ہے
یعنے مہادیو کے لنگ کو جلہرے مین رکھتے ہین اور جلہرے نیچے کے شکل پر ہوتی ہے

کہ مہادیو کے لنگ کو اوسکے اندر داخل کر کے اوسکے پوجا کرتے ہین یعنے اوسپر مل ڈالکر
کہ پانی یا دودہ اوسپر پانی ملاکر اوسکے دہار بہت دیرتک دیتے ہین اور مرد و عورت
لڑکے لڑکیان نوجوان بہوئین بیٹیان سب جاکر اوس لنگ اور جلہری کے درشن
یعنے زیارت کرتے ہین گویا پانی یا دودہ پانی کے دہار علامت ہے انزال کے
اور صورت ہے خروج نطفہ کے۔ اور اس لنگ کی پوجا کے سبب مین روایات مختلف
ہین۔ شب پوران مین ہے کہ ایک بار پاربتی مہادیو کے جورو نے جماع کی خواہش
کی اول مہادیو نے انکار کیا جب پاربتی نے بہت اصرار کیا تب مہادیو نے جماع کے وقت
اسپنے لنگ یعنے آلت کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی اوسکی متحمل نہین ہوئی آخر بہت
تنگ اور بیقرار ہوکر بشن سے فریاد چاہی اور اوسکے آگے روئی پیٹی چلائی۔ تو بشن نے
مہادیو کا لنگ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے مہادیو کے سامنے بہت خوشامد اور
عاجزی اور لطائف الحیل کر کے اپنے جان بچائی اوسوقت سے لنگ کی پوجا شروع
ہوئے۔

ایک روایت مین ہے کہ بعضے معتقدین نے سنت بن (مقام کا نام ہے) تپسیا یعنے
زہد اور عبادت کیا مہادیو نے اوسکے حسن عقیدت کے امتحان کے واسطے اون کے جورون
مین جاکر اپنا لنگ ننگا کیا اور برہمنون کی بد دعا سے مہادیو کا لنگ بدن سے جھڑگیا تب
مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا۔ برہمنون نے مہادیو کی بڑی تعریف کی۔ مہادیو نے خوش
ہوکر لنگ کی پوجا کا حکم دیا۔ پس اوسوقت سے لنگ کی پوجا شروع ہوگئی اور کتاب

جاری ہے۔

ایک روایت مین یہ ہے آیا ہے کہ ایک دفعہ مہادیو نے گیلاس پربت پر رکھیشرون کی عورتون سے زنا کی اوسکے بعد رکھیشرون نے بددعا کی جسکا یہ اثر ہوا کہ جس سے مہادیو کا وہ مبارک آلہ جس سے یہ عمدہ کام سرزد ہوا تھا یعنے لنگ وہ سر سے کٹ کر گر پڑا اور جس زمین پر گرا اوسپر بڑے آفت مچا کی بر ہما نے سفارش کر کے مہادیو کو بڑے تکلون سے منایا اور رکھیشرون کو سخت وسست سنایا۔ برا بہلا کہا۔ بڑی ملامت کی۔ کہ مہادیو تمہارے یہان اتفاقیا وقت سے مہمان تھے اگرچہ تمہارے بہوؤن بیٹیون کے ساتھہ ایسے امر خیر مین اونہون نے مشغولی کے تاہم تم کو اون کے حق مین ہرگز بددعا کرنے نہین چاہیے تھے بلکہ اور زیادہ تعظیم اور اخلاص کے ساتھہ پیش آنا تہا۔ یہ نعمت غیر مترقبہ تمہارے ہاتہ آئی کہ اونہون نے خود تمہارے یہان قدم رنجہ فرمایا تب مہادیو نے خوشنود ہوکر لنگ کے پوجا کے واسطے حکم محکم نافذ فرمایا۔ اسے بنا پر تمام ہنود متقی پرہیزگار حتے الامکان اسکے امتثال مین ساعی وکوشان ہین

ایک روایت یہ ہے کہ ایک مرتبہ نیند مین مہادیو کو شہوت غالب ہوئے اور اون کا لنگ کھڑا ہوا۔ پاربتی نجیال اسبات کے کہ اوسکی شہوت ضایع نہ جاوے اوس ذات شریف کے لنگ کو اپنی فرج مین داخل کر کے بیٹھہ رہی اور لنگ بڑہنا شروع ہوا یہان تک کہ بڑہتے تہے آسمان تک پہونچا گرایا۔ نبی ی بہی اوسیس

بیٹھی رہی۔ جب دیوتا اونکے مقام تک پہونچا تب پاربتی کو شرم آئی۔ چونکہ لنگ کا اسقدر
پڑتا ایک بڑی کرامت ہی لہذا اوسکی پوجا سو جب نجات قرار پائی [illegible] کے واسطے
ظاہر ہے کہ ان پوجنے والون کا دہیان پوجا اور درشن کے وقت ان اسباب کیطرف صرف
جاتا ہوگا خصوصاً وقت خاص اور موقع مخصوص پر۔ ایک روایت مین ہے کہ ایک مرتبہ
برہما بشن نے اوسکے لنگ ناپنا تہا دس ہزار برس تک برابر ناپتے ہوئے چلے گئے لیکن
اوسکا کہین پتا نہ ملا۔ کہ کہان تک ہے۔ کچہہ انتہا نہ پائی۔ واقعی جسکا لنگ اسقدر ہو اوسکے
عظیم الشان ہونے کا کیا ٹہکانا ہے۔ الغرض برہما نے سمجہہ لیا کہ میرا خدا یہی ہے اس سے بڑا اور
کون ہوگا۔ لہذا برہما اوسکی پوجا شروع کردی۔ ایک روایت اسطرح ہی ہے کہ ایک روز
پاربتی جی نے مہادیو کے ساتہہ چوسر کہیلی اور بازی جیت لی جو شرط آپسمین ٹہری تہی اوسکی
خواہان ہوئی۔ مہادیو خفا ہوکر ایک غار مین جا بیٹہا تبرکاً اپنا آلہ کاٹ کر دیدیا جسکی پوری
تفصیل اوپر گذری فی الجملہ لنگ کی پوجا بصورت دخول در فرج گویا حکایت حال یادگار ہے
اوسکے کمالات و بزرگی حالات کی اسیطرح اور دیوتاؤن کو سمجہنا چاہئے جنمین چشم بد دور کوئی امر
بیحیائی کا نہین ہی ہاں۔ جیسے یہ ذکر کی پرستش کرتے ہین ان مین کے بعض فرقے جیسے بام مارگی
فرج کی پرستش کرتے ہین۔ خلاصہ یہ کہ انکے عقاید کا وہ حال اور عبادات کا یہ حال نعوذ باللہ منہا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب کہان تک تمہارے دین کی غیرتیت ظاہر کرون
چند امور مشتے نمونہ از خروارے و اندک از بسیاری لکہدئے جس سے تمہارے دین کی خوبی مثل آفتاب روشن ہی
اوسے افسانہ ہم ڈرتے ڈرتے + سنایا کچہہ کہین سے کچہہ کہین سے

قال السائل اگر کہیں عیسوی یا محمدی دین ہی سچا ہے تو یہ دلیل یا تجربہ سے ثابت ہوتا ہے تمھیں کیا دلیل و تجربہ ہے اگر کہیں نبیوں کے معجزے و پیشین گوئی الخ **اقول وبحولہ سبحانہ**

احول قبل تقریر جواب کے چند مقدمات لکھنا ضرور ہیں **پہلا مقدمہ** تواتر مفید علم الیقینی ہے اور خبر مشہور قریب قریب اُسکے بلکہ بعضوں نے اُسکو متواتر کے قسم سے گنا ہے اسیطرح اخبار احاد متفقہ کی کثرت سے افادہ علم قدر مشترک کا ہوتا ہے اوراسکو متواتر معنوی کہتے ہیں اور یہ مقدمہ تمام جہاں کے عقلا کے نزدیک مسلّم ہے اسواسطے کہ مدار اثبات وقایع ماضیہ کا مثلاً بہ نسبت اُن لوگوں کے جنھوں نے مشاہدہ نہیں کیا ہے انہی تین قسم کی خبروں میں منحصر ہے اور یہ بحث ہمارے یہاں کتب عقائد اور علم اصول فقہ اور اصول حدیث میں بتفصیل مذکور ہے بقدر حاجت اس جگہ لکھتا ہوں پہلے تعریف معلوم کرنا چاہیے پھر حکم پھر بعض کی مثال اُسکے ضمن میں مذکور ہوگی قال فی شرح المسلم وہو متواتر انکان خبر جماعۃ یفید العلم وقال عامۃ الحنفیہ رحمہم اللہ ما لیس بمتواتر احاد ومشہور وجہ الحصران الخبر ان رواہ جماعۃ لایتوہم تواطوہم علی الکذب ثم وثم فمتواتر والا فان روی عن صحابی جماعۃ لایتوہم تواطوہم علی الکذب ثم وثم وتلقی الامۃ بالقبول فمشہور کما قال وہو ما کان احاد الاصل بان یروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد واثنان وبالجملۃ عدد غیر بالغ حد التواتر فی القرن الثانی والثالث ومن بعدہم بتقبول الامۃ والم یکن کذلک فہو خبر الواحد وجعلہ الشیخ الامام ابو بکر الجصاص الرازی قسمًا من المتواتر وتبعہ بعضہم کا بی منصور البغدادی وابن فورک ویوجب الخبر المشہور طمانیۃ کانہ الیقین لظری لامساغ الشبہۃ والاحتمال الناشین

عن دلیل فیہ اصلا ثم قال العلم بالمتواتر حق ضرورۃ العلم بالبلاد النائیۃ کمکۃ و مدینۃ شرفہما اللہ تعالی والامم الخالیۃ کالانبیاء السابقین وکاوس وکی ثم قال الجمہور علی ان ذلک العلم الحاصل من التواتر ضروری غیر متوقف علی النظر فان العلم یحصل بمجرد سماع الخبر عن جماعۃ موصوفین حتی یحصل العلم بہ لمن لا یقدر علی الکسب کالبلد والصبیان انتہی ثم قال کثرۃ الاحاد المتفقۃ فی معنی لو التزاما ای ولو کان المعنی التزامیا یوجب العلم بالقدر المشترک بین تلک الاحاد ولا یحتاج فی ذلک الی الدلیل لان ہذا العلم ضروری یعلم تحققہ عند الرجوع الی الوجدان ولو وجد منکر لا یلتفت الیہ ویکذب ببداہۃ العقل ہو التواتر المعنوی فی الاصطلاح وذلک کوقائع حاتم فی عطایاہ ووقائع امیر المومنین علی فی حربہ ووقائع امیر المومنین عمر فی عدلہ وجلادتہ فی الدین ووقائع ابی ذر فی زہدہ الی غیر ذلک من اخبار الصحابۃ والتابعین وغیرہم کرامات قطب الاقطاب محی الملۃ والدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز انتہی وقال فی شرح العقائد الخبر المتواتر سمی بذلک لانہ لا یقع دفعۃ واحدۃ بل علی التعاقب والتوالی وہو الخبر الثابت علی السنۃ القوم لا یتصور تواطوہم ای لا یجوز العقل اتفاقہم علی الکذب ومصداقہ وقوع العلم من غیر شبہۃ وہو بالضرورۃ موجب للعلم الضروری کالعلم بالملوک الخالیۃ فی الازمنۃ الماضیۃ والبلدان النائیۃ فہہنا امران ـ احدہما ان المتواتر موجب للعلم وذلک بالضرورۃ فانا نجد من انفسنا العلم بوجود مکۃ وبغداد وانہ لیس الا بالاخبار والثانی ان العلم الحاصل بہ ضروری وذلک لانہ یحصل للمستدل وغیرہ حتی الصبیان الذین لا اہتداء لہم الی العلم بطریق الاکتساب وترتیب المقدمات انتہی وفی شرح المواقف وانا وہم العلم الضروری بما تواتر الاخبار عندا امر لا شبہۃ فیہ انولا سبیل للعلم الضروری بالبلاد النائیۃ والاشخاص الماضیۃ سوی التواتر انتہی خلاصہ یہ ہے کہ خبر متواتر اسکو کہتے ہیں کہ اتنے لوگوں نے

جواب شافی

اسکو نقل کیا ہو ان سب کا اتفاق اوپر کذب کے عقل کے نزدیک محال ہو پھر اس میں یہ شرط ہے کہ ہر مرتبہ میں اول سے آخر تک اسکے ناقلین اتنے ہی ہوں اول میں اتنے ناقلین نہوں اور بعد کو ہو جائیں اسکو خبر مشہور کہتے ہیں اور جو نہیں تو خبر احاد اور خبر متواتر سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے بلا تردد و شبہہ جیسے اخبار بادشاہان گذشتہ اور خبر دور دور کے شہروں کی مثلاً اور خبر مشہور سے ظن قوی قریب یقین کے اور جو اخبار احاد میں کثرت روایات اتفاق معنی کے ساتھ پائی جاتی وہ بھی افادہ علم یقینی میں بمنزلہ تواتر کے ہے اسیواسطے اسکو تواتر معنوی کہتے ہیں جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب سمجھ لو کہ مقدمہ رابعہ میں ہم جو اخبار در باب اثبات نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کرینگے اکثر ان تینوں قسموں سے خالی نہیں پس ثبوت نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قطعی اور یقینی ہے **دوسرا مقدمہ** معجزہ عبارت ہے اس امر خارق عادت سے جو ظاہر ہو منجانب اللہ مدعی رسالت کے ہاتھ پر واسطے اظہار صدق رسالت کے جبکا دوسرے سے مقابلہ ہو سکے قال فی شرح العقائد والمعجزۃ امر خارق للعادۃ قصد بہ اظہار صدق من ادعی انہ رسول اللہ تعالی انتہی شرح مواقف میں ہے المقصد الثانی فی حقیقۃ المعجزۃ وہی بحسب الاصطلاح عندنا عبارۃ انما قصد بہ اظہار صدق من ادعی انہ رسول اللہ پھر اسکے شرائط کے بیان میں کہا الشرط الاول ان یکون فعل اللہ تعالی او مایقوم مقامہ من التروک وانما اشترط ذلک لان التصدیق منہ ای من اللہ تعالی لا یحصل بما لیس من قبلہ الشرط الثانی ان یکون المعجز خارقا للعادۃ اذ لا اعجاز دونہ فان المعجز نیزل من اللہ تعالی منزلۃ التصدیق بالقول کما سیاتی وما لا یکون خارقا للعادۃ بل معتادا کطلوع الشمس فی کل یوم

و بدوا لا از مارق کل بعینه فانه لا یدل علی الصدق لمساواة غیره ایاه فی ذلک الشرط الثالث ان تتعذر معارضته
فان ذلک حقیقة الاعجاز الرابع ان یکون ظاهرا علی ید مدعی النبوة لیعلم انه تصدیق له انتهی شیخ جلال الدین
سیوطی تفسیر اتقان میں لکھتے ہیں المعجزة امر خارق للعادة مقرون بالتحدی سالم عن المعارضة مولانا شیخ عبد الحق
محدث دہلوی مدارج النبوة میں فرماتے ہیں معجزه امر خارق عادت که ظاہر گردد بدست مدعی رسالت
که مقرون باشد بتحدی و معنی تحدی برابری کردن و بکاری در پیش خواندن خصم را و غلبه جستن و تحقیق آنست
که در معجزه تحدی شرط نیست چندین از معجزات از حضرت رسالت ظاہر می شد که تحدی در انجا نبود
مگر آنکه گویند مراد آنست که از شان وی تحدی باشد باین تقدیر قید وقوع از مدعی رسالت کافیست
انتہی قال القاضی عیاض فی الشفاء المعجزة مع التحدی من النبی قایم مقام قول الله تعالی صدق عبدی فاطیعوه
واتبعوه وشاہد علی صدقه فی الذی یقول ثم قال فی فصل بعده اعلم ان معنی تسمیتنا ما جاءت به الانبیاء
معجزة ہو ان الخلق عجزوا عن الاتیان بمثلها وہی علی ضربین ضرب ہو من نوع قدرة البشر فعجزوا عنه
فتعجیزہم عنه ہو فعل الله تعالی دل علی صدق نبیه کصرفہم عن تمنی الموت وتعجیزہم عن الاتیان بمثل القران علی
رای بعضہم ونحوه وضرب ہو خارج عن قدرتہم فلم یقدروا علی الاتیان بمثله کاحیاء الموتی وقلب العصا
حیة واخراج ناقة من صخرة وکلام شجرة ونبع الماء من بین الاصابع وانشقاق القمر مما لا یمکن ان یفعله
احد الا الله تعالی فیکون ذلک علی ید النبی من فعل الله تعالی وتحدیه من یکذبه ان یاتی بمثله تعجیز له
واعلم ان المعجزات التی ظہرت علی ید نبینا صلی الله علیه وسلم ودلائل نبوته وبراہین صدقه من ہذین النوعین
معا انتہی تفسیر مقدمه ظاہر کر دینا الله تعالی کا کوئی امر خارق عادت نبی کے ہاتھ پر بمطابقت
دعوی نبوت و رسالت ایسا کہ اسکا معارضہ کسی سے نہو سکے واسطے صدق نبوت نبی و رسالت رسول کے

بس ہی اور یہ لازم نہین ہی کہ ہر بات جو معاندین طلب کرین جب وہ دکہا دیئے تو اوسکی نبوت ثابت ہو اور جو نہین تو نہین اور یہ مقدمہ بہت ظاہر اور مبرہن ہے براہین عقلیہ و نقلیہ منجملہ اسکے ایک یہ ہے کہ معجزہ دلیل ہے اثبات نبوت و رسالت کی جس طرح کہ ایک شخص دعوی کا مدعی ہو اور اوسکے اثبات کیواسطے کوئی دلیل نقض و معارضہ سے پیش کر دے تو بعد اسکے دوسری اور دلیل کا لانا واجب و لازم نہین اسیطرح انبیا علیہم السلام پر بعد ارائت ایک معجزہ کے دوسرے کی حاجت نہین دوسرے یہ کہ اگر ایسا ہو تو نبوت کسی نبی کی ثابت نہو کی اسواسطے کہ معاندین کی عناد و تعنت کی کوئی حد نہین ہے جب کوئی معجزہ ظاہر کریگا اور معاندلے آ کرینگا و تکذیب ثبوت نبوت کا کیا طریق اور ثابت ہونا نبوت کسی نبی کی باتفاق اہل اسلام و غیر اہل اسلام باطل ہے کیونکہ اہل کتاب و مشرکین سب انبیاء سابقین کے قایل ہین اگرچہ بعض نبی کی نسبت بعض کو خلاف ہے ومن ثم قال العلامۃ المحقق الطوسی نور اللہ مرقدہ فی التفسیر لیس من شرط کونہ نبیا صادقا تواتر المعجزات و توالیہا اذ لو فتح ہذا الباب للزم ان لاینتہی الامر فیہ الی منقطع وکلما اتی النبی بمعجز اقترحوا علیہ معجزا آخر ولاینتہی الامر فیہ الی حد ینقطع عنہ عناد المعاندین و تعنت الجاہلین انتہی امام فخر رازی تفسیر کبیر مین افادہ فرماتے ہین و لیس من شرط کونہ نبیا صادقا تواتر المعجزات الکثیرۃ و توالیہا لانا لو فتحنا ہذا الباب للزم ان لاینتہی الامر فیہ الی منقطع و کلما اتی الرسول بمعجز اقترحوا علیہ بمعجز آخر ولاینتہی الامر فیہ الی حد ینقطع عندہ عناد المعاندین و تعنت الجاہلین

چوتھا مقدمہ نبوت و رسالت ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے اور ثبوت اسکا قطعی اور یقینی ہے اور ادلہ و براہین اسکے غیر متناہی ہین اور دلائل اعجاز حیطہ حصر و بیان سے باہر ہے ہم چند دلیلین واضح سنیر ختصر یہان لاتے ہین

پہلی دلیل اثبات نبوت کی یہ ہے کہ ہمارے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت
کی تصدیق کتب سابقہ انبیای سابقین اور اونکی بشارات میں ساتھ تصریح نام مبارک مع کمالات غالب وصفات
کمال آپ کے اصحاب اور آپکی امت کی موجود ہے بلکہ تمہاری کتب معتبرہ میں بھی تصدیق نبی آخر الزمان کی
موجود ہے شیخ عبد اللہ ترجمان جنکو اللہ تعالی نے بعد تحصیل کمال علوم دین نصاری کے ۸۲۳ھ آٹھ سو
تیئیس میں مشرف باسلام فرمایا اپنی کتاب تحفۃ الاریب میں یہ تفصیل لکھا ہے میں اسمیں سے ملخصاً
نقل کرتا ہوں الباب التاسع فی ثبوت نبوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنص التوراۃ والانجیل والزبور وتبشیر الانبیاء
ببعثته وبقاء ملته الی آخر الدہر صلی اللہ وآلہ وسلم وعلیہم اجمعین اعلموا رحمکم اللہ ان ثبوت نبوۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ثابتۃ فی کل کتاب انزلہ اللہ تعالی وجمیع الانبیاء قد بشروا بہ فمن ذالک ما فی الفصل
الثامن عشر (۱۸) من کتاب الخامس من التوراۃ فان التوراۃ خمسۃ کتب واجتمعت فی سفر واحد ان اللہ تعالی
قال لموسی علیہ السلام قل لبنی اسرائیل انی اقیم لہم آخر الزمان نبیا مثلک من بنی اخوتہم وکل نبی بعث
بعد موسی کان من بنی اسرائیل وآخرہم عیسی فلم یسبق ان یکون من بنی اخوتہم الا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لانہ من ولد اسمعیل واسمعیل اخو اسحاق ابن ابراہیم واسحاق جد بنی اسرائیل فہو ہی الاخوۃ التی ذکرت
فی التوراۃ ولو کانت ہذہ البشارۃ نبی من انبیاء بنی اسرائیل لم یذکر اخوتہم معنی والیہود اجمعوا
علی ان جمیع الانبیاء الذین کانوا فی اسرائیل بعد موسی لم یکن فیہم مثلہ والمراد بالمثلیۃ ہہنا ان یاتی
بشرع خاص ناسخ تتبعہ الامم بعدہ وہذہ ہی صفۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ من بنی العرب بنی اسمعیل
وجاء بشریعۃ ناسخۃ لجمیع الشرائع تبعتہ علیہ الامم فہو کموسی من ہذہ الحیثیۃ وافضل منہ ومن جمیع الانبیاء
المرسلین ومن ذالک ما فی فصل الثالث والثلاثین (۳) من کتاب الخامس من توراۃ ان الرب تعالی

اقبل من طور سینا وطلع علینا من ساعیر وظہر من جبال فاران یعنی مکۃ وارض الحجاز فان فاران اسم جبل من ملوک العمالقۃ الذین اقتسموا الارض مکان الحجاز وتخومہ الفاران فسمی القطر باسمہ فی التوراۃ جاء اللہ من طور سینا یرید بمجیئہ ظہور دینہ وتوحیدہ تبارک تعالی کما اوحی الی موسی بطور سینا وطلع من ساعیر یعنی جبلا من الشام کان ظہور دین عیسی علیہ السلام وظہر من جبال فاران یرید بما اوحی اللہ تعالی من دین الاسلام بمکۃ والحجاز ای نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم قولہ ان ایات القدسیین معہ وعن یمینہ فالقدسیون ہم الرجال الابرار الصالحون المراد بہم ہہنا اصحاب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہم الذین کانوا معہ عن یمینہ فلم یفارقوا قط رضی اللہ عنہم ومن ذالک ما اتفق علیہ الاربعۃ الذین کتبوا الاناجیل الاربعۃ ان عیسی علیہ السلام قال للحواریین حین رفع الی السماء انی اذہب الی ابی وابیکم والہی الہکم والبشر کم من نبی یاتی من بعدی اسمہ فارقلیط وہذا الاسم الشریف ہو بلسان الیونانی وتفسیرہ بالعربیۃ احمد کما قال اللہ تعالی فی الکتاب العزیز ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد وفی الانجیل بالاطان باراکلیتس وہذا الاسم الشریف المبارک ہو الذی کان سبب اسلامی وقال یوحنا فی فصل الرابع عشر (۲۶) من انجیلہ ان عیسی علیہ السلام قال البارقلیط ہو الذی یرسلہ اللہ فی اخر الزمان وہو یعلمکم کل شئی فاربارقلیط ہو نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی علم الناس کل شئی بما اوحی اللہ تعالی من القران العظیم الذی فیہ علم الاولین والاخرین ما فرط اللہ فیہ من شئی کما قال تعالی نبی ذکرہ ولم یظہر بعد المسیح نبی مرسل لہذہ الصفۃ غیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہو المراد بہذہ البشارۃ الجلیلۃ ومن ذالک ما قال یوحنا فی الفصل السادس عشر (۱۳) من انجیلہ قال المسیح قال البارقلیط الذی یرسلہ الی من بعدی لا یقول من تلقاء نفسہ شیئا ولکن نیا جیکم بالحق کلہ ویخبرکم بالحوادث والغیوب وہذہ صفۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاخبار المتواتر بحیث الغیب لاینکرہا الا کل مخذول مطرود عن ابواب رحمۃ اللہ تعالی وما کونہ لا ینطق عن الہوی الا وحی یوحی فہذا شہد اللہ بہ فلا خلاف فیہ کما قال اللہ تعالی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی واما اخبارہ بالحوادث والغیوب فباب واسع جمیعہ فیہ

لكتب فهو بحر المحيط بساحته - وفي الكتاب المسمى بالرد ترجمة الاسلام ابو الفضل عياض نا فيه وقع واخبار الاول للابصار

واما ثبوت نبوته صلى الله عليه وسلم من كتب الانبياء المتقدمين عليهم السلام فمن ذلك قال داود عليه السلام في الزبور في الفصل الثاني والسبعين

انه يملك من البحر الى البحر - ومن لدن الانهار الى منقطع الارض تاتيه ملوك الجزائر بالهدايا ويسجد له الملوك تدين

له الطاعة والانقياد ويصلى عليه في كل وقت ويبارك في كل يوم ويتنور نوره من المدينة ويدوم ذكره الى ابد الآباد ودوام

وجوده قبل وجود الشمس هذه كلها صفات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم والوجود يشهد له وكل من وقع هذه عنه فلا يجد لها في

احد سيقتدا وان ادعاها مدع لغيره من الانبياء كان هو مجاهرا بالبهتان ثم لا ... احد من الانبياء سوى داود والنبي

شهدت ببعض هذه الصفات الجليلة وهو قبل نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وزعم اليهود ويعلمون انها

صفات ذاتية له صلى الله عليه وسلم ولكنهم يكتمون ذلك كما ثبت لهم في الازل ومن ذلك ما قال النبي حبقوق

عليه السلام في الفصل الثالث (٣) يجيء في آخر الزمان يجيء الرب من القبلة والقدس من جبال فاران و

تجلى الرب تبارك وتعالى مجيء وجه والقدوس هو نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ظهر من جبال فاران هي مكة

وارض الحجاز ومن ذلك ما قال النبي ميخا عن اي ميخا عليه السلام في الفصل الرابع (٤) من كتاب

في آخر الزمان تقوم امة مرحومة وتختار الجبل المبارك ليعبدون الله فيه ويجتمعون من كل الاقاليم فيه ليعبدوا الواحد

ولا يشركوا به شيئا وهذا هو جبل عرفات بلا شك والامة المرحومة هي امة محمد صلى الله عليه وسلم فالاجتماع

بالجبل المبارك هو اجتماع الحجاج بعرفات واتيانهم اليه من جميع الاقاليم ومن ذلك ما قال النبي

شعيا اي اشعيا في الفصل الثاني والاربعين من كتابه ان الرب سبحانه يبعث باخر الزمان عبده الذي

اصطفاه لنفسه بعث اليه روح الامين ليعلمه دينه ويحكم بالحق بين الناس وهو يخرجهم من الظلمات التي كانوا فيها

الى النور فتلك ما عرفتني الرب سبحانه قبل ان يكون وهذا يحكم انه صفات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم واضحت له -

ہو الذی بعثہ اللہ فی اخر الزمان بعد ان اصطفاہ لنفسہ وجعل حبیبہ وخلیلہ من خلقہ

وبعث الیہ الروح الامین جبرائیل لعلمہ دینہ وہو وحی القران والسنتہ وشرائع الاسلام وقد بلغ

صلے اللہ علیہ وسلم کل ما امرہ اللہ بتبلیغہ وہو معنے قول ہذا النبی وہو الذی علم الناس ما علمہ الروح

الامین کان یحکم بین الناس ویمشی بالحق بینہم والعدل فاما کل ما امرہ بہ ودعا الیہ ونہا عنہ اجمع

اہل التقوی واولوا العلم الفحول علی عدلہ وصوابہ فی المامورات والمنہیات وما عنکرہ وکفرہ بہ

من کفر الا عنادًا واستکبارًا ومکابرتًا للعیان وتخبطا فی حبال الشیطان بمختوم الخذلان والنور

الذی اخرج من الظلمات ہو القران العظیم الذی انزلہ اللہ علیہ وکلام ہذا النبی بتبعیتہ من الاولیٰ اثن

واوضح البراہین علے ثبوت نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہے محدث دہلوی مدارج میں جو

لکھتے ہیں اوسکو ملخصًا نقل کرتا ہوں ذکر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در کتب سالقہ بسیار

است وخاصہ انبیا ورسل علیہم السلام ومجالس ایشان معروف بودند ذکر حضرت خاتم الانبیا صلوٰۃ

اللہ علیہ وسلامہ دوسری جگہ ہے ذکر شریف محمد صلے اللہ علیہ وسلم در کتب سالقہ سماویہ مذکور ومسطور

است واہل کتاب ساہدان علم قطعی ولقد عا... ل لود وحسد وعناد وغلبہ شقاوت وخسارت برای اسم کاف

واستبدا در تہ تحریف تغیر وتبدیل دادن اما در توریت بعد از حذف وتحریف وتغیر وتبدیل وخیانت ہاکہ

ایشانرا در ا... زین امانت کردند آمدہ است کہ تجلی کرد حق سبحانہ از سینا وتبانت از ساعیر و

واشکارا شد از فاران رسینا نام کوہے است کہ اورا طور سینا وطور سینین گویند کہ تجلی کرد حق تعالی بروے

بکلام کرد بموسی علیہ السلام وظاہر شد دروے نبوت او ونازل شد دروے انجیل وفاران اسم ابرانی است

... انتہی ... اذ انما انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تعبد میکرد وبدو وحی ہروے شد وآن

جواب ثانی

سه کوه است یکی ابو قبیس که مکه در زیران آباد است و در مقابل آن قیقعان است تا بطین وادی و دور
شرقی آن که متصل قیقعان است شعب بنی هاشم است و در وے مولد آنحضرت است بقول مشهور و ابن
ابن قتیبه که از علمائے امت است وقطب سابقه را خوانده و ترجمه کرده در اعلام النبوة میگوید که درین جا
هیچ غموضے وخفائے نیست بر کسے که تدبیر و تامل کند دران زیرا که چندان که ثابت شده است که تجلی خدا
از سینا انزال توریت است بر موسی علیه السلام به طور سینا و اشراق وے تعالی از ساعیر انزال انجیل بر عیسی علیه
و وے علیه السلام سکونت میکرد در ساعیر به ارض خلیل بقریه که او را ناصره گویند و باین جهت تسمیه کرده شده
تابعان او را نصاری و چنانکه ثابت شد که مراد باشراق حق سبحانه از ساعیر انزال انجیل باشد بر عیسی علیه السلام
همچنین ثابت است که استعلان او از جبال فاران بانزال قرآن باشد بر محمد صلی الله علیه و آله وسلم و آن
جبال مکه است و نیست خلاف میان مسلمین و اهل کتاب دران که فاران مکه است و اگر دعوے کنند فاران غیر
مکه است و دور نیست از افک و افترائے ایشان گوئیم آیا نیست در توریت که ابراهیم ساکن گردانید هاجر و اسمعیل را
به فاران و گوئیم راه نمائید دیگر ما را بر موضع که آشکارا شد خدائے تعالی در وے و نام وے فاران است
و بر پیغمبرے که فرستاد او را خدائے تعالی کتابے را بعد از مسیح بنمائید و امر دین که ظاهر گشت شد و آشکارا گشت
مثل ظهور و انکشاف دین اسلام و نیز آمده است که خطاب کرد پروردگار تعالی در توریت بموسی علیه السلام
در سفر خامس که پروردگار تو پیدا میکند و برپا مے دارد برائے بنی اسرائیل پیغمبرے مثل تو برادران تو
و در روایتے از برادران ایشان میگرداند کلام خود را در دهان وے پس میگوید مر ایشان را هر چه که
امر میکنم او را و هر که طاعت نکند چیزے را که تکلم میکند وے انتقام میکشیم از وے سند و این کلام دلالت دارد واضح است
بر نبوت محمد صلی الله علیه وسلم انتهے ملخصاً۔ اسکے بعد مولانا نے لفظ فارقلیط جو انجیل میں آیا ہے

اسکی تحقیق کی ہے کہ مراد اس سے پیغمبر آخر الزمان ہیں اور معنی اسکے احمد ہیں یا حامد یا مخلص چنانچہ لکھتے
ہیں ۔ و در ترجمہ دیگر از انجیل آمدہ است کہ گفت مسیح نہ میآید فارقلیط تا نمیروم من و چون بیاید فارقلیط
توبیخ و تہدید میکند عالم را بر خطیہ و نمیگوید از پیش نفس خود چیزے را کہ شنیدہ مے شود از وے و کلام
میکند ایشان را بدان و سیاست میکند ایشان را بر حق و خبر میدہد ایشان را بحوادث ۔ اسکے بعد ہے
و از کتاب حیقوق کہ پیغمبرے بود معاصر دانیال علیہ السلام منقول است جاء اللہ من الیمن والتقدیس
من جبال فاران و امتلاءت الارض من تحمید احمد و تقدسہ وملک الارض و رقاب الامم و نیز آمدہ
لقد انکشف السماء من بہاء محمد و امتلاءت الارض من حمدہ و نیز در کلام حیقوق آمدہ کہ ستنزع فی قسیک
اغراقا و ترتوی السہام بامرک یا محمد ارتواء و این عبارت کنایہ است از مبالغہ در امر و نہایت رسیدن
کار و اشارت است باکمال و اتمام کار دین و ملت در عہد نبوت وے چنانکہ فرمودہ اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی و در صحف اشعیاء پیغمبر علیہ السلام ذکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مذکور است کہ حق تعالی
میگوید کہ بندہ دوست داشتہ شدہ من کہ شاد است بوے نفس من بندہ مختار من خورسندی نفس من افاضہ
میکنم بر وے روح خود را و فرمودے فرستم بر وے وحی خود را پس ظاہر مے شود بر امت او عدل او
خندہ نمیکند و شنیدہ نمیشود آواز او در بازارہا میکشاید چشم ہائے کور را و مے شنواند گوشہائے کر را
و زندہ میگرداند دلہائے مردہ را و آنچہ میدہم او را بہیچکس نمیدہم احمد کہ حمد مے گوید خدا را حمد تازہ
و تر[illegible] گردانیدہ نمیشود و غالب ساختہ نمیشود وے و میل نمیکند بہوائے نفس خوار نمیدارد
صالحان را بلکہ عزیز میگرداند صالحان را و وے رکن متواضعان است و وے نور خدا است
کہ ہرگز فرو نشستہ نشود ثابت میشود بوے محبت من و منقطع نمیگردد بوے عذر و تورات و وے منقاد میشود

جن والس مراد تبوریت این جا کتاب است کہ قایم مقام توریت موسی است - سوائے اسکے
بہت سی صفات اور احوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتب انبیاء سابقہ میں ہیں جنکو ہمارے
علماء نے کتب مبسوطہ میں ثبت کیا ہے راقم الحروف بوجہ خوف تطویل زیادہ تفصیل سے نقل ہوا
درپے نہیں خلاصہ یہ کہ بشارت دینا انبیاء سابقین کا بعثت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر
متواتر یا مشہور اور قدر مشترک کے تواتر معنوی میں کوئی شبہ نہیں ہے اوس سے ثبوت نبوت
ہمارے پیغمبر کا بدیہی ہے بنا بر مقدمہ اولے - کما قال الشیخ از دلائل نبوت و علامات رسالت وے
صلے اللہ علیہ وسلم ترادف و تواتر اخبار - انکار بداہت شان عقلا و منصفین سے نہیں ہے اور
غیر عاقل اور غیر منصف لایق مخاطبہ نہیں دوسری دلیل اثبات نبوت کی انتظار علمائے
یہود و نصاری نبی آخر الزمان کے مبعوث ہونے کا زمانہ ولادت باسعادت سے پہلے اور وصیت نامے
لکھنا اور وصیت کرنا اپنی اولاد کو قبول اسلام اور ابلاغ سلام سے بحضور اقدس خدام خیر الانام
علیہ افضل الصلوہ والسلام بسبب ظہور بعد علامات ظہور جو اکابر اور کتب سے متوارث تا مسموع
و منقول ہوتی چلے آئے تھے اور ظہور آخر الزمان کا اونکو قطعاً یقین تھا یہان تک کہ
یہ بات بھی کتب سماویہ کے دیکھنے سے بخوبی جانتے تھے کہ وہ خاتم انبیاء و رسل شہنشاہ دو جہان
پیغمبر آخر الزمان خاص شہر مکہ معظمہ میں ظہور فرمائیں گے اور مدینہ شریف میں ہجرت فرمائینگے
چنانچہ مدینہ شریف میں آکر منتظر ظہور تشریف آوری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رہے
کمال اشتیاق تھا حصول دولت ملازمت شریف اور دشمنوں پر طلب فتح و نصرت بہ برکت ذات
مبارک پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے چنانچہ بہت سے احبار و رہبان

نے بسبب وجود اُن علامات کے بعد ظہور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکا اعتراف کیا اور مشرف باسلام ہوئے
جیسا کہ فصل دسویں اور گیارہویں میں آتا ہے انشاء اللہ سبحانہ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ احوال و صفات
جو انھوں نے اپنی کتب میں پڑھے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال شریفہ وصفات منیفہ سے مطابق
ہوتی تو بلا شبہ اُنکی نفرت و تکذیب کا موجب ہوتا نہ باعث گرویدگی اور انقیاد اور اسلام و اعتراف کا مدارج النبوۃ
میں ہے بحقیقت دانا تر و شناسا تر باحوال آن حضرت و صدق نبوت از یہود و نصاری کسی نبود کہ در توریت
و انجیل وصف او را خواندہ بودند و در مدینہ بہوای دریافت سعادت ملازمت وی و دیدن نشان علامت ظہور وی
صلی اللہ علیہ وسلم در ین بلدہ نشستہ بودند و ہمیشہ منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر اخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
بودند و بر انصار کہ معادات و مخالفت داشتند بنبوت وی صلی اللہ علیہ وسلم استفتاح و استنصار می نمودند
و می گفتند کہ نزدیک رسیدہ است کہ در سایۂ دولت پیغمبر آخر الزمان دمار از روزگار شما بر آریم و پدران ایشان
در وقت گذشتن از عالم وصیتہا بجای خود میکردند و بہ پسران می سپردند و میگفتند کہ سلام ما با آن حضرت وی برسانید
و بگوئید کہ ما در اشتیاق تو جان دادیم و بایمان تو از عالم رفتیم اخبار و ربیق علم یہود بصدق نبوت حضرت سید ابرار
صلی اللہ علیہ وسلم بیشمار است ہمیشہ ذکر آن حضرت را در توریت درس میگفتند و تکرار میکردند و اولاد خود را تعلیم
می نمودند و حلیہ شریف او را بیان میکردند و خروج او را و بعثت او را تعیین مینمودند و میگفتند کہ خروج او از مکہ و ہجرت
بمدینہ خواہد بود و آبو عامر راہب شخصی بود از اوس ہیچکس از اوس و خزرج صاف از وی بر آن حضرت نبود و موافقت و
مصاحبت می نمود با یہود مدینہ و می پرسید ایشان را از دین و خبر می دادند ایشان او را از صفات رسول رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم
میگفتند کہ این دار ہجرت اوست پس از این نزد یہود تیما رفت ایشان نیز خبر دادند پس آن پس از آن بشام رفت
و سوال کرد نصاری را از ایشان نیز خبر دادند بصفت آن حضرت بعد بیرون آمد ابو عامر و ترہب نمود۔

تیسری دلیل اثبات نبوت کی خبر دینا کاہنان و منجمان یہود وغیرہم کا ساتھ طلوع ستارہ نبی آخر الزمان کے قبل زمان ولادت سے اور یہ کہ عنقریب نبی آخر الزمان کا ظہور ہوگا مدارج النبوۃ میں مرقوم ہے ابو سعید خدری از پدر خود مالک بن سنان کہ از شہدای احد است می آرد کہ گفت آمدم بنی عبد الاشہل را روزی تا بہ نشینم با ایشان و خدمت کنم و بودیم در ان ایام صلح کنندہ با یہود پس شنیدم و بلا سی یوشید و میگفت من طلبت حنیفیہ و دین ابراہیم ام و منتظر خروج پیغمبر آخر الزمانم شنیدم یوشع یہودی را کہ میگوید نزدیک رسیدہ است خروج پیغمبری کہ نام او احمد است بیرون مے آید از حرم و این بلدہ یعنی مدینہ ہجرت گاہ اوست پس آمدم بسوی قوم خود در حالتیکہ تعجب میکنم از آنچہ گفت یوشع پس شنیدم مردی از قوم خود کہ میگوید تنہا یوشع میگوید این سخن تمام یہود یثرب میگویند این سخن پس بیرون آمدم تا رسیدم بر بنی قریظہ پس ہمہ ایشان ذکر کردند آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و گفت زبیر بن باطا کہ از رؤسای یہود بود بتحقیق طلوع کردہ است ستارہ سرخ کہ طلوع نمیکند مگر بخروج پیغمبر و ظہور وی گفت باقی نماندہ است از پیغمبران مگر احمد و این بلدہ مہاجر اوست **چوتھی دلیل** اثبات نبوت کی اعتراف احبار و رہبان وغیرہم کے ساتھ ہونے آپ کے نبی آخر الزمان پیش از زمان ولادت سے اور ایمان لانا آپ پر اور شہادت دینا آپ کی نبوت پر اور ادعا کرنا کہ اللہ تعالی نبی آخر الزمان کو ظاہر فرمایا اور مجالس وعظ میں لوگوں کو نصیحت کرنی ساتھ قبول اسلام کے وقت ظہور نبی آخر الزمان اور بعثت آپ کی اور ہدایت و ارشاد کرنا طالبین طریقت کو ساتھ اس بات کے کہ نبی آخر الزمان کی یہ علامات ہیں اور فلاں جگہہ انکی شرف ملازمت حاصل ہوگی اور امثال اسکی چنانچہ مدارج النبوۃ میں ہے از قتادہ آمدہ کہ یہود بودند کہ استفتاح میکردند بر کفار عرب میگفتند کہ خداوندا برانگیز نبی را کہ می یابیم ذکر او در توریت تا عذاب کند ایشان او قتل کند و آرزوی ایشان آن بود کہ نبی از جنس ایشان باشد از بنی اسرائیل و چون مبعوث شد از غیر ایشان حسد کردند و کفر ورزیدند و روایت است از سعید بن زید کہ برآمد پدر او زید بن عمرو در طلب دین

پس آمد نزد راہبی کہ در موصل بود گفت مرزید را از کجا می آئی گفت از بیت ابراہیم گفت چہ می طلبی گفت دین طلب میکنم گفت برگرد دین

است کہ ظاہر آنچہ تو میطلبی در زمین تو اور قصہ اُنکا ایمان لانے کا ہم ذیل کیا رحمہ دیدیا میں لکھینگے انشاء اللہ تعالی

دیگر حضرت شیخ مدارج النبوۃ میں بیچ احوال اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر فرماتے ہیں کعب

بن کعب کسی است کہ جمع کردیوم عروبہ را و عروبہ بفتح عین مہملہ نام روز جمعہ است جمع میکرد قریش را در این

روز و خطبہ میخواند بر ایشان و تذکیر میکرد ایشان را ببعثت دین پیغمبر آخر الزمان و آگاہ میکرد اینہا

را کہ وی از اولاد من است و امر میکرد ایشان را باتباع وی و ایمان آوردن بوی و انشا میکرد

درین باب ابیات کہ از آن جملہ این بیت است شعر یا لیتنی شاہد فحوای دعوتہ اذا قریش

تبغی الحق خذلانا - حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ آپ ابتدائی اور بشیر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور سے جس راہب سے آپنے تعلیم پایا اُسکی کیفیت میں فرماتے ہیں

تا آمدند بمدینہ پس گذاشتہ مرا در خدمت بستانی تا عمل میکردم عوض او قوت خود می ساختم و بتحقیق

خبر دادہ بود راہب مرا بخروج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درین مقام و نشان دادہ بود بعلامات

نبوت وی و وصیت کردہ بود مرا کہ چون دریابی او را تصدیق کنی و ایمان آری بوی پس یافتم نشانہا

و ایمان آوردم برسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ وہ ہیں

جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر تحقیق کرکے تین سو برس تک طلب و تلاش

میں ملکوں ملکوں پھرے اور بعد تین سو برس کے فائز المرام ہوئے فللہ الحمد و قصہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ

در طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و شنیدن اخبار بعثت تا سہ صد سال بروایت دیگر بیشتر از آن در مدائن

روی مقصود و مشہور است و از ابن عباس آمدہ کہ گفت چون قدوم آورد تبع مدینہ را گفت ... سکینہ

این مدینه را و گویند که اهل مدینه گشته بودند پسر تبع را بر سم دغا و بد عهدی پس گفت حول یهودی بود در ان ایام
اعلم یهود یا ایها الملک این بلده است که می باشند سوی وی هجرت پیغمبری از بنی اسمعیل مولود او مکه است و اسم
او احمد این دار هجرت اوست و قبر شریف او هم درینجا خواهد بود پس برگشت تبع یمنی محمد بن اسحق در
در کتاب مغازی آورده که تبع خانه برای نبی آخر الزمان بنا کرده بود و چهار صد از علمای توریت بودند که ترک
مرافقت وی گفته قصد موافقت بر اقامت مدینه بآرزوی ادراک سعادت صحبت نبی آخر الزمان برقع بستند
برای هر یکی خانه بنا کرده و جاریه بخشید و اموال جزیله داده و کتابی نوشت که در وی شهادت اسلام خود ثبت نمود
از آنجمله این ابیات است ~ شهدت علی احمد انه رسول من الله باری النسم فلو مد عمری الی عمره
لکنت وزیرا له و ابن عم و این کتاب را مختوم ساخته بکلان ترین آن جماعت تفویض نمود و وصیت کرد که
اگر وی نبی آخر الزمان را دریابد این کتاب بخدمت وی رساند والا باولاد و اولاد خود بدهد و سرای
برای خاتم الانبیا بنا نمود تا وقت قدوم نزول فرمایند گویند که خانه ابو ایوب انصاری که آن سرور در وقت قدوم
مدینه مطهره نزول فرموده بود در آن آن سرای تبع بود و آورده اند که زبیر بن باطا که اعظم یهود بود گفت من کتابی از
که پدر من مهر کرده است آزاد در وی ذکر احمد است وی پیغمبر است که بیرون آید بارض قرظ صفت او چنین
است پس تحدیث کرد آن بعد از پدر من و هنوز مبعوث نشده بود آن حضرت صلی الله علیه وسلم پانچویں
دلیل معجزه قبل ولادت جسکو ارهاص کہتے ہیں یعنی سجده کرنا فیل ابرہہ کا حضرت صلی الله علیه وسلم کے
دادا عبد المطلب کے سامنے اور عبد المطلب کو سلام کرنا آن حضرت صلی الله علیه وسلم کے نور پر چون حاضر شد
عبد المطلب ابرهه فیل سفیدی که آورده بود برای هدم بیت بحضور طلبید چون فیل نظر کرد بر روی عبد المطلب
سجده کرد و فیل را نبود عادت آن فیل که سجده کند ملک ابرهه را چنانکه سجده میکنند فیلان دیگر و گویا گردانید

خدای تعالی فیل را گفت فیل سلام بر نوری که در پشت تست ای عبد المطلب پس نشست فیل هر چند زدند

در سر وی **چھٹی دلیل** دلیل اثبات نبوت کی در بیان قتل حضرت عبد اللہ کے ہو اہل کتاب کا بسبب

دریافت علامات نبوت نبی آخر الزمان کے یعنی جو معرفت تحقیق تھی کہ نبی آخر الزمان ہونیوالے ہیں انکی آرزو یہ تھی

کہ وہ نبی ہم ہی میں سے ہوں یعنی بنی اسرائیل سے جیسا کہ دلیل چہارم میں گذرا جب انھوں نے علامات نبی آخر الزمان

کے آپکے والد ماجد حضرت عبد اللہ میں معائنہ کیں اور ان علامات کے ذریعے یہ بات انکو قطعی معلوم ہوئی کہ

یہ نبی آخر الزمان کے باپ ہیں تو بوجہ برخلاف واقع ہونے انکی آرزو کے بسبب اپنی حمق اور نادانی کے

اُنسے بغض و عداوت رکھنے لگے حتی کہ انکے قتل کے واسطے ہمیشہ گھات میں بیٹھے تھے اور موقع تلاش

کرتے تھے کہ انکو شہید کر ڈالیں اور دوسری ایک وجہ عداوت کی اور تھی وہ یہ کہ کتب سماویہ میں انکے یہ بات

موجود تھی کہ نبی آخر الزمان **قتل کرینگے** یہود اور نصاری کو اور انکی تخریب ہوگی دین نبی امی سے پس جب

تحقیق ہوا کہ یہ نبی آخر الزمان کے باپ ہیں تو انھوں نے چاہا بجہت اپنی شقاوت و بغض عداوت کی انکو قتل

کر ڈالیں تاکہ ظہور ہی نہونے پائے نبی آخر الزمان کا جس سے ہمارا دین منسوخ ہو حضرت شیخ

مدارج میں فرماتے ہیں اہل کتاب بدریافت بعضی علامات انکہ وجود پیغمبر آخر الزمان از صلب عبد اللہ بود

دشمن میداشتند و در مقام ہلاک می استادند دایم بقصد ہلاک او در اطراف مکہ می آمدند و آثار

غریبہ و امور عجیبہ مشاہدہ میکردند و خایب و خاسر میگشتند روزی عبد اللہ بصید رفتہ بود جماعت کثیر از

اہل کتاب شمشیرہا آہیختہ از جانب شام بقصد عبد اللہ رسیدند وہب بن مناف کہ پدر آمنہ والدہ

آن حضرت بود نیز از آن صحرا بود دید کہ سواران چند کہ باہل این عالم مشابہتی نداشتند از غیب ظاہر شدند

و آن گروہ را از عبد اللہ دفع کردند وہب بن مناف چون این حال مشاہدہ کرد بخانہ آمد و باہل خود گفت

که من حج اہم که آمنه را که دختر لبو د وجیبا مه بن عبد المطلب ہم و این معنی بوسیله بعض دوستان خود بعرض
عبد المطلب رسانید و عبد المطلب نیز میخواست که عبد الله را تزویج کند و تفحص می نمود که زنی اشرف حسب
و نسب و عفت ممتاز باشد اختیار کند آمنه بنت وہب را مستصف باین صفات یافت پس با
عبد الله او را بوی تزویج کرد انتہی اور روضة الاحباب میں وہ علامات جس سے اہل کتاب نے
یہ جانا کہ حضرت عبد الله والد ماجد ہیں پیغمبر آخر الزمان کے یوں لکھے ہیں کہ آن شب کہ عبد الله
بوجود آمد اہل کتاب را معلوم شد کہ وی تولد نمودہ زیرا کہ جامہ صوف سفید خون آلودہ کہ یحیی معصوم
را علیہ الصلوۃ والسلام در آن جامہ شہید کردہ بودند در دست ایشان بود و در کتب سماوی
خواندہ بودند کہ ہر وقت آن جامہ تازہ گردد و قطرہ ہای خون از ان جامہ فرو چکد علامت تولد پدر پیغمبر
آخر الزمان خواہد بود و بآن سبب اہل کتاب با عبد الله دشمن بودند انتہی اور نہ تنہا نبی آخر الزمان
کے والد کا انکو علم تھا بلکہ یہاں تک وہ جانتے تھے کہ نبی آخر الزمان قبیلہ قریش میں سے درمیان
دو مناف تولد ہونگے **ساتویں** دلیل اخبار اہل کتاب قریش و غیرہم کو ساتھ طلوع ہونے ستارہ
تولد آپکے شب ولادت باسعادت میں اور اسکی صبح کو اور مشاہدہ کرنا آپکے جمال جہاں آرا
کو اور بعد دیکھنے کے یقین کرنا آپکے نبی آخر الزمان ہونے کا ساتھ پائے جانے اُن علامات کے جو
اُنکو معلوم تھے کتب سماویہ سے وجود باجود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں صبح ولادت سے
کہ منجملہ اُنکے ایک مہر نبوت تھی درمیان دو شانہ مبارک آپکے دلبود ندیہود قریظہ و نضیر و
فدک و خیبر کہ جمیع صفت آن حضرت را از دخر خود پیش از انکہ مبعوث شود مگفتند کہ دار ہجرت

او مدینه است و چون متولد شد آن حضرت گفتند که زائیده شد احمد امشب و طلوع کرد کوکب ولادت او
و مارا اند هشام بن عروه از پدرش از عایشه رضی روایت است که گفت ساکن شد یهودی که
بمکه تجارت میکرد پس چون شب ولادت آن حضرت بود نشسته بود آن یهودی در مجلسی از
مجالس قریش گفت آیا در شما امشب مولودی بوجود آمده گفتند ندانیم گفت نظر کنید ای معشر
قریش و تحقیق نمائید آنچه من میگویم زائیده شده است امشب پیغمبر این امت احمد میان دو شانه او
علامتی است که در وی مویهاست پس متفرق شدند قوم از مجالس خود حالانکه تعجب میکردند
از حدیث یهودی چون آمدند بمنازل خود پرسیدند از اهالی خود شنیدند که زائیده شده است
مر عبد الله بن عبد المطلب را پسری که نام کرده شده است محمد پس آمدند نزد یهودی گفتند زائیده شد
در میان ما مولودی گفت بعد از خبر دادن من یا پیش از آن گفتند پیش از آن گفت مرا ببرید
بسوی او پس بردند او را نزد آمنه گفت بیرون آر بر من پسر خود را پس بیرون آورد آن حضرت
را و برهنه کردند پشت او را پس دید یهودی آن علامت را در پشت مبارک او و بیهوش افتاد
بر زمین پس بافاقت آمد گفتند چه شد ترا وای بر تو گفت رفت نبوت از بنی اسرائیل و بیرون آمد
کتاب از دست ایشان و این مولودیست که میکشد ایشان را و هلاک میکند احبار ایشان
را یافتند عرب نبوت را شاد باشید ای معشر قریش و آگاه باشید بخدا سوگند غلبه و سطوت
شود مر شما را که برآید از مشرق بسوی مغرب مر ایشان را کذا فی مدارج النبوه و نیز در قسم ثانی
میں اسی کتاب کے ہے روایت است از عبد الله بن عمرو بن العاص گفت در مر ظهران که نام
موضعی است قریب بمکه که مردم آنرا وادی فاطمه گویند راهبی بود از اهل شام که نام او عیص

بود میگفت که نزدیک ست که تولد کند در شما ای اہل مکہ مولودی که طاعت کنند او را عرب و مالک
گردد ملک عجم را این زمان ولادت شریفہ او ست و ہر مولودی که پیدا می شد از احوال آن می پرسید
چون شد صبح آن روز که در وی ولادت شریفہ واقع شده آمد عبد المطلب نزد آن راہب رفت و خبر داد
بولادت آن حضرت گفت عیصا راہب این شده در شما آن مولود است که حدیث میکردم من شما را
از وی گفت چه نام نهادی او را گفت محمد گفت والله بتحقیق بودم که میخواستم در میان شما و چون
این مولود را سه خصلت که می شناسیم آنرا بدان یکی طلوع نجم وی شب دوم ولادت او روز
دوشنبه سیوم نام او محمد است صلی الله علیه وسلم و ابو نعیم از حسان بن ثابت آورده که گفت بودم
من در وقت ولادت آن حضرت لودک هفت ساله یا هشت ساله در مدینه میشنیدم بیک صدا
و می شنوم یہودی را که فریاد میکند در بالای قصر خود را پس میگویند که آنها چه شده مرا که فریاد میکنی
و میخوانی مارا گفت طلوع کرد نجم احمد که زائیده شد درین شب انتہی. ہوئی پیدا خانہ کعبہ کا سجدہ کرنا
شب ولادت میں تکبیر میلاد نبی آخر الزمان اور ریزہ ریزہ ہونا بتوں کا خود بخود اور سرنگوں ہونا انکا
بسبب ہیبت و شوکت ولادت بادشاہ عالیجاہ مظہر توحید الہ کی نقل است از عبد المطلب
که گفت من در شب ولادت نزد کعبه بودم چون نیم شب شد دیدم که کعبه مائل شد بمقام ابراہیم و سجده
رفت و از وی آواز تکبیر آمد که الله اکبر الله اکبر رب محمد المصطفی الآن قد طہرنی ربی من نجاس
الاصنام و ارجاس المشرکین و از غیب آواز آمد که بخدای کعبه که برگزیده کعبه را آگاه باشید
که حق تعالی کعبه را قبله وی ساخت و مسکن مبارک وی گردانید و بتان که پیرامون خانه کعبه بودند
پاره پاره می شوند و بت بزرگ که آنرا ہبل میگفتند بر روی افتاد و ندا آمد که زائیده شد

ازآمدنہ محمود فرمود آمد برو بجناب رحمت مدارج النبوۃ ساتویں دلیل خبر دینا سطیح اور سیف ذی یزن یمنی

کا ساتھ ظہور نبی آخر الزماں کے روضۃ الاحباب میں سطیح کا مفصل قصہ لکھا ہے اور مدارج النبوۃ میں مختصر میں

دونوں کتابوں سے اخذ کر کے بقدر ضرورت لکھتا ہوں وفی کتاب الاعلام الشیخ الزرندی رح وکان

من اعظم الحوادث عند مولدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انشقاق ایوان الکسری ثم بقائہ کذلک الی زماننا

فی سنۃ ست واربعین وسبع مائۃ ثم اللہ اعلم الی ای مدۃ یبقی آوردہ اند کہ در شب ولادت آں سرور دریاچہ

ساوہ در زمین فرو رفت و در دو خانہ کہ آنرا وادی سماوہ گفتندی روان شد و پیش ازاں ہزار سال منقطع

شدہ بود و در آتشکدہ بود و ایوان کسری از اضطراب و لرزہ آمد چہاردہ کنگرہ ازاں بیفتاد و کسری بجہت

آں حال بسیار فسردہ و خائف شد و شگون بد گرفت ای خوف لیکن اظہار تجلد و بردباری نمود و چندے وقت جمع و دفع

خاطر خویش را از مردم اخفا کرد آنگاہ رای وی بر آں قرار گرفت کہ این صورت را از وزرا و ندما و خود پنہان

ندارد پس تاج بر سر نہادہ بر سریر خود نشست خواص را بخواند چوں ہمہ گرد آمدند مکتوبی از جانب فارس رسید

کہ نیران شب آتشکدہ فارس بمرد و پیش ازاں ہزار سال نمردہ بود و آں ہم در شب سقوط کنگرہای ایوان او

بود پس این واقعہ علاوہ غمہای کسری شد و موبذان یعنی قاضی قضاۃ شہر وی گفت من ہم آں شب در خواب

دیدم کہ شتران تند و کشش اسپان عربی را می کشید تا از دجلہ گذر کردند و در بلاد منتشر گشتند کسری چوں از موبد

این واقعہ شنید بادی گفت موبد این چہ تواند بود و حالانکہ وی رئیس ایشان بود در علم گفت حادثہ خواہد بود کہ

در ناحیہ عرب واقع شدہ کسری مردم را برای تحقیق این حال بر کاہنان فرستاد خصوصاً بر سطیح کہ در علم کہانت

انتہا را ترا بود و نعمان بن المنذر نوشت کہ مردی نزد ما فرست کہ دانا بود تحقیق کنیم ما ازوی سوال کنیم نعمان

عبد المسیح را نزد وی فرستاد پس کسری حالات نوشتند را بعبد المسیح باز راند و گفت این امور ولادت

برحادثه میکنند میخواهیم که بدانیم که آن چاه دشته چه خواهد بود وی گفت نعیم بجواب این سوال خال من است که در شام
نزول کرده و نام وی سطیح است گویند سطیح کاهنی بود از بنی ذئب که مفاصل نبود ویرا و قدرت بر قیام و قعود
نداشت الا وقتی که در غضب شدی پر باد گشتی و نشستی در اعضای وی هیچ استخوان نبود مگر استخوان جمجمه سر و پای
دست و اصابع وی گویا سطیح بود از گوشت چون میخواستند که ویرا بجای برند می پیچیدند او را چنان که جامه
می پیچند و می برند گویند روی او در سینه او بود و ویرا سر و گردن نبود و اهل تاریخ گویند در ایام سیل عرم بوجود
آمده و تا زمان ولادت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم بزیست چنانچه عمر وی قریب ششصد سال بود و چون
خواستندی که وی کهانت کند و انبای غیب گوید او را می جنبانیدند بجنبانیدن مشک دوغ را می جنبانند
پس بر وی افتادی از مغیبات خبر دادی القصه کسری عبدالمسیح را گفت فی الحال نزد وی روان شو و بر
و جواب سوال من از وی معلوم کن پس از آن عبدالمسیح بجانب سطیح روان شد چون بشهر وی رسید نزد
او در آمد سطیح در سکرات موت بود سلام کرد و تحیت کسری رسانید و از وی هیچ جواب نشنید پس ابیاتی
چند بگفت که مشتمل بود بر حال عبدالمسیح و آنکه ویرا کسری نزد سطیح فرستاده جواب مشکلات وی گوید سطیح چون این
ابیات شنید سر برداشت گفت عبدالمسیح آمده بجانب سطیح و بتحقیق که سطیح بر شرف آن است
در قبر در آید فرستاده است ترا ملک بنی ساسان یعنی نوشیروان از برای اضطراب و تزلزل ایوان و افتادن
کنگره های آن و فرو نشستن آتشکده فارسیان و خواب موبدان ای عبدالمسیح تو بدانکه بعد از وقوع تلاوت یعنی آن خواندن
و ظاهر گردد صاحب عصا یعنی محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم روان شود وادی سماوه و فرو رود
دریاچه ساوه و بمیرد آتش آتشکده فارس پس اهل مقام فرس و شام مقام سطیح نباشد یعنی حکومت
فرس و شام از ایشان منقطع شود و سطیح رخت حیات از سرای دنیا بدر برد و علم کهانت وی در

شیخ چون اندکه آورده سیر و تواریخ فن محققان دیگر و بنیاد کرد تمام کلام این پیچ و زمینه ود

عرب عرافان پنبه کار موجود نه اصلی مقصود گویا بانکه است شعر سخن این افشا را کہانت علم یافت وقت

این موید نبوة بعد الکہانة لا که شده وارد اخبار در آنچه و صحابه حضرت بعثت از اخبار بہمہ وجود ان

ہیے شبہ نہیں کہ میں ہونے مشہور و متواتر کے اخبار ان کہ ہوں کہتا میں انتہی است معنی

و زردشت مجوس خصوصاً و عجم عرب تواریخ کتب ہزاروں تک آج کے وقوع و زمانہ امور یہ کہ جملہ

ہوئے واقع جو ارہاصات و عجائبات ہیں اسلئے سوا اور ہیں آتے چلے منقول میں نصاریٰ و

است زیادہ ظاہر شدہ حضرت آن ولادت در کہ کرامات و آیات ہیں کہ فرماتے شیخ حضرت اسیواسطے

ایوان زیدن لرز جنبیدن آن عجب و اظہر اشہر آنست از پارہ شد مذکور آنچه آید در احصا حصر حد در که

کے الزمان آخر نبی کہ نہیں مخفی پر منصفین ذکیا انتہی است او کنگرہ چہاردہ افتادن کسریٰ

تھا بادشاہ جو کا کسریٰ ایوان کنگرہ ٹوٹنا کا آتشکدہ جانا بجھ سے ظہور و شوکت تولد و دبدبہ

واضحہ اشارہ سب کا بتوں ہونا سرنگوں اور کا دریاچہ جانا سوکھ اور کا پرستوں آتش

پرستی حق اور ہلاکت لایق پرست بت اور ہے باطل پرستی بت کہ طرف کے بات اس ہے

کی اسلام نور جبکہ ہوا واقع ہی ایسا چنانچہ ہیں ہونیوالے محو کفر و شرک آثار تمام آیا دور کا

قریہ قریہ شہر شہر تک شمال سے جنوب تک مغرب سے مشرق تک آج لیکن ہوئے زمانہ ترقی

ڈالی بنا کی اسلام مساجد کر توڑ خانہ بت کیسے کیسے نے کرام صحابہ اور ہے محسوس و مشاہد

بیاہی ہیں مٹائے کے پرستوں بت نشان کیسے کیسے نے اسلام بادشاہان ہمیشہ انکے بعد اور

حضرت الزمان آخر نبی و آنحضرت نبوت کا نصاریٰ و یہود علماء یعنی رہبان و احبار لانا ایمان

بسبب دریافت علامات نبوت مصداق اخبار کتب سماویہ کے قبل بعثت و دعوی نبوت۔ اگرچہ اس باب
میں اخبار کثیرہ وارد ہیں لیکن ہم اس جگہ پر ایک دو خبر پر اکتفا کرتے ہیں از انجملہ خبر بحیرا راہب،
کی ہے جو عالم تھا توریت و انجیل کا مواہب روضۃ الاحباب وغیرہ میں ہے در سال دواز دہم سفر کرد
بسوی شام چون رسید بہ بصری کہ از بلاد شام است بحیرا راہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را
پیغمبر آخر الزمان کہ در توریت و انجیل و دیگر کتب سماویہ خواندہ بود دشناخت و این بحیرا از احبار نصاری
بود و بزہد و ورع موصوف و ممتاز بود و در قریہ کہ نزدیک بہ بصرہ بود صومعہ داشت مدتہای
مدید گذشتہ بود کہ در انتظار دیدن پیغمبر آخر الزمان نشستہ بود و عمر میگذرانید چون قافلہ قریش از آن
راہ می گذشت و در آنجا نزول میکرد از صومعہ برآمدی آنحضرت را کہ بہ نشانہا می دانست بجستی دایم
چون نشانہا نیافتی باز بصومعہ در رفتی یکبار قافلہ قریش آمدہ بود چون نگاہ کرد دید کہ ابر پارہ بر ایشان
سایہ انداختہ کہ ہمراہ ایشان میرود چون آن حضرت با ابوطالب زیر درختی در آمدہ نشست
این ابر پارہ بالای آن درخت استاد بحیرا از مشاہدہ این حال متحیر و متعجب گاہ دید بحیرہ برای ایشان
ضیافتی کرد و اہل قافلہ را طلبید ابوطالب آن حضرت را در منزل گذشتہ آمدہ بود و در زیر
درختی بحیرا چون بہ منزلگاہ نگہ کرد دید آن ابر پارہ را کہ آنجا استادہ است گفت ای اہل قافلہ
کسی ہست کہ از شما کہ درین مجلس حاضر نشد پس آن حضرت را طلبیدند و آن ابر پارہ ہمراہ
آن حضرت بر سر مبارک وی سایہ کرد و نیز آمدہ است کہ چون قافلہ قریش جبل آمدہ ہمہ
از شجر و مدر شنید کہ میگویند السلام علیکم یا رسول اللہ و در بعضی روایات آمدہ کہ آن حضرت
چہ مبعوث بشود کہ در کتب سماویہ خواندہ بود و بوسیلہ آثار اوایل را آورد و بحیرا ...

و تصدیق نمود و اقرار کرد به نبوت وی پس یکی از آن کسانی است که ایمان آوردند بآن حضرت پیش
از نبوت مثل حبیب نجار و در قصه اصحاب القریه وغیره و درین سفر هفت تن از روم بقصد قتل آن
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم برآمده بودند و بحیرا بدلائل واضحه نبوت آن حضرت با ایشان اشارت کرد
و گفت که این کودک آنکس است که در توریت و انجیل و زبور وصف وی خوانده اید و گفت چون خدای تعالی
امری خواسته باشد هیچکس تغییر آن نتواند کرد و بحیرا وصیت کرد ابوطالب را بمحافظت آن حضرت از
یهود و نصاری که این پیغمبر آخر زمان خواهد بود و دین وی ناسخ همه ادیان و او را بشام مبر که
یهود دشمن او یند پس ابوطالب متاع خود را در بصری بفروخت و بمکه بازگشت و در روایتی ابوطالب
آن حضرت را با جماعتی بمکه باز گردانید و خود بطرف شام رفت و این قصه مشهور است و ترمذی آن را
تحسین کرده و حاکم تصحیح نموده انتهی از آنجمله ایک نسطورا راہب ہے کہ جس وقت آن حضرت صلی الله
علیه وسلم پچیس برس کی عمر میں ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے طرف سے اموال تجارت لیکر شام کو تشریف
لے جاتے تھے تو وہ راستہ میں ملا تھا آن حضرت صلی الله علیه وسلم در سال بیست و پنجم باز بجانب شام برسم
تجارت رفت کاروان قریش بتجارت شام میرفت خدیجه امینی میخواست که مال او را بوی سپارد امین تر از آن
صلی الله علیه وآله وسلم نیافت و خود آن حضرت را تمام قریش پیش از ظهور نبوت محمد امین میخواندند پس خدیجه
پیش آن حضرت صلی الله علیه وسلم کس فرستاد و سید عالم بعد از مشاورت با ابوطالب قبول نمود و درین سفر
نیز چون ببصری رسیدند در صومعه نسطورا راهب بود و آن حضرت در پای درختی نشسته بود و نسطورا چون وی را دید
گفت در پای این درخت نه نشسته الا کسی که پیغمبر باشد و نیز آن شجره بی بار و خشک و چوبهای آن پوسیده و
برگها فرو ریخته بود و بنشستن آن حضرت در زیر وی سرسبز و میوه دار شد و گرداگرد آن سبز و خرم گشت

نسطورا نزد آن حضرت آمد و گفت سوگند میدهم ترا بلات و عزی که بگو نام تو چیست آن حضرت فرمود ثکلتک امک
تو دور شو از من بخدا هیچ کلمه تکلم نکرده که گران تر و دشوار تر باشد بر من ازین و در دست نسطورا صحیفه بود در آن
نگاه میکرد و میگفت بخدا که انجیل بعیسی فرستاد که این اوست مدارج النبوه آز آن جمله ایک ورقه بن نوفل
ہیں جنکا ذکر صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح میں اس طور سے ہے کہ جن دنوں میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے غار حرا میں عبادت کے واسطے خلوت اختیار فرمائی تھی ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے آنکو اقرأ لاکر پڑھائی فرجع بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجة فقال
زملونی زملونی فزملوہ حتی ذہب عنہ الروع فقال لخدیجة واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجة کلا واللہ
ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق فانطلقت
بہ خدیجة حتی اتت بہ ورقة بن نوفل ابن عم خدیجة وکان امرأ تنصر فی الجاہلیة وکان یکتب الکتاب العبرانی
فیکتب من الانجیل بالعبرانیة ما شاء اللہ ان یکتب وکان شیخا کبیرا قد عمی فقالت لہ
خدیجة یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقة یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر
ما رای فقال لہ ورقة ہذا الناموس الذی نزل اللہ علی موسی یا لیتنی فیہا جذعا یا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ہم فقال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک
نصرا مؤزرا ثم لم ینشب ورقة ان توفی اور بعض روایات میں بعض کلمات کم و بیش وغیرہ بھی وارد ہیں
جیسا کہ مواہب اللدنیہ وغیرہ میں ہے اسیواسطے مدارج النبوہ وغیرہ میں اسکا ترجمہ یوں کیا ہے کہ
وی مردی بود کہ در دین قریش در رسوم جاہلیت درآمدہ در دین نصاری درآمدہ موحد شدہ بود
و علم انجیل نیکو میدانست پس گفت [illegible] پس فرمود آن حضرت آنچه میدید و خبر داد

از حال خود بمن گفت ورقہ این ناموس است کہ بر موسی نازل می شد بشارت باد ترا ای محمد کہ تو رسول خدائی گواہی
میدہم کہ تو آن پیغمبری کہ عیسی بشارت داد کہ رسولی بعد از من مبعوث خواہد شد کہ نام او احمد است و زود باشد
کہ مامور شوی بجہاد و قتال با کفار ای کاش من در آن وقت زندہ بودمی و جوان تا توانا کہ بیرون آرند ترا قوم تو
از اینجا آن حضرت فرمود آیا بیرون کنندہ اند مرا ایشان گفت ورقہ آری نیامدہ هیچ مردی ہرگز مثل آنچہ آوردی
تو مگر آنکہ دشمن داشتہ شدہ و ایذا کردہ شد یعنی سنت الہی بر آن جاری است کہ کافران ہمیشہ دشمن پیغمبران میباشند
ہیچ پیغمبری نیامد مگر آنکہ دشمن داشتند او را کافران اگر دریافت مرا روز تو یاری کنم ترا یاری دادنی
قوی پس دیر نشد کہ ورقہ وفات یافت و زمان ظہور دعوت در نیافت و وی از ایمان آرندگان
تصدیق کنندگان بآن حضرت است و زمان نبوت را در نیافت و خود جماعہ بودند کہ پیش از وجود
و ظہور صورت عنصری آن حضرت ایمان لائی صلی اللہ علیہ وسلم آوردہ مثل حبیب نجار وغیرہ بلکہ خصوصیت
باشخاص خصیت تمام رسل و انبیا و امم ایشان بآن حضرت ایمان آوردہ و از جملہ معترفین و مقرین
صفات آن حضرت سے زید بن عمرو بن نفیل ہے اور عسکلان خیبری و رشاموک علمای یہود و تبع کا حاکم
اور بحیرہ منجملہ علمای نصاری سے ہرقل ہے جیسا کہ اسکا قصہ عنقریب آتا ہے اور روم کا حاکم ہے اور مقوقس مصر
کا حاکم اور اسکا وزیر اور عبد اللہ بن صوریا اور ابن اخطب اور اسکا بھائی اور کعب بن اسد اور زبیر بن باطیا
وغیرہم دسویں دلیل شہادت علمای یہود وغیرہم کی ساتھ نبوت آپ کے بحوالہ نصوص اپنے
کتب کے اور بیان علامات نبوت نبی آخر الزمان کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور اقدس
بعثت ہونے آپ کے اور ایمان لانا آپ پر اور داخل ہونا اسلام میں جاننا چاہیے کہ
بڑے بڑے علمای یہود زمان بعثت و دعوت میں قبل ہجرت کے اور بعد ہجرت کے مکہ اور مدینہ وغیرہ

با سلام ہوے ہیں اور رسوای علما کے جو یہود ایمان لائے ہیں وہ علاوہ منجملہ انکے ایک عبد اللہ بن سلام
ہیں حضرت شیخ مدارج میں لکھتے ہیں فیہمان روز کہ حضرت بمدینہ منورہ قدوم آورد عبد اللہ بن سلام
کہ از احبار و اشراف یہود از اولاد یوسف علیہ السلام بود آمد و ایمان آورد و از ہمان روز کہ خروج
آن حضرت بمکہ شنیدہ بود منتظر سعادت لقاء شریف وی بود چون بلقای شریف مشرف شد گفت آن حضرت
تو ئی ابن سلام عالم اہل یثرب گفت نعم فرمود سوگند میدہم ترا بخدای کہ فرستادہ است توریت را می یابی
توصفت مرا در کتاب خدا گفت نعم گواہی میدہم کہ تو رسول خدائی و خدا ظاہر کنندہ و غالب کنندہ تست
و غالب کنندہ دین تست بر ہمہ ادیان بہ درستی کہ من مییابم صفت ترا در کتاب خدا کہ با تو خطاب کردہ
و گفتہ است یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین و انت عبدی و رسولی سمیتک
المتوکل لست لفظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو و یغفر و لن یقبضہ اللہ
حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقول لا الہ الا اللہ فیفتح بہ اعینا عمیا و اذانا صما و قلوبا غلفا و در روایتی این
زیادہ آمدہ کہ تزئین میکنند بہ بخشش و گویندہ نیست دروغ را راست و درست میگردانم او را برای
ہر صفت جمیل و میبخشم او را بر خلق کریم و میگردانم سکینہ و آہستگی و آرامش را لباس وی و تقوی
و پرہیزگاری ضمیر وی و حکمت معقول وی و صدق و وفا را طبیعت وی و عفو و معروف خلق وی و عدل سیرت
و حق شریعت وی و ہدایت امام وی و اسلام ملت وی و احمد نام وی و راہ راست نمایم مردم را بوی بعد از گمراہی
و دانا گردانم بوسیلہ وی بعد از نادانی و بلند آوازہ گردانم بوی بعد از گمنامی و بسیار گردانم بعد از قلت
و جمع سازم بعد از فرقت و غنی گردانم بعد از درویشی و الفت دہم بوی دلہا مختلف و ہواہای پراگندہ
را و امتہای متفرقہ را گردانم امت او را بہترین امتہا انتہی اور قصہ آپکے اسلام لانے کے وقت کا ہمشہور

جو اُنھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا اور خود چھپ گئے تھے اور قوم کو بلوا کر اپنے
باب میں شہادت چاہی ہے طوالت کے خوف سے اُسکو نقل نہیں کرتا منجملہ اُن یہود کے جنھوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور میں شہادت دی ہے عبد اللہ بن صوریا ہے آمد آں حضرت بیت المدارس یہود را فرمود بیرون آرید
بسوی من کلانتر دانا تر ایشان را پس آوردند عبد اللہ بن صوریا را پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
که سوگند میدہم ترا بدین خدا و بنعمتی که داده است بنی اسرائیل را و خورانیده است ایشان را من و سلوی و سایه
کرده ایشان را بغمام که من رسول خدا ام گفت اللهم نعم و قوم من همه می شناسند وصف تو و نعت تو بیّن
و مسطور است در توریت ولیکن این قوم حسد میکنند ترا فرمود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چه چیز باز میدارد
ترا که ایمان نمی آری و مسلمان نمی شوی گفت نمیخواستم که برخلاف قوم خود باشم امیدوارم که متابعت
کنند ترا و اسلام آرند و من نیز مسلمان شوم اور منجملہ شاہدین و معترفین مومنین کے بحضور اقدس زید بن
عمرو بن نفیل ہیں جنکا ذکر دلیل چہارم میں گذر چکا کہ طلب دین میں موصل کو گئے اور راہب نے انکو امیدوار
کیا خروج پیغمبر آخر الزمان کا و ابن زید بن نفیل را موحد جاہلیت گویند و از ذبائح مشرکان نمیخوردند و توریت را
بر قوم میخواندند و در صحیح بخاری ذکر او هست و از ابن مسعود آمده که خدای تعالی برانگیخت پیغمبر خود را از برای
در آوردن یهودی در بهشت و قصه اش آنست که آں حضرت در آمد روزی کنیسهٔ یهودی را که میخواندند
توریت را بر قوم خود و چون رسیدند بر صفت نبی آخر الزمان خاموش شدند و باز ماندند از خواندن و در گوشه
بیماری افتاده بود پس گفت چرا باز ماندند از خواندن گفت آن بیمار که رسیدند ایشان بذکر نبی آخر الزمان
پس باز ماندند پس غلطید آن بیمار بر شتاب که دید که می آید و گرفت توریت را و بخواند صفت آن حضرت را
و گفت این صفت تست اشهد ان لا اله الا الله و انک رسول الله پس بهمین کلمه جان داد پس گفت آن حضرت

اصحاب خود را تجهیز کنید بادر خود را منجمله معترفین و واصفین حضرت یکی اساقفه قبط و روم ہیں وازمغیرہ بن
شعبه آمده که وی آمد بمقوقس و وی گفت مرا او راکه محمد نبی مرسل است و اگر میرسد قبط و روم را متابعت
میکردند او را گفت مغیره پس ازان اقامت کردم باسکندریه و نگذاشتم هیچ کنیسه را مگر آنکه در آمدم آنرا
و پرسیدم اساقفه آنرا از قبط روم از آنچه میابند ایشان از وصف محمد صلی الله علیه و آله وسلم و بود در آنجا
استقفی که بزرگتر این ایشان بود و می آوردند و بیمار خود را پس دعا میکرد ایشان گفتم مرا او را خبرده ما ایا باقی
مانده است هیچ یکی از انبیا که بیرون نیامده است گفت نعم وی آخر انبیا است نیست میان او و میان عیسی
بن مریم هیچ یکی و وی نبی است که بتحقیق امر کرده است عیسی باتباع وی و وی نبی عربی امی است نام او احمد
نه دراز است نه کوتاه در دو چشم او سرخی است ابنوه است موی او و می پوشد جامهای درشت را و کفایت
میکند بهرچه میابد از طعام شمشیر او بر شانه او است باک ندارد از هرکه پیش آید او را مباشرت
میکند قتال را بذات خود و با وی اصحاب او نیند که فدا میکنند خود را بر وی دوست میدارند او را
سخت تر از پدران و پسران خود را بیرون می آید از زمینی که در وی درخت سلم است و از حرمی بیرون می آید
و بحرم دیگر هجرت مینماید و هجرت میکند بزمین شور را خرما زار و می پوشد ازار بر وسط ساق خود و میشوید اطراف
اعضا مخصوص میباشد بچیزهائیکه نبود انبیا را مبعوث شد هر نبی بقوم خود و مبعوث میگردد وی بتمام عالم و گردانیده
می شود او را تمام زمین مسجد و طهور هرگه وقت نماز در آید تیمم میکند و نماز میگذارد و چون باز آمد مغیره از این خبر در اسلام
آورد و خبر داد آنحضرت را و اصحاب او را بآنچه شنیده و از طلحه بن عبید الله رضی الله عنه روایت است که گفت حاضر
شدم سوق بصری را که از بلاد شام است ناگاه دیدم راهبی را در صومعه اش میگوید بپرسید اهل موسم را ایا هست
در میان شما از اهل حرم گفت طلحه من از ایشانم گفت ایا ظاهر شده است بمکه احمد گفتم کیست احمد گفت ابن

عبدالمطلب این امام است که بیرون می آید و نبی آن وی آخر انبیا است و مخرج او از حرم است و مهاجر
وی خرمازار و سنگستان و شوره زمین یثرب گفت طلحه پس افتاد در دل من قول راهب پس برآمدم و قدوم آوردم
بمکه و پرسیدم آیا هیچ حادثه سانح شده گفتند نعم محمد بن عبدالله دعوی نبوت کرده است متابعت کرد او را
ابن ابی قحافه پس آمدم بر ابوبکر و خبر دادم او را بقول راهب و گفتم آیا متابعت کرده تو این مرد
را گفت نعم پس برد ابوبکر طلحه را نزد آن حضرت و متابعت کرد او و از جمله معترفین بالیقین سے حیی بن
اخطب یهودی است از صفیه بنت حیی بن اخطب یهودی که از امهات المؤمنین است آمده گفت چون قدوم
آورد آن حضرت صلی الله علیه وسلم و نزول کرد بقبا رفت پدر من حیی بن اخطب و عم من ابو یاسر بن اخطب
نزد آن حضرت پگاه در تاریکی شب باز نیامدند تا در آمد وقت شام چون بمنزل در آمدند دیدم ایشان را
که بثقل و کسل و غم و اندوه که بالاتر از آن متصور نباشد در آمد در خانه افتادند و من محبوب ترین اولاد
بودم نزد ایشان پس بعادت مالوف پیش ایشان رفتم چندان در زیر بار غم و اندوه شکسته شده محزون
بودند که ایشان را فرحت و طاقت آن نشد که التفات بجانب من توانند کرد در اثنای این حال عم من از
پدر من پرسید آیا هو هو آیا این مرد همان پیغمبر آخر الزمان است که گفت وی در توریت خوانده ایم پس
پدر ما با عم میگوید نعم هو هو آری او است گفت بیقین میدانی که او است گفت نعم و الله بیقین میدانم
که او ست او در معترفین یهود سے جو مشرف باسلام ہوئے بحضور حضرت اقدس بتوفیق ازلی و سابقه رحمت
لم یزلی مخیریق ہیں مخیریق که حبر عالم کثیر الایمان و نخیل بسیار داشت و صفت آن حضرت را میشناخت
غالب بود و همیشه بر آن بود چون روز احد شد گفت ای معشر یهود بخدا شما میدانید که نصر محمد بر شما
حق است در یابید این سعادت را گفتند امروز سبت است گفت هیچ سبت نیست پس گرفت

سلام خود را و بر آمد و ایمان آورد و شہید شد کذا فی المواہب و المدارج وغیرہما منجملہ اوصافین ہے ایک
کعب احبار را ابن عباس از کعب پرسید چگونہ می یابی نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در توریت گفت
این چنین کہ نوشتہ است محمد بن عبد اللہ عبدی المختار مولدہ بمکہ ومہاجرہ بالمدینہ وملکہ بالشام لا فحاش ولا
سخاب بالاسواق ولا یجزی بالسیئۃ ولکن یعفو ویغفر و درین روایت مذکور است امت وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حمادون است کہ حمد و ثنا می کنند خدا را و شکر گزاران باشند در غم و شادی و در تنگی و خوشی تکبیر گویند در ہر بلندی و حمد گویند در ہر پستی
رعایت کنند آفتاب را برای نماز چون برسد وقت نماز میکنند اگرچہ در خاک روی باشند ازار بندند بر نصف ساقہای
خود و وضو کنند باطراف اعضاء خود منادی یعنی مؤذن ایشان ندا میکند در جو آسمان یعنی بر جایہای بلند و صفہای
ایشان در قتال و در نماز یکسان باشند ایشان را در شب آوازہا باشد چون آواز زنبوران مراد از آوازہا اوراد شب است
اور ایک روایت میں کعب احبار سے وہ مضمون ہے اوصاف آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو روایت عبد اللہ بن
سلام میں گذرا ہی منقول ہے جیسا کہ شیخ محدث نے مدارج میں لکھا ہے اور یہی اسمیں لکھا ہے و ابو نعیم از سالم بن عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب روایت کردہ کہ مردی آمد نزد کعب احبار گفت کہ دیدم در منام گویا مردم جمع کردہ شدہ اند
برای حساب پس خواندہ شدند انبیا و آمد ہر نبی امت وی دیدہ شد مر ہر نبی را دو نور و ہر یکی از متابعان
را یک نور کہ میرود با وی پس خواندہ شد محمد صلی اللہ علیہ وسلم مر ہر موی او را کہ در بدن وی بود نوری و ہر یکی
از متابعان وی را دو نور پس گفت کعب وی در نیافت کہ آن مرد خبر از منام خود میدہد ترا کہ تحدیث و خبر کردہ است
ای مرد باین حدیث سوگند بخدا کہ نیست خدا بجز وی من این را در منام خود دیدہ ام پس سوگند خورد کعب کہ سوگند
بخدای کہ تعالی کعب در دست قدرت اوست این صفت محمد و امت او و صفت انبیا و امتہای ایشان است
در کتاب خدا گویا کہ در توریت خواندہ تو آنرا اور منجملہ انکے وہب بن منبہ ہیں گفت خواندم در کتب قدیمہ

کہ گفت خداوند تبارک و تعالی سوگند میخورم بعزت جلال خود کہ فرو فرستم بر جبال عرب نوری کہ پر کند مابین مشرق

و مغرب و پیدا آرم از اولاد اسمعیل پیغمبری امی کہ بوی ایمان آرند بر وحدانیت من و رسالت وی آیند از کوہہا

بیدران من و بگریزند از ان ظاہر و غالب میگردانم دعوت او را بر دعوت ہا و خوار میگردانم کسی را کہ مخالفت کند شریعت

او را کسیکہ در یابد او را و ایمان نیارد بوی و در نیابد شریعت وی پس از وی خدای من وی بیزار است و در جملہ آنکی ابن سعیہ

اور ابن یامین اور مخیرق وغیرہم جنکا قصہ کتب سیر و تواریخ میں منقول ہے ہمنے بعض حکایات لکھدین اسیر باقی کو قیاس

کر لینا چاہیے گیارہوین۔ دلیل تسلیم و شہادت علمای نصاری کے ساتھ ہونے آپکے نبی اور ایمان لانا

بعض کا اُسی سے بعد مبعوث ہونے اور دعوی نبوت کے اور اقامت برہان اوپر نبی ہونے آپکے حالات اور صفات

پوچھنے جیسا کہ بادشاہ ہرقل نے جلسہ گفتگو ابوسفیان میں ابوسفیان سے آپکے حالات اور اوصاف پوچھے

ابوسفیان جواب دیچکے تو کہا یہ اوصاف انبیا کی ہین دوسری میں ایسی نہین پائی جا سکتے اور یہ کہا اگر فی الواقع امر ایسا ہی

ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تو اب وہ عنقریب تمام ملک پر قابض ہوتی ہیں اور وہ نبی برحق ہیں کوئی انکا مقابلہ

نہین کر سکتا مجھکو اُنکے علامات پہلے سے معلوم تھے اور مجھکو اُنکے ظہور کا یقین تھا یہ قصہ بخاری و مسلم اور مواہب اللدنیہ

مین تفصیل سے مرقوم ہے چونکہ ان کتب کی عبارت عربی ہے ہر شخص کو سمجھنا دشوار ہے بغیر شرح اور ترجمہ

کے لہذا ہم اُسکو روضۃ الاحباب سے ملخص کر کے لکھتے ہیں کہ زبان فارسی بہ نسبت عربی کے اکثر لوگ جانتے

ہیں در آن ایام ہرقل از بہر زیارت بیت المقدس رفتہ بود روزی بر تخت خود نشستہ با حزنی متفکر و شکلی مکدر

پریشان حال بعض از ارکان مملکت و خواص بندہای دولت از وی پرسیدند کہ ما آثار ملالت در جبین تو

مشاہدہ میکنیم موجب آن چیست در حال گفت دوش منجم بودیکو و از انظار اجرام علوی بر احوال اجسام سفلی بنا بر

قواعد نجومیہ استخراج میکرد چون موجب ملالت از وی استفسار نمودند گفت امشب نظر در نجوم میکردم دیدم

چنین ظاهر شد که ملک جماعتی که مردم ختنه کردند بجای آرند ظاهر شده زود باشد که آفتاب دولت ایشان در آفاق
این بلاد و باهل این دیار استیلا نمایند یا از اهل دین جدید که دام طائفه سنت ختان قیام مینمایند گفتند هیچ قوم ختنه
نمیکنند الا یهود بجهت این ملول و محزون مباش و بحکام شهرهای ممالک خود بنویس تا هرکه از یهود در آنجا باشد بقتل آرند
ایشان درین اندیشه بودند که مردی از پیش حاکم بصری حارث بن ابی شمر آمد و شخصی از عرب با خود همراه آورد که خبر پیغمبر
صلی الله علیه وسلم داشت هرقل چون از آن مرد اعرابی احوال پرسید گفت در میان ما مردی پیدا شده که دعوی
پیغمبری میکند و مردم را بدین خویش دعوت مینماید جماعتی از مردم او را تصدیق نموده متابعت میکنند هرقل گفت او را
بگوشه برید و ببینید که ختنه کرده است یا نی احتیاط کردند ختنه کرده بود هرقل از وی پرسید که عرب ختنه میکنند
جواب داد آری آنگاه گفت اینچه من دیده ام ملک این جماعت است که ظاهر شده او در وانند که هنوز هرقل در
بیت المقدس بود که عظیم بصری مردی نام وی .... بود همراه دحیه گردانیده بنزد وی فرستاد
وی را بمجلس هرقل آوردند نامه بدست او داد عنوان نامه عربی بود بسم الله الرحمن الرحیم من محمد عبد الله و رسوله الی هرقل
عظیم الروم سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوک بدعایة الاسلام اسلم تسلم یوتک الله اجرک مرتین فان
تولیت فان علیک اثم الاریسیین و یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا الله و لا نشرک به شیئا و لا یتخذ بعضنا بعضا
اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون ترجمان طلب کرد تا مکتوب شریف را بروی خواند چون هرقل مضمون
آن را معلوم کرد گفت ببینید که درین دیار هیچ کس از قوم این پیغمبر باشد تا از آن کس حال وی استعلام نمایم گفت
ابوسفیان که من آن وقت با جمعی از قریش بشام بتجارت رفته بودیم کس فرستاده ازنزد هرقل بطلب ما آمده ما را به
بیت المقدس برد و روزی که هرقل بر تخت سلطنت نشسته و تاج حکومت بر سر نهاده و اشراف و عظام
روم گرد او نشسته و قسیسان و رهبانان حاضر بودند ما را بمجلس وی آوردند پس هرقل ترجمانی طلب کرد

افت پس پرسید از ایشان که کدام یک از شما نزدیکترید باین مرد که دعوی پیغمبری میکند ابوسفیان میگوید گفتم من با و
اقربم ازین قوم از روی نسب پس پرسید که چه نوع قرابت است میان تو و او گفتم وی پسر عم من است پس هرقل گفت وی را
نزدیک من آرید و یاران وی را پس پشت وی بنشانید تا اگر دروغی گوید یاران وی از روی شرم ندارند و تکذیب
او کنند انگاه با ترجمان گفت بگو با این جماعت که من از ابوسفیان چیزی چند از احوال این مرد می پرسم اگر دروغ
گوید تکذیب وی نمایید پس هرقل چند سوال کرد اول آنکه نسب وی در میان شما چگونه است گفتم که او در میان ما
صاحب نسب عظیم و شریف است دوم آنکه هیچ کس پیش از وی یعنی از قوم قریش یا از عرب این دعوی
کرده بود گفتم نی سوم آنکه هیچ کس از پدران وی پادشاه بوده گفتم نی چهارم آنکه اشراف و اقویای مردم پیروی
او میکنند یا ضعیفان و فقیران گفتم ضعیفان و فقیران پنجم آنکه متابعان وی روز بروز زیاده میگردند یا نی
گفتم زیاده میشوند ششم آنکه هیچ کس از دین وی مرتد میشود از جهت کراهت داشتن دین وی و ناراضی بودن
از ان گفتم نی هفتم آنکه بدروغ گفتن متهم میداشتید پیش از انکه این دعوی کند گفتم نی هشتم آنکه عهد میشکند
یعنی عهد شکنند یا نی گفتم نی نهم آنکه مقاتله میان شما واقع شده یا نی گفتم آری گفت چگونه بوده است
گفتم میان ما و او نوبت بوده گاهی وی بر ما غالب شده یعنی در بدر و گاهی ما برو غالب گشته ایم یعنی در احد
دهم آنکه بچه چیز امر میکند شما را گفتم میگوید بپرستید خدای یکتای بی همتا را و هیچ چیز را با وی شریک
مگردانید و ترک انچه پدران شما میگفته اند نمائید و ما را به نماز و صدقه و صدق و عفاف و صله رحم میفرماید
پس هرقل ترجمان گفت با او بگو که اینها یاد کردی همه از صفات حمیده و شمات پسندیده پیغمبران است
انبیا و رسل چنین باشند پرسیدم که بدروغ متهم بوده در میان شما گفتی نی پس دانستم که چنین نخواهد بود که وی
دروغ را بر مردم بگذارد و بر خدای تعالی دروغ بندد پرسیدم عهد میشکند گفتی نی و پیغمبران چنین باشند

واگر اینها که گفتی مطابق واقع باشد زود بود که وی مالک این پایگاه و مملکت ما را در تحت تصرف خویش
درآورد و بتحقیق می دانستم که پیغمبری چنین مبعوث خواهد بود ولیکن گمان من این نبود که از قوم شما باشد و اگر دانستمی
که بوی میرسم البته سعی می نمودم خود را بملازمت میرسانیدم و اگر نزد او بودمی غایت بندگی بجا آوردمی
و پایهای او را شستمی ابوسفیان گوید هرقل فرمود تا به رسول الله صلی الله علیه وسلم که بر دست دحیه فرستاده بودند
آوردند و خواندند هرقل چون مکتوب حضرت بخواند بخلوت با دحیه گفت والله که من میدانم که وی پیغمبر مرسل
و نبی مکمل است و اوست که منتظر او بودیم و در کتب آسمانی وصف و نعت او خوانده ایم و من
میترسم از آنکه رومیان قصد هلاک من کنند و الا متابعت او میکردم پس بعد بشهر رومیه که در آنجا مردی است
صغاطر نام حال آنکه او مرد بزرگ و دانشمند نصاری است و در علم نظیر هرقل بود و ویرا از این حال اعلام کن و
در روایتی آنکه هرقل مکتوبی در آن باب بوی نوشته و با دحیه گفت صغاطر در روم عظیم است از من و سخن او
بیشتر اعتقاد دارند از سخن من ببین تا وی چه میگوید پس دحیه کلبی بشهر رومیه رفت و مکتوب هرقل را بصغاطر رسانید
و از احوال و اوصاف محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم ویرا خبردار گردانید صغاطر گفت بخدا سوگند که وی پیغمبر
برحق است و ما او را بصفتی که تو گفتی در کتاب خویش یافته ایم و نام او را در توریت و انجیل
خوانده ایم پس صغاطر در خانه خاموش درآمد و جامهای سیاه که پوشیده بود از خود دور ساخت
و جامهای سفید بپوشید و عصا بر دست گرفته به کنیسه نصارا رفت در وقتی که مجمع اشراف
مردم بود و گفت ای معشر روم بدانید که از احمد عربی مکتوبی بما آمده که ما را در آن مکتوب
بحق خوانده و من گواهی میدهم که خدا یکی است و احمد بنده و رسول اوست و مسیح
کلمات باقیہ کو سمجھنا چاہیے گفت این همه صفت آن پیغمبر نیست که عیسی بن مریم

بقدوم نبی بشارت داده من دانم که پیغمبرے باقی مانده که ظاهر خواهد شد و خاتم پیغمبران خواهد بود

اور ایسا ہی کلمات اعتراف و اسلام نجاشی کو سمجھو عمرو بن امیہ ضمری متوجہ حبشہ شد و

مکتوب حضرت رسالت پناہ را بنجاشی رسانید آن پادشاہ ارجمند و آن ملک سعادت مند پیغمبر را صلی اللہ علیہ وسلم

احترام نمود از تخت سلطنت فرود آمد و بر زمین تواضع نشست و نامہ را بہ تعظیم تمام گرفتہ بوسید بر چشمان

خویش نہاد و بفرمود تا مکتوب آن سرور را بخواندند فی الحال نجاشی بی تحاشی کلمہ شہادت بر زبان راند و اعتراف

برسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نمود و گفت اگر من توانستمی بملازمت وی رفتمی بدین دولت خود را مشرف

ساختمی سلام و رحمت و برکات خداوند تعالی بر تو ای پیغمبر خدا بتحقیق کہ ما دانستہ بودیم حقیقت شریعتی را کہ بیا

آوردہ گواہی میدہم کہ تو رسول خدائی و راست گوئی پیغمبران و کتب سابقہ تصدیق تو نمودہ اند و من بیعت

با تو کردم عمرو بن العاص گوید نزد نجاشی رفتم و از وی عمرو بن امیہ ضمری را طلبیدم کہ او را بکشم تا مرا پیش قریش

آبروی پیدا شود چون از من این سخن بشنید طپانچہ بر روی خود زد گفتم ای ملک اگر دانستم کہ ترا چنین دشواری می‌آید

والا تکلم باین کلمہ نکردمی نجاشی گفت چگونہ فرستادہ مردی را بتو دہم کہ ناموس اکبر باو می‌آید گفتم ای ملک در

واقع ہمچنین است و ترا اعتقاد چنین است گفت ای عمرو وائے بر تو کہ این مقدار نمیدانی بدان و آگاہ باش کہ وی

پیغمبر برحق است سخن من بشنو و ویرا متابعت نمائی و بدانکہ وی غالب خواہد شد بر ہمہ مخالفان خود

چنانکہ موسی بر فرعون غالب شد بر دست نجاشی مسلمان شدم و از نزد وی بیرون آمدم علی ہذا القیاس مسلمان

فروہ بن عمرو جزامی کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں عریضہ لکھا اُسمیں یہ رقم کیا من مسلمان گشتم

و اقرار بوحدانیت حق تعالی و برسالت تو نمودم میدانم کہ تو ہمان رسولی کہ عیسی بن مریم بشارت بمقدم

تو دادہ اسی قیاس پر بصری کے حاکم کا حال ہے اور شام کے اُسقف کا اور مسلمان ہونا سلمان فارسی

کا اور تمام نصاریٰ حبشہ کا اور بصریٰ کے راہب کا اور بحیرا انکے اساقف کا تہا اور عداس نصرانی اور داود
نصرانی وغیرہم کا ہے اور سوای انکے علماء نصاریٰ و یہود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ سے
آج تک مسلمان ہوتے چلے آئے ہیں جسکی تعداد خدا کو ہی معلوم ہے اور جسقدر کہ معلوم ہیں وہ
اتنے ہیں کہ فقط انکا نام شمار کیا جائے تو ایک دفتر عظیم مستقل ہو مگر ہمیں یہاں تو اسقدر مدعا ہے کہ گواہی
دینے والے حقیقت دین اسلام کی اور اعتراف کرنے والے صدق نبوت پیغمبر آخر الزمان کے
علمائے و مصنفین کتب سماوی اس مقدار میں جنکا اتفاق اوپر کذب کے عقل کے نزدیک جملہ محالات سے ہے پس
اس سے حاصل ہونے میں علم الیقینی حقیقت اسلام اور صدق نبوت کے کوئی شبہ اور تردد نہیں ہے جسطرح سائر
بدیہیات محسوس میں کوئی شک و شبہ نہیں پس یہ ایک دلیل کافی و وافی ہے بسبب ہونے اسکے کے اظہر اور اقوی
اسطرح اکثر ان ادلہ سے جو مذکور ہوئیں اور ہونگی واسطے اثبات مدعی کے مستقل اور بس ہے اسیواسطے
حضرت شیخ مدارج میں فرماتے ہیں و از دلائل نبوت و علامات رسالت وی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ترادف تواتر
اخبار از رہبانان و احبار و علمای اہل کتاب در صفت وی صفات است و از اسما و علامات وی ور
یہ جو کچھ میں نے لکھا عشر عشیر بھی نہیں ہے جیسا کہ کتب تواریخ نبوی و تواریخ صحابہ کے دیکھنے والوں
پر مخفی نہیں۔ **بارھوین دلیل** اثبات نبوت مطابقت صورت بی مثال مراۃ جمال
باکمال و اور بی ہمتا و بی ہمال مظہر اتم حضرت ذوالجلال صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصویر مرقعہ تصاویر
انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بعدد و آصال سے جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آتا تھا
اور اُتارا اُسکو اللہ تعالی نے بموجب درخواست آدم علیہ السلام کے کہ میری اولاد میں جو انبیا ہونگے
اُنکو مجھے دکھلا دے پس بھیجا اللہ تعالی نے وہ مرقعہ جس میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم

علیه السلام و حضرت نوح و حضرت موسی و حضرت عیسی علیهم السلام و غیرهم کی تصویریں و بیهقی در دلائل النبوة از ابو امامه

باهلی از هشام بن العاص می آورد که گفت فرستاده شدم من و مردی دیگر بسوی هرقل قیصر روم تا دعوت کنیم

او را باسلام ذکر کند تمام حدیث را و گفت طلبید ما را هرقل شبی و خویش در آمدیم بر وی پس طلب کرد

صندوقی عظیم را زراندود و در وی خانهای صغیر بود و در خانه را بابی صغیر پس بکشاد آن صندوق را و

برآورد حریر پاره سیاه او بگسترد در وی پیکر مرد تصویر کرده بنظر چشم بزرگ سرین دراز گردن مرد را

گیسو بافته بهترین خلق خدا گفت میشناسید شما این صورت را گفتیم نمی شناسیم گفت

این صورت آدم علیه السلام است پس از آن کشاد در وی دیگر را و بیرون آورد حریر پاره سیاه

در وی پیکر سفید سرخ چشم سطبر سر حسن اللحیه گفت میشناسید این را گفتیم لا گفت این نوح

پیغمبر است علیه السلام بکشاد در وی دیگر و بیرون آورد حریر پاره در وی پیکر سفید روی بخدا

سوگند عین رسول الله است گفت می شناسید این را گفتیم نعم این محمد الرسول الله است

صلی الله علیه و آله و سلم پس گریه کردیم و برخاست هرقل و نشست و گفت آیا این اوست

گفتیم نعم اوست او را که تو دیدی گویا او را دیدی پس نگریست ساعتی در آن صورت پس

گفت والله این آخر نبوت است لیکن من شتابی کردم تا دریابم آنچه نزد شما است از علم

و در این صندوق صورتهای پیغمبرانست ابراهیم و موسی و عیسی و سلیمان و غیرهم گفتیم

از کجا حاصل شده است ترا این صورتها گفت آدم علیه السلام درخواست از خدا

که بنماید او را انبیا که از اولاد وی پس فرستاد پروردگار تعالی این صورتهای

ایشان بر وی بود اندر خزینه آدم ——— پس بیرون آورد و آنرا ذوالقرنین

از مغرب وبیرون بدنیا لک اذا فی الله ارج اور بہی اسمیں ہے از جبیر ابن مطعم آمدہ کہ گفت کہ چون

فرستاد حقتعالیٰ پیغمبر خود را وہویدا شد امر او بمکہ و بیرون آمدم بجانب شام و چون ببصرہ رسیدم

جماعت از نصاری آمدند و گفتند مرا از حرمی تو گفتم نعم گفتند پس می شناسی صورت این شخص کہ دعوی

پیغمبری کردہ است در میان شما گفتم می شناسم پس گرفتہ است مرا و پس آوردند مرا در دیری کہ ایشان ابود در آن

صورتہا تماثیل گفتند نظر کن آیا می بینی در جمع ربہا صورت این پیغمبر را کہ پیدا شدہ است در میان شما پس نگاہ

کردم ندیدم صورت او را درین صورتہا پس درآوردند مرا در دیری بزرگتر از ان دیر و در وی نیز صور و تماثیل بسیار

از دیر نخست پس گفتند نگاہ کن آیا می بینی صورت مبارک او را درین میان پس نگاہ کردم ناگاہ دیدم صورت وصفت

آن حضرت را صلی اللہ علیہ وسلم و صورت وصفت ابو بکر را رضی اللہ تعالیٰ عنہ و وی گرفتہ است زانوہای

آن حضرت را گفتند شناختی صفت او را گفتم نعم پس گفتم خبر دہم شما را تا بدانم کہ چہ میگوئید پس بیان کردند

ایشان صفت آن حضرت را ایں گفتم گواہی میدہم کہ او وست گفتند می شناسی این کس را کہ زانوی مبارک

او را گرفتہ است گفتم نعم گفتم گواہی میدہم کہ این یار او ست و خلیفہ او ست بعد از وی گفتم تغیر کردہ میکنند

او را قریش گفت و امینمیتوانند گشت او را و او شدہ پیغمبر آخر زمان است غالب میگرداند او را خدای تعالیٰ

بر ہمہ صلی اللہ علیہ وسلم **تیرہوین دلیل** ہے اثبات نبوت کی شہادت حیوانات کی آپ کی نبوت

پر بطریق معجزہ جاننا چاہیے کہ جسطرح حق سبحانہ کو ہر ہر ذرہ عالم کا خواہ حیوانات سے یا نباتات وجمادات

سے خوب جانتا ہے اور اُسکی عظمت و کبریائی کو پہنچانتا ہے اور اُسکے حکم کا مطیع و مسخر ہے اسیطرح

سارا عالم کیا نقیر وکیا قطمیر رسالت و نبوت سے حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقف

ہے اور اُسکی شہادت سے رطب اللسان جیسا کہ ضمن ادلہ میں یہ مضمون بخوبی واضح ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

من لی بغنمہ قال الذئب انا ارعاہا حتی ترجع فاسلم الرجل الیہ غنمہ ومضی وذکر قصتہ راس
ووجودہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ام سلمۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صحراء فنادتہ
ظبیۃ یا رسول اللہ قال ما حاجتک قالت صادنی ہذا الاعرابی ولی خشفان فی ذلک الجبل
فاطلقنی حتی اذہب فارضعہما وارجع قال وتفعلین قالت نعم فاطلقہا فذہبت ورجعت
فاوثقہا فانتبہ الاعرابی فقال یا رسول اللہ الک حاجۃ قال تطلق ہذہ الظبیۃ فاطلقہا فخرجت تعدو فی الصحراء وہی
تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ **چودہویں** دلیل اثبات نبوت کی شہادت نباتات کے
آپکے نبی اور رسول ہونے پر بطریق معجزہ عن ابن عمر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فدنا منہ اعرابی فقال
یا اعرابی این ترید قال الی اہلی قال ہل لک الی خیر قال وما ہو قال تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
قال ومن یشہد لک علی ما تقول قال ہذہ الشجرۃ السمرۃ وہو بشاطئ الوادی فدعاہا فاقبلت تخد الارض
حتی قامت بین یدیہ فاستشہدہا ثلاثا فشہدت انہ کما قال ثم رجعت الی مکانہا وعن بریدۃ سأل اعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ
فقال لہ قل لتلک الشجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک قال فمالت الشجرۃ عن یمینہا وشمالہا وبین یدیہا وخلفہا فتقطعت
عروقہا ثم جاءت تخد الارض تجر عروقہا مغبرۃ حتی وقفت بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت السلام علیک یا رسول اللہ
قال الاعرابی مرہا فلترجع الی منبتہا فرجعت فدلت عروقہا فی ذلک الموضع فاستقرت فقال الاعرابی ائذن لی اسجد لک
قال لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا قال فاذن لی اقبل یدیک ورجلیک فاذن لہ کذا فی الشفا
مدارج النبوہ میں ہے درختی از درختہای حرم مکہ بنزد آن حضرت بسجن درآمد وخشخشہ داد وچون رسول اللہ جنبیدن بلا فات
ضعیف تر می آمدند وچون بکنزول کرد اندان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باستقبال ایشان برآمد وابن مسعود را ہمراہ
خود گرفت بجانب حجون متوجہ گشت چون بشعب حجون رسید بانگشت مبارک خود دائرہ بزمین کشید وابن مسعود را فرمود

قدم از دائره بیرون ننهی تا آنکه تو زنده بمانی آنگاه آن حضرت بنماز مشغول شده سوره کهیعص و طه در نماز خواندند بروایتی واز ده هزار
و بقولی شش هزار جنیان آمدند بملازمت آن حضرت صلی الله علیه وسلم بعد از فراغ نماز دعوت کرد و جمله مسلمان شدند
وآمده که جنیان گواه طلبیدند بر نبوت آن حضرت صلی الله علیه وسلم پس درختی که در آن وادی بود آمده نزد آن حضرت بایستاد
و گفت گواهی میدهم که تو رسول خدائی انتهی اور قاضی عیاض شفا میں قصہ شجرہ جنی وغیرہ در ایسکے احادیث مع طرق
متعددہ اور روایات کثیرہ سے لکھکر فرماتے ہیں فهذا ابن عمر و بریدة و جابر و ابن مسعود و یعلی بن مرة و اسامة بن
زید و انس بن مالک و علی ابن ابی طالب و ابن عباس و غیرهم رضی الله عنهم قد اتفقوا علی هذه القصة نفسها او معناها
ورواه عنهم من التابعین اضعافهم فصارت فی انتشارها من القوة حیث هی **پنجویں** دلیل اثبات نبوت کی
شہادت جمادات کی آپکے نبوت و رسالت پر فی الشفاء وقال علی کنا بمکة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرج
الی بعض نواحیها فما استقبله شجر ولا جبل الا قال له السلام علیک یا رسول الله وعن عائشة رضی الله عنها لما استقبلنی جبرئیل علیه السلام بالرسالة
جعلت لا امر بحجر ولا شجر الا قال السلام علیک یا رسول الله وعن جابر بن سمرة عنه علیه السلام قال انی لاعرف حجرا بمکة کان یسلم
علی انتهی مدارج النبوة میں ہے حجر وہی کونچہ کہ اور ازقاق الحجر گویند در راه خانه خدیجه است و مسند و دست مردم آن
و مردم تبرک میجویند بلمس وی میگویند که این همان حجر است که سلام میکرد آن حضرت صلی الله علیه وسلم را و تحقیق میگوید شیخ
از آن شیخ ابن حجر مکی شنیدم گفته که متواتر آمده است از اهل مکه که این حجر یکی در زقاق الحجر است همان حجر است که
السلام میکرد رسول خدا صلی الله علیه وسلم را انتهی ہرچند کہ باب معجزات موالیہ ثلثہ میں روایات کثیرہ اور انواع
عدیدہ وارد ہیں اور جو معجزہ ہے وہ فی الحقیقه شاہد ہے نبوت و رسالت کا مگر ہم نے ہر باب میں اختصارا دو تین
روایات پر اکتفا کیا اور انمیں سے بھی منصوصا وہ روایت اختیار کی جنکا تعلق خصوصیت ساتھ نبوت و رسالت کے تصدیق کا
موجود ہو ورنہ معجزات متواترہ مشہورہ اسقدر ہیں جنکا عدد و حصار دشوار ہے مثلا ستون حنانہ کا معجزہ مشہور

و متواتر ہے اور دلالت اسکی اوپر شہادت نبوت و کمالات رسالت کے ظاہر و باہر امام شافعی سے ایکبار ربیع نے سنا فرمایا
کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو معجزے عطا ہوئے ہیں کسی پیغمبر کو عطا نہیں ہوئے لوگوں نے کہا حق تعالی نے عیسیٰ علیہ السلام
کو احیاء موتی عطا کیا تھا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستون حنانہ کا معجزہ عطا ہوا او احیاء موتی سے بڑکر ہے
حدیث حنین جذع از جماعت کثیر از صحابہ آمدہ است کہ مفید قطع و یقین است در مواہب لدنیہ از شیخ تاج الدین
سبکی آوردہ کہ در شرح مختصر ابن حاجب گفتہ کہ صحیح نزد من آنست کہ حدیث حنین جذع متواتر است روایت کردہ اند
از علماء حدیث بخاری و مسلم و غیر ایشان بطریق کثیرہ متعددہ خارج از حد حصر احصا و شیخ ابن حجر در فتح الباری گفتہ کہ
حنین جذع و انشقاق قمر نقل کردہ شدہ است ہر یکی از ان نقل مستفیض شایع کہ مفید قطع ست و بیہقی گفتہ قصہ حنین جذع
کہ عمل کردہ اند او را خلف از سلف از کرامات و باہر معجزات است دالت میکند بر نبوت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم
گفتہ کہ نداداست حق تعالی ہیچ پیغمبری را آنچہ دادہ است پیغمبر ما را صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ و علیہم پس گفتند شافعی را
کہ دادہ است خدای تعالی عیسی بن مریم را احیاء موتی گفت داد محمد را صلی اللہ علیہ وسلم حنین جذع تا شنیدہ باشد
صوت او و این اعظم و اکبر است از ان کذا فی المدارج قال القاضی فی الشفاء حدیث انین الجذع و ہو فی نفسہ مشہور منتشر
و الخبر بہ متواتر اسکے بعد بہت سے صحابہ و غیرہم سے اس حدیث کو بطرق متعدد نقل کرکے آخر میں لکھتے ہیں فہذا حدیث
کما تراہ خرجہ اہل الصحۃ و رواہ الصحابۃ من ذکرنا و غیرہم من التابعین ضعفہم الی من لم نذکرہ بمن دونت ہذا المعدہ
یتسع العلم انتہی سولہویں دلیل اثبات نبوت کی شہادت طفل شیر خوار کی اوپر نبوت و رسالت آپ کے
روایت است از معیقب یمامی کہ گفت حج کردم حجۃ الوداع و در آمدم در سرائی دیدم در وی رسول خدا را صلی اللہ
علیہ وسلم و دیدم از وی امری عجب آمد او را مردی از اہل یمامہ بغلامی کہ ہمین روز زائیدہ شدہ است پس فرمود او را
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم من انا گفت انت محمد رسول اللہ گفت آنحضرت صدقت بارک اللہ فیک و بعد ازان

[illegible] ماجرا ان شہدوں میں ہے اور مبارک لکھا صلہ الٰی المدارج فی الشفاء وغیرہا ولفظہا [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دلیل اثبات نبوت کی قرار

[illegible] حدیث ابی طلحۃ المشہور واطعامہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانین او سبعین رجلا من اقراص من شعیر جاء بہا

[illegible] فامر بہا ففتت وقال فیہا ما شاء اللہ تعالی الی حدیث جابر رضی اللہ عنہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الخندق اطعم الف رجل

من صاع شعیر وعناق وقال جابر فاقسم باللہ لاکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ہی وان عجیننا لیخبز کما ہو — اور یہ

[illegible] میں [illegible] احادیث اس باب میں نقل کی ہیں مع تعدد واقعات کے بہ تفصیل کہا وقد اجتمع علی

معنی حدیث ہذا الفصل بضعۃ عشر من الصحابۃ رواہا عنہم اضعافہم من التابعین ثم من لا یعد بعدہم واکثرہا فی قصص مشہورۃ

ومجامع مشہودۃ ولا یمکن التحدث عنہا الا بالحق ولا یسکت الحاضر لہا علی ما انکر منہا اٹھارھوین دلیل معجزہ

[illegible] حدیث معاذ بن جبل فی قصۃ غزوۃ تبوک انہم وردوا العین وہی تبض بشیء من ماء مثل الشراک فغرفوا من العین بایدیہم

حتی اجتمع فی شیء ثم غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ وجہہ ویدیہ واعادہ فیہا فجرت بماء کثیر فاستقی الناس قال فی حدیث

[illegible] یا معاذ ان طالت بک حیاۃ ان تری ما ہہنا قد ملئ جنانا الحدیث فی ہذا الباب ایضا کثیر کذا فی الشفاء انیسویں

دلیل معجزہ [illegible] طعام کثیر [illegible] نبع [illegible] من بین اصابعہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] روایات کثیرہ وقصص [illegible] مشہور ومعروف ہے لہذا ہم اصل مقصود اسی پر جو [illegible] اور یہ معجزہ [illegible] کے

واسطے دلیل اثبات نبوت ہے یعنی تواتر ہونا اسکا وہ نقل کرتے ہیں قال القاضی اما الاحادیث فی ہذا فکثیرۃ جدا

روی حدیث نبع الماء من بین اصابعہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃ من الصحابۃ عن انس بن مالک قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وحانت صلوۃ العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فی ذلک الاناء یدہ وامر الناس ان یتوضؤا منہ قال فرایت الماء ینبع من بین اصابعہ فتوضا الناس حتی توضؤا

من عند آخرہم قال کم کنتم قال زہاء ثلاث مائۃ ہے اسکی احادیث کثیرہ بہت سے صحابہ سے اس باب میں نقل کین جو بارہا
صحابہ کرام کے مجمع میں واقع ہوئی ہیں وہ حوادث اور انکی روایات بھی آخر میں کہا وشیئی فی ہذہ المواطن
الحفیلۃ والمجموع الکثیرۃ لا تتطرق التہمۃ الی المحدث بہ انتہی مدارج النبوۃ میں حضرت شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں
دیگر از معجزات مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مکرر واقع شدہ است از مواطن عدیدہ و مشاہد مجیدہ روایت کردہ شدہ
از طرق کثیرہ کہ افادہ میکند علم قطعی بتواتر معنوی آن نبع آب است از میان اصابع مبارک وی شنیدہ نشدہ است از ہیچ
یکی از انبیا علیہم السلام اگرچہ بیرون آمد چشمہا از سنگ بدست موسی علیہ السلام شک نیست کہ بیرون آمدن
آب از اصابع ابلغ است در اعجاز از نبع آب از حجر کہ بیرون آمدن آن از وی معہود و معتاد است بخلاف
بیرون آمدن از گوشت و پوست و استخوان و بتحقیق روایت کردہ اند این حدیث را جماعتی از صحابہ
مشہور از آن حدیث انس و جابر و ابن مسعود است انتہی امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں وقد جاء فی ہذہ
الاحادیث فی نبع الماء من بین اصابعہ وتکثیرہ وتکثیر الطعام ہذہ کلہا معجزات ظاہرات وجدت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی مواطن مختلفۃ وعلی احوال متغایرۃ وبلغ مجموعہا الی التواتر انتہی بیسویں دلیل اثبات نبوت کی
معجزہ شق القمر کا جو باقتراح کفار قریش مکہ شریف میں واقع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلی کے اشارہ سے
اور اجماع ہے تمام مفسرین اور اہل سنت و جماعت کا سلف سے خلف تک اسکے واقع ہونے پر اور قطع نظر شہادت
نص قطعی قرآن کی نہ متواتر ہیں حدیثیں اسکے واقع ہونے کی جس سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے قال القاضی فی الشفاء
اجمع المفسرون واہل السنۃ علی وقوعہ عن ابن مسعود قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ
فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال علیہ الصلوۃ والسلام اشہدوا وفی روایۃ مجاہد ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
در روایۃ مسروق انہ کان بمکۃ زاد فقال کفار قریش سحرکم ابن ابی کبشۃ فقال رجل منہم ان محمدا ان کان سحر

القمر فانه لا يبلغ من سحره ان يسحر الارض كلها فاسئلوا من يأتيكم من بلد آخر هل رأوا هذا فاتوا فسئلوهم فاخبروهم
انهم رأوا مثل ذلك وحكى السمرقندي عن الضحاك نحوه وقال فقال ابوجهل هذا سحر فابعثوا الى اهل الآفاق حتى تنظروا ارأوا
ذلك ام لا فاخبر اهل الآفاق انهم رأوه منشقا فقالوا اي الكفار هذا سحر مستمر انتهى مواهب اللدنيه میں علامہ قسطلانی
لکھتے ہیں وقال العلامة السبكي في شرحه لمختصر ابن الحاجب الصحيح عندي ان انشقاق القمر متواتر (اي قوي محكم ۱۲) منصوص عليه في القرآن
مروي في الصحيحين وغيرهما من طرق شتى لا يمترى في تواتره انتهى شیخ مدارج النبوة میں افادہ فرماتے ہیں انشقاق القمر
ابهر انور معجزات است که تصرف است در عالم علوی از هیچ معجزه واقع نشده ابن عبدالبر که از اکابر محدثین
حدیث است گفته است که این حدیث یعنی حدیث انشقاق قمر روایت کرده شده است از جماعت کثیر
از صحابه و همچنین روایت کرده اند جمع کثیر از تابعین و روایت کرده اند از ایشان جم غفیر و همچنین تا رسیده آن
بما و متأید شده است بآیه کریمه انتهی و همچنین مملو و مشحون است ازان کتب احادیث متعدد من متأخرین بالکثرت
طرق و تعدد اسانید و در مواهب لدنیه آورده که علامه ابن سبکی در شرح مختصر ابن حاجب گفته است که صحیح نزد من
آنست که انشقاق قمر متواتر است منصوص علیه است در قرآن و مرویست در صحیحین و غیرهما بطرق کثیره
که شک کرده نمیشود در تواتر وحجت آن انتهی علاوہ اسکے کتب تواریخ ہند وعرب وعجم وغیرہ میں بھی حکایات
شق القمر کی منقول ہیں دیکھو سوانح الحرمین میں مرقوم ہے کہ ملک مالوہ میں پاس چنبل کے قریب جو شہر دھار نامی
ہے اسکا حاکم راجہ بھوج تھا جس رات میں شق القمر کا معجزہ واقع ہوا اس رات میں وہ اپنی کوٹھے پر بیٹھا اپنی
آنکھوں سے اسنے چاند کا دو ٹکڑے ہونا مشاہدہ کیا تب اسکے راج میں جتنے برہمن تھے سبکو بلوایا اور معنی
اسکا ماجرا پوچھا سب برہمنوں نے باتفاق کہا کہ ہماری پوتھیوں میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ ایک
نبی عرب میں پیدا ہونگے اور منجملہ انکے معجزات کے ایک معجزہ شق القمر کا بھی ہوگا راجہ بھوج نے یہ بات

ملکر مکہ کو قاصد بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں و بعد تحقیق کے ایمان لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و

سلم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام عبد اللہ رکھا اور جب اسکا انتقال اپنے شہر میں ہوا نام و فات جسے

ہوا اور وہیں دفن ہوا ہے اور ابتک اسکی قبر موجود ہے لوگ اسکی زیارت کرتے ہیں اور اس سے تبرک لیا کرتے

ہیں اسیطرح ممالک ہندوستان میں ملک ملیبار میں جو شہر کنگلور ہے وہاں راجہ سامری تھا تاریخ فرشتہ اور تحفۃ

حمیدہ ایک مرتبہ چند مسلمان اس شہر میں فرانہ وارد ہوئے راجہ نے انکو بلوایا اور انکے مذہب کی تحقیقات کی تو مسلمانوں

نے کہا ہمارا دین اسلام ہے ہمارا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہماری کتاب قرآن ہے اور ہماری دین و ملت اہل اسلام

دل ہمیشہ تھا مگر کسی مسلمان سے ملاقات نہیں ہوئی تھی تم اپنے نبی کے بعض اوصاف اور معجزے صحیح بیان کرو مسلمانوں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان کیے اور منجملہ معجزات کے معجزہ شق القمر کا ذکر کیا راجہ سامری نے کہا اگر یہ بات واقعی ہے

تو ہمارے یہاں کی تواریخ آبائی و اجدادی میں ضرور لکھا ہوگا اسلیے کہ ہمارے یہاں قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے کہ ہر بات درج

جب کوئی واقعہ عظیم ہوتا ہے تو اسکو اہل دفتر قلمبند کر لیتے ہیں اور ہمارے باپ دادوں کے جو دفتر ہیں وہ محفوظ ہیں منشی کو حکم دیا گیا کہ

اہل دفتر کو اسیوقت بلوایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ سے تاریخ کتاب کی دیکھی اسمیں یہ لکھا ہوا تھا کہ فلانی تاریخ

دیکھا گیا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد پھر مل گئے پس راجہ سامری کو دین محمدی کے سچے ہونے کی حقیقت

کھل گئی اور ایمان لایا بڑے صدق دل سے اور مشرف باسلام ہوا خلوص نیت سے اور انہیں لوگوں کے ساتھ حرمین شریفین

کا قصد کیا اپنے ملک سے مخفی انہیں مسلمانوں کے ہمراہ رات کے وقت کشتی پر سوار ہوا مکہ کو جاتا تھا کہ راستہ میں جب شہر ظفار

پر پہنچا جو سمندر کے کنارہ ملک یمن میں ہے وہاں بیمار ہو کے داعی اجل کو لبیک پکارا اور وہیں دفن ہوا لیکن یہ بھی روایت ہے

کہ راجہ سامری نے خود اپنی آنکھوں سے اپنے شہر میں شق القمر دیکھا اور تعاقب میں معتمد لوگوں کو اطراف جوانب میں تحقیق کے واسطے عظیم

کے بھیجا جب یہ محقق ہو گئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوی نبوت کیا ہے اور بطریق معجزہ شق القمر دکھایا ہے تب ایمان لایا

سے جہاز پر سوار ہوکر ملک حجاز کا سفر اختیار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اور حج بھی کیا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اجازت دی وطن کو لوٹ آوے پس چند مسلمانوں کے ہمراہ وہ عرب سے ہند کو آیا تھا بقصد
اپنے وطن کے جسوقت کہ شہر ظفار تک پہنچا جو یمن کے شہروں میں سے ہے وہاں اسکا انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوا
چنانچہ قبر اسکی اب تک زیارتگاہ اور متبرک ہے کذا فی تاریخ محمد قاسم فرشتہ نقلا عن تحفۃ المجاہدین علی ہذا القیاس اگر خوف تطویل نہ ہوتا
تو کچھ اور تاریخ سے نقل کرتا۔ گیارھویں دلیل اثبات نبوت کی معجزہ قرآن مجید و فرقان حمید کا ہے یہ وہ معجزہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ویسا ہی باقی ہے اور کوئی تغیر اس میں ایک حرف کا نہوا نہوگا اور باقی رہیگا قیامت
تک اور کسی نبی کا معجزہ ایسا نہ تھا کہ بعد انکے قایم و دایم رہے جیسا یہ معجزہ بہت سی باتوں میں معجزات انبیای سابقین سے بڑھکر ہے
منجملہ انکے ایک یہ دائم بقا ہے دوسری یہ کہ تحدی اسکی ساتھ جسطرح حضرت کے زمانہ میں مقابلہ کفار کے تھی اسیطرح آج ہمارے
زمانہ تک کہ سن تیرہ سو آٹھ ہجری ہے بدستور قایم ہے یعنی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کسی کافر کی مجال
نہوئی کہ قرآن شریف کی ادنی سورت کے برابر بنا لاوے ایسا ہی اب تک کوئی منکر نہیں ہوا نہ ہے اور نہوگا جو قرآن کی مثل بنا
لاوے پس سبحان حضرت رسالت نبی کی بعثت ہمیشہ ہمیشہ کو مشرف ہیں ساتھ اس شرف تحدی کفار کی اور باعلی
نداء پکار دی کہ اگر تم سے ہو سکے تو اسکی مثل بنالاؤ بخلاف معجزات اور انبیا کے کہ خاص تھا نبی کی ذات کے ساتھ اور نہ بنا لانا کسی
کافر کا برابر ادنی سورت قرآن کی قطعی و یقینی ہے اسلیے کہ بارہ اوپر تیرہ سو برس کا عرصہ گذرا کہ قرآن شریف موجود ہے اور اسمیں
فاتوا بسورۃ من مثلہ یعنی قرآن کی ایک سورت کا مثل بنا لاؤ موجود ہے اور قرآن شریف الی الآن روی زمین میں مشرق سے مغرب و
جنوب سے شمال تک منتشر ہے اور یہ تحریر موجود ہے مگر آج تک کہیں سے یہ منقول نہیں ہوا کہ قرآن کے مقابلہ میں کسی کافر کوئی تصنیف
مصنفہ بنائی ہو یہ کہیں لکھا ہے اور نہ اہل اسلام کی کتب تواریخ میں ہی منقول ہے نہ کہیں کسی کتب تواریخ یہود و نصاری میں
منقول ہے بلکہ برعکس اسکے عجز انکا فروکا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اور بعد انکے حضرت کے صحابہ

گئے۔ زمانہ گذشتہ بعد صحابہ کرام کے تابعین عظام کے زمانے تک کافر کا مادہ ہوتا رہا قرآن تو برابر تواتر لیکن

متواتر ہے جیسا کہ ہم حضرت بعد لکھینگے انشاء اللہ تعالی اور اگر کوئی منقول ہو کسی کتاب سے کسی کافر کا یہ بات اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا کسی پیشوا دین سے کہ آپکا قول ہے لینا ترک کر دو یا تو یہ قول ہمیشہ شہرت انکی متابع ہم

قرآن شریف اور عدم معارضہ کی اتنی سند پیش کرے تو ہم اسکو کافی جانینگے بعد ثبوت وضع حدیث کے ہو

تسلیم موافق قواعد فن کے برہان قطعی قائم کر دے اور یہ بھی سمجھا اور جو تعبیر باتیں نہوں وہ نہیں سکیں یہ جانتے کہ اللہ تعالی

کے عذاب سے ڈرے اور ایسے نبی برحق مقبول پر کہ تمام انبیا علیہم السلام انپر ایمان لائے ہیں ایمان لاوے اور مومن ہو جائے

کیونکہ آخر الزمان وہ نبی ہیں جنکے وجود باوجود کے ظہور کی بشارت تمام انبیا علیہم السلام دیتے چلے آئے ہیں اور انکے اوصاف

کمال اور انکی امت کے کمالات بیان کرتے آئے ہیں کہ انکے اوصاف میں سے ایک صفت یہ ہے کہ جو کوئی شخص نبی آخر الزمان

کی شریعت کے خلاف چلیگا اور انکی متابعت نکریگا تو حق تعالی اس سے بیزار ہے جیسا کہ توریت و انجیل وغیرہ سے ہم لکھ چکے ہیں

باقی مسیلمہ کذاب اور ابن مقفع اور یحیی بن حکم کہ جنکو تو لقافیہ ملائے تھے سو مسیلمہ کذاب کے مزخرفات تو وہ ہیں جسپر اطفال عرب

کیا بلکہ اطفال عجم بھی ہنستے ہیں چہ جائیکہ انکی تسلیم کر لینا اسکی مماثلت کا نعوذ باللہ چنانچہ منجملہ ان خرافات کے ایک یہ ہے الم تر

کے جواب میں الفیل وما ادراک ما الفیل له ذنب وثیل وخرطوم طویل کما فی شرح المواقف و منجملہ انکے مزخرفات کے یہ ہے والزارعات

زرعا والحاصدات حصدا والطاحنات طحنا والخابزات خبزا والثاردات ثردا تو ایسے اقوال کہ جسکو زبان پر لاتے ہوئے

بھی شرم آتی ہے اور ابن مقفع کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں یکتا تھا فن فصاحت و بلاغت میں چند فقرے مقفی جوڑ جاڑ کے

اسکا نام سورہ رکھا تھا ایک روز کسی مکتب کی طرف سے گذر ہوا ایک لڑکا یہ آیت پڑھ رہا تھا یا ارض ابلعی ماءک

ویا سماء اقلعی الخ اسکو سنتے ہی مبہوت ہو گیا اور اسیوقت لوٹ کر گھر آیا اور جو کچھ لکھا تھا مٹا ڈالا اسیطرح

یحیی بن حکم کی حکایت ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں بلیغ و فصیح بے مثل و بے نظیر تھا قرآن شریف کا مقابلہ اور معارضہ

کرنا چاہا

اور کچھ اسکی مثال کے خیال پر کتاب بنیاد کرنیکا عزم ہوا اسوقت بسمل ہوا عہد کو مطالعہ کیا اور اسکی مثال بنانیکا ارادہ ہی

تھا کہ ہیبت سے جگر پانی ہو گیا جو کچھ آتا جاتا تھا سب فانی ہو گیا آخر توبہ کی اور پشیمان ہوا حضرت شیخ مدارج میں نقل

فرماتے ہیں بعد ذکر سننے بعض آیات رقت آوردگی کفار عرب کے و ہمچنین بسیار اشقیای قریش کہ حاذق و ماہر بودند بصنعت

بلاغت فصاحت و طرز شعر و بر اسالیب کلام طرز سخن متحیر میشدند و معترف میگشتند و در آخر بغلبۂ سابقۂ شقاوت

بہاویہ در رفتند حکایت کردہ شدہ است از بعضی منکران و نادانان کہ قصد معارضۂ وی کردند مخذول و محروم بازگشتند

چنانکہ یحیی بن حکم غزال کہ بلیغ فصیح اندلس بود در زمان خود وی شبیہ و نظیر نبود دریں باب قصد کرد کہ معارضۂ قرآن کند

پس نظر کرد در سورۂ اخلاص خواست کہ بر مثال آن چیزی بسازد و بر نہج آن سخنی یابد نتوانست کرد حاصل شد او را خشیت

و ہیبت توبہ کرد و از آن باز آمد … بعض وقت شد بود و ساخت کلامی او گردانید آنرا مفصل و نام نہاد آنرا سورۂ

… آن … پس شنید کودکی میخواند … این آیہ وقیل یا ارض ابلعی ماءک … باز آمد بخانہ و محو کرد

آنچہ نوشتہ بود و گفت … سوگند میخورم … کہ این کلام را بشر گر معارضہ نتوان کرد و نیست این کلام بشر انتہی

… وجوہ اعجاز قرآن … بیان بعض وجوہ کا بھی علی وجہ التفصیل دشوار ہے جبکہ عدیم الفرصتی اور

قلت … کے لکھنے سے بیان … بھی ہیں … لہذا دو چار وجہیں مناسب فہم

عوام کے لکھتا ہوں مگر پہلے … قرآن اور تواتر تحدی کی سند پیش کرتا ہوں قال فی شرح المواقف المقصد الرابع

فی اثبات نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیہ مسالک المسلک الاول وہو العمدۃ انہ ادعی النبوۃ وظہر المعجزۃ علی یدہ

اما دعوی النبوۃ فقد علم بالتواتر علما ضروریا … بالعیان والمشاہدۃ فلا مجال للانکار فیہا واما الثانیۃ فمعجزۃ القرآن وغیرہ اما القرآن

فلکونہ معجزا … فقد تحدی بہ … فمن ثم کان معجزا اما انہ تحدی بہ فقد تواتر بحیث لم یبق فیہ شبہۃ والآیات الدالۃ کثیرۃ

… فاتوا بسورۃ من مثلہ وقولہ فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریات واما انہ لم یعارض فلانہ لو عورض

لانه معلوم بقول الداعي الى اعتقاد شي ... الشعر ... المطول واصول الفقه ... بسائل

ہے۔ ایسی ہی تحدی واقع ہوئی ... بیان حقیقۃ المعجزۃ وشرائطہا انتہی جب یہ بات

ثابت ہوئی کہ قرآن شریف متواتر ہوا ہے اسلئے کہ تحدی سکو ساتھ اور نہ لاسکنا کسی کا اسکی نظیر کا برابر متعدد اور کئے بھی متواتر ہے

اور جب امر متعدد طور ہی سے متواتر ہوتا ہے علم یقین کا پس قرآن کا معجزہ ہونا یقینی ہوا پس اس سے اسکے نبی کی نبوت کا ثبوت

قطعی ہوا اب جاننا چاہیے بعض وجوہ اعجاز قرآن کی مشتمل ہونا اسکا ہے اوپر کمال فصاحت و نہایت بلاغت کے جو طوق بشر

سے خارج ہے اور یہ دلیل قاطع ہے اوپر اسبات کے کہ قرآن شریف کلام الہی ہے نہ کلام بشر کیونکہ احاطہ کر لینا جمیع وجوہ فصاحت

و بلاغت کا اس خوبی سے کہ اسکی مثل کسی سے ممکن نہ ہو کلام علام الغیوب کا ہے جسکی صفت ہے احاطہ کل شی علماً غیر کا ونیز اگر کلام

بشر ہوتا تو اسکی مثال لانا کل عرب کو بہت آسان تھا بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بوجوہ اول یہ کہ

ہر ایک انمیں سے مثل حضرت کے اور قرآن شریف ... سے انکی ترکیب میں ہی تھا جس حروف کسی نحو

اور ... اور انکی مجموع اور ہی کہ باعث خبریہ انشائیہ جسکے معلوم تھے پھر کیوں انکا مثل نہ بنا سکے دوسرے

یہ کہ وہ کثیر تھے ہزاروں لاکھوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہا اس مقابلہ اور تحدی قرآن میں اور بہت

ظاہر ہے کہ جو چیز مقدور بشر ہے اسکی قدرت جو ایک شخص کو ہو گی اس سے دس حصہ یا سو حصہ زائد ہو گی جماعت

کو بعد تعداد افراد کے تیسرے یہ کہ عبارت آرائی اور صنائع بدائع لفظی و معنوی گویا انکی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی

اور بمنزلہ امر خلقی و جبلی کی ہو گیا تھا رات دن اس پیشہ کو کرتے تھے اور اسکو اپنا موجب فخر و امتیاز جانتے گردانتے تھے

چنانچہ سبعہ معلقہ کی تعلیق اسی بناء پر واقع ہوئی ہے چوتھے یہ کہ فصاحت و بلاغت میں ایسے مشاق تھے کہ بڑے

بڑے خطبے اور رجز لکھنا انکے نزدیک کچھ بات نہ تھی ... العرب کا ... کیے ہوئے تھے اور اباً عن جد اسکو پڑھتے

پڑھاتے اور سیکھتے سکھاتے چلے آتے تھے انواع و اقسام کے نظم و نثر پر قدرت کامل رکھتے تھے بخلاف آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک حرف بھی کسی سے کبھی نہ پڑھا نہ کبھی کوئی عبارت لکھی نہ کسی سے کوئی مشق کی دریں دیکھی وبا این ہمہ جسوقت قرآن کے ساتھ تحدی فرمائے کوئی شخص فصحائے بلیغان عرب سے چھوٹی سی چھوٹی سورت کے برابر نہ لا سکا۔ پانچویں یہ کہ وہ مدعی تھے فصاحت بلاغت کے اور اپنی استادی کمال اس فن میں اُنکو دعوی تھا بڑا اپنی مہارت و اعتبار کے اقران امثال میں کل عالم کے فصحا و بلغا اُنکے سامنے طفل نابالغ تھے اور فی الواقع یہ اُنکا دعوی بن نا نہیں یعنی قبل طلوع آفتاب نبوت و رسالت بجا تھا کیونکہ اس فن میں اُنکو انتہا کا توغل و تفاخر جب پیدا ہو گیا اور اس کمال کی حسن و خوبی پر کمال اعتماد ہوا اُسوقت اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنس کمال سے اُنکے معجزہ عطا فرمایا اور آپکے کلام پاک کی وحی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرتبہ امتیاز بخشا کہ اُسکے معارضہ و معارفہ سے وہ عاجز آئے جسطرح حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ میں جب سحر کا چرچا اور کمال تھا تو حضرت موسی علیہ السلام کو معجزہ عصا و ید بیضا وغیرہ عطا فرماکر تحدی فرمائی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ میں جب فن طبابت میں کمال رہا تو اُنکی تحدی احیای موتی و ابرا اکمہ و ابرص کے ساتھ مناسب ہوئی۔

چھٹے یہ کہ جو ان میں بڑے بوڑھے تھے وہ بلاشبہ محاورہ عجیبہ لغت غریبہ جانتے تھے بسبب تجربہ ظاہر ہے حضرت سے بڑھے ہوئے تھے پھر لیا وجہ کہ ان سے ایسا کلام نہ بن سکا اس سے معلوم ہوا کہ یہ ترکیب عجیب و اسلوب نظم غریب تالیف بشری نہیں۔

ساتویں یہ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر مرتے تھے حتی الوسع حضرت کی الزام و ایذا رسانی و کسا دبازاری میں جیسا کہ تواریخ سے ظاہر ہے کوئی دقیقہ نہ چھوڑتے تھے پس اگر اُنکو معارضہ پر قدرت ہوتی تو قرآن کے مقابلہ میں وہ کلام پیش کر کے اپنا الزام قایم کرتے۔

آٹھویں یہ کہ مقابلہ تحدی کچھ اوپر بیس برس تک رہا اُنکے کان صدای تحدی سے بہرے رہے اور سمع قبول سے بہرے اور قبول حق سے بھی بہرے تو کچھ جواب نہ بن سکا مگر یہ کہنا قلوبنا غلف و فی اذاننا وقر

دین بنا دیتیک جادو ہے الا سحر اور مثل اسکے ۔ نویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اس تحدی کے بعد ہمیشہ انکی تبلیغ
بجان و دل فرماتے رہے اور طعن و تشنیع کرتے رہے بیوقوف عاجز بتلاتے اور انکے بتوں کو برا اور معبودان باطل کو باطل ٹھیرانے رہے
غیرت کا مقتضی یہی تھا کہ اسکی مثل بنا کر لاتے اپنے اوپر سے بے غیرتی کا ننگ و عار اٹھاتے ۔

دسویں یہ کہ پہلے مدتوں تک بحث رہی پھر نوبت تیر و تلوار تک پہنچی اپنی جانیں ہلاک کیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب نے
ملک انکا چھینا انکے اموال غنیمت میں لیے کسیکو شہر بدر کیا کسیکو پابجولاں سب ذلتیں اٹھائیں اگر قرآن کی مثل بنانے
پر قادر ہوتے تو یہاں تک نوبت کیوں پہنچتی ۔

گیارھویں یہ کہ تمام کفار کو یہ معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچپن سے انہیں میں نشو و نما پائے چالیس برس تک
محمد امین و امی کہلائے عمر بھر ایک بیت نہ بنائی کوئی فقرہ کوئی حرف تک نہ لکھا چالیس سال کے بعد یہ کلام الٰہی دفعۃً
انکو پیش کیا پس ایسے امی سے کلام نعتاً انتہا درجہ کی فصاحت کہتا ہو جس سے جہاں کے فصیح و بلیغ عاجز آئیں کلام بشر
ہوتا تو اسکی مثل بنا لانا انکو کیا دشوار تھا وجوہ مصرحہ بالا سے واضح ہوا کہ قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے میں
کوئی تردد نہیں طرفہ یہ کہ یہی لوگ جو قرآن کو سنتے خوبی فصاحت و حسن بلاغت میں غور کرتے تو معترف ہوتے کہ یہ
کلام بشر نہیں عناد دلی اور قوم کے ننگ و عار اور حب ریاست و جاہ کے سبب سے اسلام نہیں لاتے تھے عتبہ
ابن ربیعہ جو عرب کے مشہور فصیحوں میں تھا اسنے ایک روز مجلس قریش میں کہا کہ میں اس شخص کے پاس یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ کی خدمت میں جاتا ہوں انسے کچھ کہونگا طمع دلاؤنگا اگر باز آئے تو بہتر چنانچہ یہ کہکر جاؤ
عتبہ حضرت کی خدمت میں آیا بہت سی باتیں کہیں مال و منال کی رغبت دلائی کہ جو کچھ چاہیں ہم حاضر کر دیں
مگر آپ دعوت اسلام سے باز آئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ چکا بولا کہہ چکا آپنے فرمایا
اب ہم سے کچھ سن لے آپنے بسم اللہ الرحمن الرحیم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب

فصلت ایاتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا آیت سجدہ تک پڑھی عتبہ سنتارہا
جب حضرت نے سجدہ کر چکے تو فرمایا کہ ای عتبہ تو نے سنا اُسنے کہا مین نے سنا تم مشغول ہو کسی سے مت ڈرو
پھر حضرت کے پاس سے اُٹھکر اُسی محفل مین آیا بعض محفل والون نے اُسے دیکھتے ہی اُسکے چہرہ کے طرف کو یہ
بات کہی کہ عتبہ جو منھ لیکر گیا تھا وہ منھ لیکر نہیں آیا پس جب آکر بیٹھا تو اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی ہے اس
قوم سنا مین وہ قول کہ کبھی نہ سنا تھا اُسکے مانند واللہ یہ شعر نہیں ہے اور نہ سحر ہے نہ کہانت ہے اے معشر
قریش چھوڑ دو اُنکو جس کام میں ہیں اُنسے تعرض نکرو قسم ہے خدا کی اس کلام کی بڑی شان ہے اور تم
جانتے ہو کہ وہ دروغ گو نہیں ہیں اور جو دعا کرتے ہیں وہ زمین پر نہیں ہتی یعنی وہ قطعاً مقبول
ہوتی ہے میں ڈرتا ہوں ایسا ہو کہ کوئی عذاب نازل ہو رواہ البیہقی حضرت ابوذر کے بھائی انیس
بڑے شاعر اور مشہور فصیح و بلیغ تھے حضرت ابوذر نے قبل اسلام لانے کے حضرت کے یہان اُنکو
واسطے تحقیق حال کے بھیجا ابوذر کہتے ہیں کہ واللہ مین نے اپنی مدت العمر میں انیس سے بہتر
شاعر نہ دیکھا نہ سنا زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ دس شاعرون سے مقابلہ ہوا انیس نے دسون کو
الزام دیا چنانچہ ایک اُن میں سے میں بھی تھا جب وہ مکہ سے حضرت کی خبر دریافت کر کر میرے پاس آیا
لوگون نے پوچھا کہ حضرت کے باب میں وہان کے لوگ کیا کہتے ہیں کہا لوگ اُنکو شاعر بتلاتے ہیں کوئی کاہن
کہتا ہے قسم ہے خدای تعالی کی میں شاعر خود ہوں اور سنلی ہے میں نے بات کاہنوں کی نہ وہ شاعر ہیں نہ
اُنکے پاس کاہنوں کی سی باتیں ہیں وہ سچے ہیں سب لوگ جھوٹے ہیں ولید ابن مغیرہ کہ جو قریش کا
تھا فصاحت و بلاغت میں یکتای زمانہ اسنے بارہا قرآن شریف کو سنا اور کہا اللہ کی قسم
قرآن شریف میں وہ شیرینی و تازگی اور رونق ہے کہ کسی کلام میں نہیں اول کلام میوہ دار ہے

اور آنحضرت کا کلام سنا۔ ایک مرتبہ حج کے موسم میں قبائل قریش جمع تھے ولید ابن مغیرہ نے اُن سے کہا کہ لوگ
تمہارے پاس آئینگے تم سب کے سب ایک بات پر متفق ہو جاؤ آنحضرت کے باب میں اور سب ایک ہی بات کہو
ایسا نہ ہو کہ اختلاف کرو اور ایک دوسرے کو جھٹلاوے بولے ہم سب اتفاق کر کر کہتے ہیں کہ وہ کاہن ہیں ولید نے
کہا وہ کاہن نہیں ہیں اور قول انکا زمزمہ کاہن نہیں بولے ہم سب ملکر مجنون کہینگے ولید نے کہا اسکو
جنون نہیں ہم نے تمام جہان کے عقلمندوں سے زیادہ عقلدار اسے پایا بولے ہم شاعر بولینگے کہا ہرگز وہ
شاعر نہیں ہیں شعر کے جمیع اقسام رجز ہزج مبسوط اور مقبوض وغیرہ کو خوب جانتا ہوں کہا ہم ساحر
کہینگے بولا واللہ وہ ساحر نہیں ہے نہ پھونکتا ہے نہ گرہ لگاتا ہے یہ سب باتیں جو انکی طرف نسبت
کرتے ہو وہ باطل ہیں کذا فی المدارج ۔

اور یہ حکایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی اعرابی نے کسی شخص سے یہ آیت پڑھتی ہوئی سنی
فاصدع بما تؤمر پس اُسنے سجدہ کیا اور کہا میں نے اسکی فصاحت کو سجدہ کیا ہے ۔

علیٰ ہذا القیاس ہزاروں حکایات صحیح کتب سیر و تواریخ میں منقول ہیں مثلاً قصہ فضیلہ راہب عجمی
کا دربارۂ رجال و کنیاز مشہور ہے اور اذا زلزلت وغیرہ ۔

علمائے عرب نے اگرچہ کتابیں تصنیف کیں مگر جو ذوق و سلیقہ عرب کے جاہلوں عورتوں بچوں غلاموں
کے تئیں ہے غیر عرب کے علما کو ہرگز نہیں ہو سکتی اعجاز قرآن کا بوجہ فصاحت و بلاغت ذوق احوال
پر موقوف ہے با این ہمہ راقم الحروف کہتا ہے کہ کوئی جملہ یا کلمہ یا حرف قرآن کا ایسا نہیں کہ اُس جگہہ دوسرا
لفظ اُسی معنی کا ہونا قرآن ہی ہو سکتا ہے اگر کوئی مدعی ہو تو ہمیں بتائے کہ فلاں کلمہ اُس کلمہ قرآن سے افصح ہے
چوتھی وجہ معجزہ قرآن اخبار بالغیب ہے جیسا کہا ویسا ہوا جسکی دو مثالیں لکھتا ہوں مثال فارس و روم کی جنگ

مشرکین مکہ جو اہل کتاب تھے غلبہ روم چاہتے تھے اتفاقاً فارس کو غلبہ ہوا جب یہ
خبر مکہ مین پہنچی مسلمان رنجیدہ اور کفار خوش ہوے اور مسلمانون سے کہا تم بھی
کتاب والے ہو نصارا بھی اہل کتاب ہین ہم امی جیسے مجوس امی ہمارے
بھائی فارس تمہارے بھائی روم پر غالب ہوے اسیطرح ہمارے تمہاری
لڑائی ہوگی ہم تمپر غالب آئینگے اسپر حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی۔
الم غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سيغلبون
یعنی روم اسوقت تھوڑی زمین مین مغلوب ہوے ہین آیندہ وہی غالب
ہونگے کچھہ برسونمین پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کفار سے فرمایا تم انکے غلبہ سے
خوش ہوے یہ محل خوشی نہین قسم ہے خدا کی وہ غالب کریگا روم کو فارس پر ہمارے
نبی نے خبر دی ہے یہ سنکر ابی ابن خلف نے اٹھکر کہا تم جھوٹے ہو حضرت صدیق رض
نے فرمایا او دشمن خدا تو جھوٹا ہے اسپر باہم یہہ بات قرار پائی کہ تین سال کے
اندر اگر روم فارس پر غالب ہون تو کافر مسلمانون کو دس اونٹ دین اور
اگر برعکس ہو تو مسلمان کافرونکو۔ حضرت صدیق رض نے اس شرط کی (جو حقیقت
مین جوا ہے اور تا ہنوز شرعاً حرام نہ ہوا تھا) سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
خبر پہونچائی ارشاد ہوا کہ شرط مین اونٹ اور مدت دونون بڑھا لو اسلیئے کہ
بضع تین سے نوتک کے درمیان ہے غرض سو اونٹ اور نو برس کی مدت
ٹھیری اور ساتھوین سال روم فارس پر غالب ہوئی مسلمان اپنی شرط جیتے

سو اونٹ کا فر ابی سے لے لئے شرط باندہنے والے اوہر سے ابوبکرؓ اور اودہر ابی ابن خلف تھا جو حضرت کے ہاتھ سے مجروح ہو کر جنگ احد مین مردار ہوا اُسکے وارثون سے اونٹ لئے گئے اور بموجب فرمان صاحب شرع خیرات کر دیئے گئے جیسا کہ معالم وغیرہ مین ہے (۲) مثال - قال اللہ تعالی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون فی المعالم وغیرہ - الذکر القرآن انتہی قال فی روح البیان وانا لہ لحافظون فی کل وقت من کل ما لا یلیق بہ انتہی - قال الرازی الضمیر فی قولہ لہ عاید الی الذکر یعنی وانا نحفظ ذالک الذکر من التحریف والزیادۃ والنقصان ونظیرہ قولہ تعالی فی صفت القرآن لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ قال بعضہم حفظہ بان جعلہ معجزا مباینا لکلام البشر فعجز الخلق عن الزیادۃ فیہ والنقصان عنہ لانہم لو زادوا فیہ او نقصوا عنہ لتغیر نظم القرآن فیظہر لکل العقلاء ان ہذا لیس من القرآن فصار کونہ معجزا کاحاطۃ السور بالمدینۃ لانہ یحسنہا و یحفظہا وقال الآخرون انہ تعالی صانہ وحفظہ من ان یقدر احد من الخلق علی معارضتہ وقال آخرون عجز الخلق عن ابطالہ وافسادہ بان قبض جماعۃ یحفظونہ ویدرسونہ ویشہرونہ فیما بین الخلق الی آخر بقاء التکلیف وقال آخرون المراد بالحفظ ہو ان احدا لو حاول

تغییرہ لحرف او نقطتہ وقال لہ اھل الدنیا انہ کذب وتغییر لکلام اللہ
تعالی حتی ان الشیخ المہیب لو اتفق لہ لحن او ھفوۃ فی حرف من کتاب
اللہ تعالی لقال لہ کل الصبیان اخطئت ایہا الشیخ وصوابہ کذا
وکذا فھذا ھو المراد من قولہ وانا لہ لحفظون واعلم انہ لم یتفق لشئ
من الکتب مثل ھذا الحفظ فانہ لا کتاب الا وقد دخلہ التصحیف
والتحریف والتغییر اما فی الکثیر منہ او القلیل وبقاء ھذا الکتاب
مصونا عن جمیع جہات التحریف مع ان دواعی الملحدۃ والیہود
والنصاری متوفرۃ علی ابطالہ وافسادہ من اعظم المعجزات وایضا
اخبر اللہ تعالی عن بقائہ محفوظا عن التغییر والتحریف وانقضی الآن
قریبا من ستمائۃ سنۃ فکان ھذا اخبارا عن الغیب فکان ایضا
معجزا قاھرا انتہی حاصل یہہ ہے کہ حق تعالی نے قرآن کی نسبت خبر دی
اسکو ہمنے اوتارا ہم اُسکے محافظ ہین یعنی ہر طرح سے اوسکا حفظ ہم کرینگے اگر
کوئی اوسے گھٹانا بگاڑنا چاہے ممکن نہین ایک حرف یا نقطہ بھی گھٹا بڑھا نہین سکتے
یہہ اسکا معجزہ ہے ہرچند کہ قرآن اور اہل قرآن کی دشمن بہت اور عام ملکونمین
اونکے حکومت اور ہر طرح تسلط ہر مگر ممکن نہین کہ قرآن کو گھٹا یا مٹا دین
ایک حرف یا نقطہ گھٹا یا بڑھا دین یہہ معجزہ اسکا دائمی ہے دیکھو آج تک
کہ تیرہ سو نو برس ۱۳۰۹ کا عرصہ گذرا کوئی تغیر قرآن مین واقع نہوا بلکہ روز بروز

اوسکی ترقی ہے بلاد اسلام مین انواع اقسام کے طبع ہوتے ہین ونیز بلاد کفار خصوصًا لندان مین علی ہذا مطابع منو سے لاکھون قرآن مطبوع ہوکر شایع اور موجود ہین ع عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد - اسی طرح سیکڑون باتین غیب کی قرآن مین مذکور ہین جیسا فرمایا ویسا ہی واقع ہوگا اسمین امکان تخلف نہین چہ جاے وقوع تتمہ آن اوله مین سے اکثر کی نسبت مین ہمنے مراتب اخبار تواتر وغیرہ کو بوجوہ استدلال بنا بر مقدمہ اولی قرار دیا ہی بیان کردئی اب مجملا اوسکی تائید مین بنابر وضاحت ایک دو قول اور لکہتا ہون قال فی الشفاء ثم معجزاته علیه الصلواة والسلام علی قسمین قسم منها علم قطعًا ونقل الینا متواترا کالقرآن فلا مریة ولا خوف بمجیئ النبی صلی الله علیه وسلم به وظهوره من قبله واستدلالا بحجته وان انکر هذا معاند جاهد فهو کانکاره وجود محمد صلی الله علیه وسلم فی الدنیا فهو فی نفسه وجمیع ما تضمنه من معجز معلوم ضرورة ووجه اعجازه معلوم ضرورة ویجری هذا المجری علی الجملة انه قد جری علی یدیه علیه السلام آیات وخوارق عادات ان لم یبلغ واحد منها معینا القطع فیبلغه جمیعها والقسم الثانی ما لم یبلغ مبلغ الضرورة والقطع وهو علی نوعین نوع مشتهر منتشر رواه العدد الکثیر وشاع الخبر به

عند المحدثین والرواۃ ونقلۃ السیر والاخبار کنبع الماء من بین الاصابعہ وتکثیر الطعام ونوعٌ منہ اختص بہ الواحد والاثنان ورواہ العدد الیسیر ولم یشتہر اشتہار غیرہ لکنہ اذا جمع الی غیرہ اتفق فی المعنی واجتمعا علی الاتیان بالمعجز کما قدمنا قال القاضی ابو الفضل رحمہ اللہ وانا اقول صدعًا بالحق ان کثیرا من ھذہ الایات الماثورۃ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم معلومۃ بالقطع اما انشقاق القمر فالقرآن نص بوقوعہ واخبر عن وجودہ ولا یعدل عن ظاہرہٖ الا بدلیل وجاء برفع احتمالہ صحیح الاخبار من طرق کثیرۃ وکذلک قصۃ نبع الماء وتکثیر الطعام رواھا الثقات والعدد الکثیر عن الجم الغفیر عن العدد الکثیر من الصحابۃ ومنہا ما رواہ الکافۃ عن الکافۃ متصلاً عمن حدث بہا من الصحابۃ واخبارھم ان ذلک کان فی مواطن اجتماع الکثیر منہم فی یوم الخندق وفی غزوۃ بواط وغزوۃ الحدیبیۃ وغزوۃ تبوک وامثالہا من محافل المسلمین ومجمع العساکر ولم یوثر عن احد من الصحابۃ مخالفۃٌ للراوی فیما حکاہ ولا انکار لما ذکر عنہم انہم رواہ کما رواہ فہذا النوع کلہ یلحق بالقطعی من معجزاتہٖ انتہی شیخ مدارج میں فرماتے ہیں معلوم شد کہ قرآن مجید اعظم واجلا وابقای معجزات حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین است

صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر معجزات از انشقاق قمر و نبع ماء و تکثیر طعام و نطق جمادات و جز آن نیز عظیم اند و بعضی بالغ بحد تواتر و شہرت و بعضی اگرچہ بخبر احاد اند و لیکن بتعدد طرق بخبر گشتہ و معجزات آن حضرت بعضی پیش از زمان بعثت ظاہر شد و آنرا ازہاصات خوانند و ارہاص بمعنی بنیا دنہادن گویا در حکم تاسیس نبوت و رسالت اند و بعضی در زمان نبوت و قسمی دیگر بعد از رحلت چنانکہ کرامات اولیای امت کہ ہمہ معجزات آن حضرت اند و دلالت دارند بر صحت نبوت و صدق رسالت وی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔

پانچواں مقدمہ تحقیقات سابق سے بخوبی واضح ہوا کہ کفار عرب جنکی قسمت مین ازل سے شقاوت لکہی تہی باوجود مشاہدہ ہزارون معجزات کے جو دلیل قاطع ہین صدق نبوت کی جو قبل زمان ولادت کے ظاہر ہوئی اور جو معجزات وقت ولادت مین ظاہر ہوے اور جو بعد ولادت کے امور عجیبہ اور آثار غریبہ خوارق عادات سے جو ماحی دہوہن کفر و شرک ہین ظاہر ہوئی اور ہر او سوقت سے آپکے اخلاق و عادات جو سراسر معجزہ تہی جس طرح سراپا وجود باجود مجموعہ معجزات غیر متناہی اور ہر حرکت و سکون آپ کا معجزہ تہا اور مطابق اخبار کتب سماویہ کی اور زمان نبوت تک اور بعد نبوت کے ہمیشہ معجزات جنکی تعداد کتب سیر و تواریخ مین چونسٹھ ہزار قلم بندی و صفت دیکہتی تہی کبہی بطلب اور کبہی بلا طلب اور گرویدہ بہی ہوتی تہی اور اونہیر

معرفت صدق نبوت حضرت رسالت مین مضمون آیت کریمہ یعرفونہ
کما یعرفون ابناءہم صادق تھا کوئی اور معجزہ کی ضرورت نہ تھی اور اونکو
یقین کامل تھا آپ کی سچی نبی ہونیکا مگر بسبب شقاوت سابقہ ازلی کی انصاف
کو چھوڑ بے انصافی کو اپنا شیوہ گردانتے اور اپنی جان کو بُرا جانکر امر حق سے
معاندت رکھتے جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا اور پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ جدیدکے طالب ہوتے اور مقصود اصلی اونکا اس سے
ایمان لانا نہ تھا نہ تحقیق امر حق کی منظور تھی بلکہ بطریق استہزا و تمسخر و لہو کی تھا
اور واسطے دفع اپنے ننگ و عار کے اقران و اشباہ مین جو اونپر طاعن ہوتے
تھے باوجود اسکے کہ تم کو قطعًا معلوم ہر کہ یہہ نبی آخر الزمان ہین پھر تم انپر ایمان
کیون نہین لاتے مسلمان کیون نہین ہوتے تو وہ اوسکی جواب مین اور تو کچھہ
بن نہ پڑتا یہی کہتے کہ ہم فلانا معجزہ اون سے طلب کرتے ہین اگر دکھلاینگے تو اسلام
مین داخل ہونگے پھر جب وہ معجزہ حضرت دکھلا دیتے تو وہ کہتے یہہ قدیم
کا جادو ہی فلانے بات دکھلاؤ تو ایمان لائین کبھی کوئی معجزہ دیکھہ کر کہتے ہین
افترا اور جنون ہی غرض اس قسم کی شرارت ہمیشہ کیا کرتے تھے چنانچہ اوسکا ذکر
جابجا قرآن شریف مین موجود اور حق تعالی نے اونکی شرارتون کا بتصریح
بیان فرمایا ہی ایک جگہہ فرماتے ہین وان یروا آیۃ یقولوا سحر مستمر
دوسری جگہہ افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ اور وان یکاد الذین

کفروا لیزلقونک بابصارہم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون ایک جگہہ فرماتے ہین وقالوا لولا نزل علیہ آیتہ قل ان اللہ قادر علےٰ ان ینزل آیتہ ولکن اکثرہم لایعلمون یعنی یہہ ایسی جاہل و نادان ہین کہہ ہیشہ آیات آلہی و معجزات حضرت رسالت پناہی دیکھتے ہین اور پہر کہتے ہین کہ نشانی کیون نہین اوتاری جاتی اونکو اتنا علم و فہم نہین ہے کہ نبی اللہ کے بندہ ہین اور قادر مطلق سب کچہہ دکہلا سکتا ہو پہر بار بار معجزہ بے فایدہ طلب کرنا سراسر جہالت ہو دوسری جگہہ فرماتے ہین ولو نزلنا علیک کتاباً فی قرطاس فلمسوہ بایدیہم لقال الذین کفروا ان ھٰذا الا سحر مبین ایک جگہہ فرماتے ہین ولو فتحنا علیہم باباً من السماء فظلوا فیہ یعرجون لقالوا انما سکرت ابصارنا بل نحن قوم مسحورون ایک جگہہ فرماتے ہین واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءتہم آیۃ لیومنن بہا وما یشعرکم انہا کنتم صادقین قل اللہ یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم لیوم القیامۃ لاریب فیہ ایک جگہہ یہہ ارشاد ہوتا ہو وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذالک لرحمۃ و ذکرےٰ لقوم یومنون یعنی یہہ جو کفار تم سے بار بار نشانیان مانگتے ہین تو کیا قرآن نشانی کے واسطے کافی نہین ہے کہ اسمین معجزات غیر متناہی

موجود ہین مگر وہ تو متفکر نہین کرتی نہ اونکو دلیل ثبوت غرض ہی یہ کہ اونکی
نزدیک وہ ثابت و متیقن ہو چکی ہو اب انکا معجزہ طلب کرنا عبث ہی
غلاصہ یہہ کہ وہ اشرار اپنی اس شرارت سے باز نہین آتے تھی باوجود اسکے
کہ کبھی علی رؤس الاشہاد خجل ہوتے اور ندامت اوٹھاتے کبھی مسلمانون کے
مقابلہ مین پٹ جاتے اور جوتیان کھاتے کبھی آپسمین مشورت کرتے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی محفل مین بلاتے اور آپ کو طرح طرح کی
طمع و لالچ دلاتے جب دیکھتے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر بھی توجہ نہین
فرماتے اور اونکی مال و دولت و جاہ و ثروت کی طرف آنکھ نہین اوٹھاتے
تو آپس مین مشورہ کرکے حیلہ بناتے کہ اوسکے ذریعہ سے چندے جب قلقون
سے چھوٹ جاتے منجملہ اون شریرون کے ایک عتبہ تھا اور شیبہ اور
نضر بن حارث اور ابو البختری اور ولید ابن مغیرہ اور ابو جہل اور عبد اللہ
بن اُبی اور امیہ بن خلف اور سوا انکے اور بہت سے تھی ایک روز کا
ذکر ہی کہ یہہ سبکے سب معہ باقی روسا قریش جمع ہوے اور آپسمین مشورہ
کرکے یہہ بات قرار دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بولا بھیجو اور اوسے
گفتگو کرکے منازعت کی ٹہیراو اور ایسا الزام دو کہ جسمین مجبور ہون
اور تمہارا عذر قایم ہو جاے آخر ایک شخص کو حضرت کے پاس یہہ پیغام دیکے
بھیجا کہ تمہاری قوم کے سردار اور اشراف لوگ جمع ہوے ہین آپسے

پہہ کلام کرنا چاہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنتے ہی جلدی سے
تشریف لائے بخیال اسبات کے کہ شاید اونکو توفیق ہدایت ہوئی ہو
اسلام لائین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ہدایت کو دوست
رکھتے تھی آپ پر اونکا گرفتار ہونا عذاب آلہی مین شاق تھا جب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اگر بیٹھے تو وہ بولے کہ ای محمد قسم ہی اللہ تعالی کی کسی شخص عرب
نے اپنی قوم کی ساتھہ وہ معاملہ نہین کیا جو تم نے کیا باپ دادونکو ہمارے
تمنے برا کہا کہ وہ بت پرست تھے اور دین کو تم نے عیب لگایا کہ بت پرستی
بری ہے عقلمندون کو تم نے نادان بنایا بتونکو تم نے برا بھلا کہا جماعت
مین تمنے تفرقہ ڈالا خلاصہ یہہ کہ کوئی بری بات ہم مین ایسی نہین ہی کہ تم نے
چھوڑ دی ہو سب کچھہ کر چکے اب ہم تم سے ایک بات پوچھتے ہین اوسکا
جواب دو یہہ جو کچھہ کہ تم کرتے ہو آیا اس سے تمہارا مطلب کیا ہی اگر مال مطلوب
ہی تو ہم سب ملکر تمکو اتنا مال جمع کر دین کہ تم ہم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ
اور اگر سرداری منظور ہی تو ہم سب تمکو اپنا افسر بنا دین اور اگر بادشاہ
ہونے کا شوق ہے تو ہم سب تمکو اپنا بادشاہ بنا دینگے اور اگر یہہ جن
جو تم پر آتا ہی غالب ہی اور اوسکے غلبہ سے تم عاجز ہو تو ہم لوگ اوسکی
علاج مین جسقدر مال صرف ہوگا خرچ کرینگے یہانتک کہ تم اچھے ہو جاؤ یا ہمارا
مقصد پورا ہو جاے تمہارے بابمین یہہ سب باتین سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا مجہہ جن کا غلبہ اور آسیب کا خلل نہین ہی جیسا تم کہتے ہو اور مین جو
چیز تمہارے پاس لایا ہون یعنی توحید الٰہی اور احکام الٰہیہ اوس سے مطلوب
میرا مال نہین ہے اور نہ تم مین سرداری اور نہ تمہارا بادشاہ بننا بلکہ اللہ
تعالی نے مجہکو تمہارے طرف رسول کرکے بہیجا ہی اور مجہہ پر کتاب اوتاری ہے
اور مجہہ کو امر کیا ہی کہ مین تمہارے واسطے بشیر و نذیر ہون اطاعت پر
بشارت دینے والا اور نافرمانی پر ڈرانے والا فبلغتکم رسالۃ ربی
ونصحت لکم مینے تمکو اپنے رب کا پیغام پہونچا دیا اور تمہارے نئی خیر خواہی
چاہی اگر تم مانوگے اور قبول کروگے اوس چیز کو جو مین لایا ہون تو تمہارے
لئے بہلائی ہی دنیا و آخرت مین اور اگر نہ مانوگے اور رد کروگے تو مین
صبر کرونگا یہانتک کہ اللہ تعالی فیصلہ کردے ہمارے تمہارے درمیان مین
اونہون نے کہا ای محمدؐ اگر یہہ باتین جو ہم سب نے عرض کین تم نہین مانتے تو
یہہ تمکو معلوم ہے کہ ہمارا شہر بہت تنگ ہی ایسی تنگی مین کوئی نہوگا اور ہم
لوگ بہت مفلس ہین کہ ہم سے زیادہ بے مایہ کوئی نہوگا اور بہت تکلیف
مین ہین کہ ہم سے بڑہ کر تنگ عیش کوئی نہوگا پس اپنے رب سے جس نے
تمکو بہیجا ہے یہہ سوال کرو کہ یہہ پہاڑ جسکی سبب سے ہمارا شہر تنگ ہی ہمارے
پاس سے دور ہٹا دے اور ہمارا ملک فراخ کردے اور اوسمین نہرین
بہا دے جسطرح کہ ملک شام اور عراق مین نہرین بہا دین ہین اور ہمارے

باپ دادے جو مرگئے ہین اونکو زندہ کرکے قبرون سے اوٹھا دے اور
منجملہ اون مردون کے جنکو اوٹھا قصیّ بن کلاب بھی ہون کہ وہ بڑے
بوڑہے بزرگ سچے تھے ہم اونسے پوچھہ لین کہ جو باتین تم کہتے ہو وہ حق ہین
یا باطل اگر یہہ کر دکھلاؤ تو ہم تمپر ایمان لائین اور تمہاری تصدیق کرین
اور جان لین کہ اللہ کے نزدیک تمہارا بڑا مرتبہ ہے اور تمکو رسول کرکے
بھیجا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو ۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین اسلئے نہین بھیجا گیا ہون مین تو تمہارے پاس آیا ہون اللہ تعالے
کی طرف سے وہ چیز لیکر جسکے ساتھہ مجھکو بھیجا ہے سو مین پہونچا چکا تمکو وہ چیز
جسکی پہنچا میری کے لئے مجھکو بھیجا تھا پس اگر تم اوسکو قبول کروگے تو تمہارا
دین و دنیا مین بھلا ہوگا اور اگر رد کروگے تو مین صبر کرونگا موافق امر الٰہی
کے اونہون نے کہا اگر یہہ نہین کرسکتے تو سوال کرو اپنے رب سے کہ فرشتہ بھیجے
جو تمہاری تصدیق کرے اور مانگو اپنے رب سے کہ تمہارے لئے باغات تیار
کردے اور خزانے بہت سے مہیا کردے اور بہت سے محل سونے چاندی کے
بنادے کہ تم غنی ہو جاؤ اور سب سے بے پرواہ اس لئے کہ تم بازارون مین
جاتے ہو اور تلاش معاش کرتے ہو آپنے فرمایا کہ مین اپنے رب سے یہہ سوال
ہرگز نکرونگا اور مین تمہارے طرف اس لئے نہین مبعوث ہوا ہون
کہ جو تم چاہو وہ مین دکھلاؤن مجھکو تو اللہ تعالی نے بشیر و نذیر کرکے

بھیجا ہے کہ جنت کا مژدہ سناؤن اور دوزخ سے ڈراؤن پھر اونہوں نے
کہا تو اللہ تعالی سے درخواست کرو کہ ہم پر آسمان کو گرا دیوے جیسا
کہ تم کہتے ہو کہ اللہ چاہے تو ایسا کرے حضرتؐ نے فرمایا یہہ اللہ تعالی کو
اختیار ہے اگر چاہیگا کرے گا ایک شخص اون مین سے بولا کہ ہم تو ہرگز ایمان
نہ لائینگے یہانتک کہ اللہ تعالی ہمارے پاس آجاوے اور فرشتے سامنے آجاوین
اتنے مین عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی جو عبدالمطلب کا نواسا تھا اور حضرتؐ
کی بیوی کا بیٹا اوٹھا اور کہنے لگا کہ کبھی ایمان نہ لائینگے یہانتک کہ ہماری
نظروں کے سامنے تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور اوتر آؤ اور اپنے ساتھ ایک کتاب
لاؤ اور چند فرشتوں کو لاؤ جو گواہی تمہاری رسالت کی دین قال فی تفسیر
روح البیان فی شان نزول ھذہ الآیۃ روی عکرمۃ عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما ان عتبۃ وشیبۃ وابا سفیان والنضر بن الحارث
وابا البختری والولید بن المغیرۃ وابا جہل وعبد اللہ بن ابی
اُمیۃ وامیۃ بن خلف ورؤساء القریش اجتمعوا عند ظہر الکعبۃ
فقال بعضہم لبعض ابعثوا الی محمد فکلموہ وخاصموہ حتی تعذروا
فیہ فبعثوا الیہ ان اشراف قومک اجتمعوا لک لیکلموک فجاءہم
سریعا وھو یظن انہ بدالہم فی امرہ بداء وکان علیہم حریصا یحب
رشدہم ویعز علیہ عنتہم حتی جلس الیہم فقالوا یا محمد انا واللہ

لا نعلم رجلاً من العرب ادخل علے قومہ ما ادخلت علی قومك
لقد شتمت الآباء وعبت الدین وسفہت الاحلام وشتمت
الآلہتہ وفرقت الجماعۃ وما بقی امر قبیح الا وقد جئتہ فیما بیننا
وبینك فان کنت انما جئت بھذا تطلب بہ مالا جعلنا لك
من اموالنا ما تکون بہ اکثرنا مالا وان کنت انما تطلب
الشرف فینا سودناك علینا وان کنت ترید ملکا ملکناك
علینا وان کان ھذا الری الذی یاتیك قد غلب علیك
وکانوا یسمون التابع من الجن الری بذلنا اموالنا فی طلب
الطب لك حتی نبرئك منہ او نعذر فیك فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مابی ما تقولون ما جئتکم بما جئتکم بہ لطلب
اموالکم ولا للشرف فیکم ولا للملك علیکم ولکن اللہ بعثنی
الیکم رسولا وانزل علیّ کتاباً وامرنی ان اکون لکم بشیراً و
نذیراً فبلغتکم رسالۃ ربی ونصحت لکم فان تقبلوا منی ما جئتکم بہ
فھو حظکم فی الدنیا والآخرۃ وان تردوہ علیّ اصبر لامر اللہ حتی
یحکم اللہ بینی وبینکم قالوا یا محمدؐ فان کنت غیر قابل منا ما عرضنا
فقد علمت انہ لیس من الناس احد اضیق بلاداً ولا اقل مالا
ولا اشد عیشا منا فسل لنا ربك الذی بعثك بما بعثك فلیس

عن هٰذہ الجبال التی قد ضیقت علینا او یبسط ما بلادنا ویجر
فیها انهارا کانهار الشام والعراق ولیبعث لنا ما مضی من آبائنا
ولیکن فیمن یبعث منهم قصی بن کلاب فانہ کان شیخا صدوقا
فنسألهم عما تقول احق هو ام باطل فان صنعت ما سألناک صدقناک
وعرفنا بہ منزلتک عند الله وانہ بعثک رسولا کما تقول فقال
رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما بهٰذا بعثت انما جئتکم من عند الله
بما بعثنی بہ فقد بلغتکم ما ارسلت بہ فان تقبلوہ فهو حظکم فی
الدنیا والاخرة وان تردوہ اصبر لامر الله قالوا فان لم تفعل
هٰذا فسل ربک ان یبعث ملکا یصدقک وسلہ ان یجعل لک
جنات وکنوزا وقصورا من ذهب وفضة ویغنیک بها عما سواک
فانک تقوم فی الاسواق وتلتمس المعاش فقال علیہ السلام
ما انا بالذی لیسأل ربہ هٰذا وما بعثت الیکم بهٰذا ولکن الله
بعثنی بشیرا ونذیرا قالوا فسلہ ان یسقط علینا السماء کما زعمت
ان ربک ان شاء فعل فقال علیہ السلام ذالک الی الله تعالی
ان شاء فعل وقال قائل منهم لن نؤمن لک حتی تاتینا بالله والملائکة
قبیلا وقام عبد الله بن ابی امیة بن المغیرة المخزومی وهو ابن
عاتکہ بنت عبد المطلب ابن عمة النبی علیہ السلام ثم اسلم بعدہ

وحسن اسلام فقال لا او من بك ابدا تتخذ الی السماء سلما و
ترقی فیہ وانا انظر حتی تاتیہا وتاتی بنسخۃ منشورۃ معك ونفر من
الملائکۃ یشہدون لك انك کما تقول اور ایک روایت مین ہی
ثم بعد ذالك لا ادری اؤمن بك ام لا کما فی التفسیر الکبیر للامام
الرازی اور ایک روایت مین یہہ لفظ ہین وایم اللہ لو فعلت ذلك
لظننت ان لا اصدقك کما فی المعالم یعنی قسم ہے خدا کی اگر تم یہہ سب کچھ
کر دکھلاؤ گے جب بھی غالبًا ہم تم پر ایمان نہ لائینگے اور تمہاری تصدیق نکرینگے
فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اہلہ حزینا فانزل اللہ
تعالی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے گھر کو لوٹ آئے محزون و
مغموم بسبب اونکی شرارت اور سرکشی کے تو اللہ تعالی نے یہہ آیت
اوتاری وقالوا ای مشرکو مکۃ وروساءہم لن نؤمن لك لن
نعترف لك یا محمد بنبوتك ورسالتك حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا الایۃ جسمین آپکی تسلی کی اور تصدیق فرمائی اور کفار کی اگلے مقولو
کا حاصل بیان کرکے اونکی جہالت و نافہمی کو کہولا کہ یہہ لوگ اللہ تعالی کی
قدرت سے جاہل ہین اور تمہاری قدر و منزلت سے ناواقف و حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانے کے موافق یہہ ارشاد فرمایا کہ ان ناوانون
سے کہدو کہ مین ایک آدمی ہون اللہ تعالی کا بہیجا ہوا یعنی رسول ہون

اور حق تعالیٰ کی طرف سے مامور ہون رسالت کی تبلیغ کے واسطے مجھکو
قدرت کاملہ اور اختیار کلی حاصل نہین ہی کہ بے حکم الٰہی کچھہ کرون پیغمبر
بنکر آیا ہون جس طرح تمام انبیاء سابقین پیغمبر ہو کر حق تعالیٰ کی طرف سے
آئے تھے اور موافق مرضی و حکم الٰہی کے معجزات دکھلائے مناسب حال اپنے
قوم کے نہ یہہ کہ معجزات کا دکھلانا اونکے قبضہ قدرت و اختیار مین تھا
نہ یہہ کہ اللہ تعالیٰ پر تحکم کئے اوہنون نے اسی طرح میرا حال ہی وجہ تحکم ہونیکی
بہت ظاہر ہی کہ اون اشرارنے وہ امور طلب کئے تھے ایسی شرائط کی ساتھ جنکا
واقع ہونا حسب عادت اللہ و نیز وعدہ الٰہی بہ نسبت بعض کے جملہ محالات
سے تھا جیسے عذاب کا مانگنا حالانکہ حق تعالیٰ فرما چکا ہی وما کان اللہ
لیعذبہم وانت فیہم اسیطرح اللہ تعالیٰ کا محسوس و معاین ہونا
اور آسمان کا پارہ پارہ ہونا کہ قیامت کے دن ہوگا اور آسمان پر چڑہکر
کتاب کا لانا کسی نبی کی نسبت معہود نہین علی ہذا القیاس سونے چاندی کے
مکانات ہونا کہ اسمین اسراف ہی اور کافرون کے لئے ہوتا اگر ہوتا لجعلنا
لمن یکفر بالرحمن الخ پس ان شریرون نے یہہ قیود و شروط اسلئے
گھڑی تھی کہ اولاً یہہ امور واقع نہونگے کیونکہ لازم آئیگا کذب اخبار الٰہی
و مواعید حضرت رسالت پناہی مین اگر بالفرض واقع ہوا تو یہی ہمکو
الزام کے لئے اور نیز حجت ہاتھہ لگے گی کہ دیکھو یہہ بات تمہارے خدا کے

فرسو وہ کے خلاف واقع ہوئی پس بہر حال ہم جھوٹ جاوینگے الزام اور انپر حجت قایم ہوجائیگی کہ انکے خدا پر عیب کذب اور اونکے دین مین رخنہ بسبب خُلف کے ثابت ہو رہیگا چنانچہ اسیواسطے یہہ حکم ہوا کہ قل سبحان ربی یعنی ہمارا رب پاک ہی سب عیبون سے اور ان کی تحکم سے جو اوہنون نے گھڑا ہی حالانکہ اس آیت سے پیشتر اللہ تعالیٰ نے یہہ فرمایا کہ لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا جسکا حاصل مطلب یہہ ہی کہ قرآن کے مثل کوئی لا نہین سکتا اگر تمام انس وجن جمع ہوں اور سب ملکر چاہین کہ اسکے مانند بنا لائین تو ہرگز نہین بنا لاوینگے پس یہہ معجزہ ہماری اثبات رسالت ونبوت کے واسطے بس ہی اور ہم نے قرآن شریف مین ہرطرح سے کفار مکہ کو سمجہایا نصیحتین کین اگلون کے قصہ اور اونکے ہلاکت کا سبب اور اقسام وانواع کی امثال سب ذکر کین مگر یہہ کفار مکہ باز نہین آتے اپنی شرارتون سے اور ایمان نہین لاتے اور اکھٹے ہوکر تم سے یہہ باتین کہتے ہین اور ایسا ایسا چاہتے ہین کما قال الامام فی التفسیر الکبیر وقع التحدی بکل القرآن کما فی ھذہ الآیۃ ووقع التحدی ایضا بعشر سور منہ ووقع التحدی

بالسورۃ الواحدۃ ثم انہم مع ظہور عجزہم فی جمیع ہذہ المراتب بقوا مصرین علی کفرہم ولقد صرفنا للناس فی ہذا القرآن من کل مثل انا اخبرناہم بان الذین بقوا مصرین علی الکفر مثل قوم نوح وعاد وثمود کیف ابتلاناہم بانواع البلاد شرحنا ہذہ الطریقۃ مرارا واطوارا ثم ان ہؤلاء الاقوام یعنی اہل مکۃ لم ینتفعوا بہذا البیان بل بقوا مصرین علی الکفر انتہی

اس سے یہہ بات یقینا معلوم ہوگئی کہ منشا ان سوالات کا جو انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے بعد قطعی علم ہوجانے صدق نبوت ورسالت کے بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ نہ تھا مگر نافہمی وجہالت و تعنت وشرارت کما قالہ الامام الرازی فی الکبیر وغیرہ فی غیرہ تحت قولہ تعالی وقالوا لن نؤمن لک الخ اعلم انہ تعالی لما بین بالدلیل کون القرآن معجزا وظہر ہذا المعجز علی وفق دعوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فحینئذ تم الدلیل علی کونہ نبیا صادقا ثم اقترحوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انواعا من المعجزات فیقال اما ان یکون مرادکم من ہذا الاقتراح انکم طلبتم الاتیان من عند نفسی بہذہ الاشیاء او طلبتم منی ان اطلب من اللہ تعالی اظہارہا علی یدی لتدل علی کونی رسولا حقا من عند اللہ والاول باطل لانی بشر

و البشر لاقدرة لہ علی ھذہ الاشیاء و الثانی ایضا باطل لانی قد اتیتکم بمعجزة واحدة و ھی القرآن و الدلالة علی کونہا معجزة فطلب ھذہ المعجزات طلب لما لاحاجة الیہ و لا ضرورة فکان طلبہا یجری مجری التعنت و التحکم و انا عبد مامور لیس لی ن التحکم علی اللہ انتہی ملخصًا تقریر جواب اعتراض سائل اب بعد تمہید ان مقدمات خمسہ کے کلام سایل و اعتراض اور اوسکے جواب کو بنظر غور ملاحظہ کرنا چاہیے کہ جو سایل معترض نے آیت کریمہ کا ترجمہ لکھکر یہہ اعتراض گھڑا (یہان منصف سمجھ سکتے ہین جب ندیان روان نکر سکے پھر معجزات کیسی کئے جب آسمان کو نکرے کرنیکی قدرت نرکہتے تھے تو کسطرح شق القمر فرمایا جب فرشتونکو نہ دکھا سکے تو جبریل کو کیسی دیکھا جب منکر و نکی سامنے آسمان پر نہ جا سکے کیونکر معراج جسمانی ہوا جب نوشتہ نہ لائے کس طرح سے مصحف نازل ہوا) جسکا خلاصہ مفاد یہہ ہے کہ رسالت و نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہین اس لئے کہ ثبوت رسالت و نبوت کی دلیل معجزہ ہے اور معجزہ کا عدم ثبوت تمہارے قرآن مین موجود ہے پس رسالت و نبوت کا ثبوت کسطرح ہوا انتہی اسکا جواب یہہ ہے کہ جو تعریف معجزہ مقدمہ ثانیہ مین گذر چکی وہ معجزات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہے اور بنا بر مقدمہ اولی کی تواتر

وشہرت سفید علم یقینی ہی اور مقدمہ رابعہ مین گذر چکا کہ اکثر معجزات مذکورہ
متواتر و مشہور ہین اور بنا بر مقدمہ ثالثہ کے ایک معجزہ بھی واسطی ثبوت
نبوت و رسالت کے کافی و وافی ہی اور یہان تو اسقدر معجزات کثیرہ قطعی
الثبوت ہین پس ثبوت رسالت و نبوت خاتم الرسالت مین صلی اللہ علیہ وسلم
کسی طرح کے شک و شبہہ کو اصلا مجال باقی نہین رہی پس ان امور کی نفی بعد
ثبوت رسالت و نبوت کی درباب عدم ثبوت معجزہ قابل سماعت و لایق
التفات نہین **دوسری** یہہ کہ بنا بر مقدمہ خامسہ یہہ معجزہ جنکو
کفار مکہ نے طلب کیا تھا جسکی نسبت یہہ حکم ہوا قل سبحان ربی ھل کنت
الا بشرا رسولا بعد قایم ہوجانے دلیل قطعی رسالت و نبوت کے ان امور
نے مانگے تھے محض مقتضای شرارت و تحکم کے اس لئے کہ قرآن شریف کا
معجزہ جو مشتمل ہی اوپر معجزات بے نہایت کی انمنجملہ اوسکی ایک عاجز ہونا
اونکا تھا اوسکی معارضہ اور مقابلہ سے اس سوال سے پیشتر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پیش کر چکے تھے اور اس سے ثبوت نبوت و رسالت کا علی وجہ الیقین
ہوچکا تھا کما سبق تحقیقہ **تیسری** یہہ کہ اس آیت سے عدم ثبوت
معجزے کا اگر مسلم رکھا جاے تو فقط انہین امور کی نسبت عدم ثبوت کہہ سکتے ہین
نہ اور معجزات کی نسبت اور اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ کوئی معجزہ نہین
دکھلایا پس اس آیت سے دلیل لانا عدم ثبوت معجزہ پر علی الاطلاق صحیح نہین

چوتھی یہہ کہ جتنے قضایا شرطیہ اس جگہہ معترض بولا ہی کسی مین ادنیٰ سے مناسبت و ملازمت نہین ہے مثلاً جب ندیان روان نہ کرسکے پہر معجزات کیسے کئے اظہار معجزات کے لئے ندیونکا روان کرنا کب لازم ہی پس اگر ایک نبی سے ندیان جاری نہو سکین تو یہہ کیا ضرور ہی کہ اوس سے معجزے بھی نہو سکین علی ہذا القیاس اسیطرح باقی جملونکو سمجھہ لینا چاہیئے پانچوین یہہ کہ آیت خود دلیل قاطع اور برہان ساطع ہی آپ کی سچی نبی ہونیکی بچند وجوہ ازانجملہ یہہ ہی کہ شان نزول مین معلوم ہوچکا کہ اون کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر آپ سردار یا بادشاہ یا مالدار ہونا چاہتے ہین تو ہم سب آپ کو اپنا سردار یا بادشاہ بنائین یا تونگر کردین بہت سا مال جمع کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ مجھکو یہہ کچھہ مطلوب نہین مین اسواسطے نہین بہیجا گیا ہون مجھکو نہ سرداری چاہیئے نہ تونگری نہ بادشاہی اگر آپ اللہ کے سچے رسول نہوتے بلکہ معاذ اللہ دنیادار ہوتے اور غیر اللہ مقصود اور مطلوب ہوتا تو اس سے بڑہ کر اور کیا موقع تحصیل مطلوب کا تھا مگر چونکہ آپ موصوف تھے صفت خاص ما ذاغ البصر و ما طغی کے اس لئے کبہی غیر اللہ کیطرف چشم مبارک مایل نہین ہوئے پھر جب طمع دلانے سے بھی کفار نے دیکھا کہ یہہ اپنی بات پر جمے ہوئے ہین اور نصیحت سے باز نہین آتے اور ہمیشہ لوگونکو عذاب الٰہی سے ڈراتے ہین

ا = اعتراض نمبر ۱۰

پانچوان جواب نمبر ۱۰

اور جنت کی بشارتین سناتے ہین اور اوس سے اونکی عیش مین خلل واقع ہوتا ہی اونکا عیش منغص اور مکدر ہوتا ہی تب اون ظالمون نے آپ کو طرح طرح کی ایذا رسانی شروع کی اور حضرت بدستور اپنے کام پر جمے رہی یہانتک کہ بموجب فرمودہ آپکے اصبر حتی یحکم اللہ بینی و بینکم اللہ تعالی نے دین اسلام کو غلبہ بخشا اور کفار عالم مغلوب و مطیع ہوگئے اس سے بڑہکر اور کیا دلیل صدق نبوت اور رسالت کی درکار ہی اور از انجملہ یہہ ہی کہ ملک عرب کے کفار اشرار جنکی سختی اور جماؤ اپنی بات پر اور شرارت کی کچہہ حد و نہایت نہین چنانچہ نمونہ اوسکا شان نزول ہی اس آیت کریمہ کا وہ تہوڑی ہی مدت مین اسقدر گرویدہ ہوئے اور حضرت صلعم کی صدق رسالت کا نقش اونکے لوح دل پر ایسا منقش ہوگیا کہ دین اسلام پر لوٹ پوٹ ہوگئی جان و مال و جورو بچی غیرت و ناموس و عار ننگ سب حضرت پر فدا کردیئے اگر حضرت صلعم کی سچی نبی ہونیکی برہان بین اور قطعی دلیل اونکے دلون مین نہ کہپ گئی ہوتی تو آیا کوئی شخص یہہ گمان کرسکتا ہی کہ باوجود ایسے جماؤکے دین آبائی پر جو سیکڑون برس سے بت پرستی تہا چہوڑکر دفعتہً ایسی بت شکن بنجاتے کہ تمام عالم مین ڈنکا اسلام کا بجاتے حاشا و کلا کیا یہہ دلیل عقلی ہمارے پیغمبر کے سچے نبی ہونے کے لئے کافی و وافی نہین ہی دیکہو عبد اللہ بن ابی امیۃ مخزومی قبل اسلام لانے کے اونہین اشرار مین سے تہی جنہون کہا تہا کہ ہم ہرگز

ایمان نہ لائینگے یہانتک کہ آپ یہہ معجزات ہمین دکہلائین پہر مین پوچہتا ہون کہ جو معجزات اونہون نے مانگے تہے اور اپنی ایمان لانیکو اوسکے ساتہہ معلق کیا تہا یعنے آسمان پر چڑہ جانا اور فرشتہ کا ساتہہ لانا مثلاً کیا دیکہکر ایمان لائے تہے پس یہہ برہان باہر اور ثبوت ظاہر ہی اس بات کی کہ حضرت صلعم کی سچی نبی ہونیکی دلیل اسپر موقوف نہ تہی پس یہہ آیت صاف دلیل ہی آپکے رسالت ونبوت وثبوت معجزات کی نہ یہہ کہ اس آیت سی عدم ثبوت معجزہ کا نکلتا ہی کما زعم المعترض شعر خمیر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است ؛ عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد ؛ سنگ دل تیرے نکالی آگ ؛ اپنی دشمن کا گہر جلانیکو ؛ اور یہہ جو کہا جب صحابہ کے سامنے انگلیون سے پانی بہائی تہی تو منکرون کے سامنے با وجود طلب کے خصوصاً زمین سے چشمہ روان کرنا بہت آسان تہا جیسے چشمہ زمزم کا روان ہوا تہا یہہ معجزہ چشمہ روان کا بہی آجتک قایم رہتا منکرون کو انکار کی گنجایش نہ رہتی الخ اسکا جواب یہہ ہی کہ انگشتان مبارک سے چشمہ کا جاری کرنا متواتر ہی اور تواتر مفید ہی علم یقینی کو جیسا کہ تحقیق سابقاً مقدمہ اولی اور رابعہ مین گذرچکی اور بہی مذکور ہوچکا کہ حضرت صلعم مانند اور انبیا علیہم السلام کے مامور تہے حکم آلہی کی جیسی حکم وحی ہوتی تہی ویسا آپ کرتے تہے نہ اپنی خواہش سے کبہی کوئی بات کی اور نہی

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی نہ موافق خواہش کفار کے بلکہ جسوقت امر الٰہی جس معجزہ کے ظاہر کرنیکا ہوا خواہ صحابہ کرام کی روبرو یا کفار کے سامنے خواہ بطلب یا بلا طلب اوسوقت وہ معجزہ آپنے ظاہر فرمایا اور منجملہ اون معجزات کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق نبوت ورسالت کی واسطے اللہ تعالیٰ نے بواسطہ آپکے ظاہر فرمایا ایک معجزہ قرآن شریف کا وہ چشمہ روان قایم ودایم ہے جسمین سیکڑون ہزارون معجزے ہین جیسا کہ بائیسوین دلیل مین اسکی تحقیق تھوڑی سی گذرچکی حاجت اعادہ کی نہین خلاصہ یہہ کہ وہ معجزے جسپر قرآن مشتمل ہے اونمین سی بعضے معجزے جسکو ہمنے ذکر کیا وہ ہین کہ منکر کو اوسمین انکار کی گنجایش اصلا نہین ہے بشرط فہم وانصاف ورنہ نافہمی وبے انصافی کا علاج نہین ہے پس اوس سے ایسی حجت تمام ہے جیسا چاہئیے مگر اندھے ین کو کیا کیا جاوے یا انکار عناد وحسد کی وجہہ سے جو ہو اوسکی گنجایش تو ہر امر بدیہی محسوس مین بھی ممکن ہے چنانچہ فرقہ عنادیہ ولاادریہ کا یہی مسلک ہے کہ شاک فی انہ شاک پر اونکی دوا تو وہی ہے جو علامہ تفتازانی نے شرح عقاید مین لکھی ہے کہ اونکا ہاتھ پکڑکر آگ مین جلانا چاہئیے پھر اون سے پوچھا جاوے کہ جلانا آگ کا واقعی ہے یا نہین مذہب نیچری والے آسمان محسوس کی منکر ہین تو کیا اونکے انکار سے کچھہ واقعیت آسمان مین فرق آسکتا ہے حاشا وکلا ہمارے پیغمبر صاحب کی رسالت

دنبوت کا ثبوت آفتاب سے زیادہ روشن ہو اور منکرین کا انکار چمگادر کی انکار آفتاب سی لاکہہ درجے بدتر کہ یہہ انسان عاقل کہلاتے ہین اور وہ جانور لایعقل **بیت** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ❊ چشمہ آفتاب را چہ گناہ اور یہان اس قول (سو چہوڑ کر مال وجان وناموس کا حکم کس لئے فرمایا) کا جواب واضح ہوگیا کہ اوسکا چہوڑنا اور اسکا حکم فرمانا مطابق امر آلہی کے تھا جیسا حکم آلہی ہوا ویسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا **تحقیقات و تنبیہات** یہان تک جو ہمنے پانچ مقدمہ اور بائیس دلیلین لکہین اون سے رسالت اور نبوت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق اور سچا ہونا دین محمدی کا ایسا واضح ہوگیا جسطرح سورج اور چاند و اسمان اور زمین اور وجود بشری وغیرہ واضح ولایح ہین کہ انکی وجود و تحقیق مین کوئی تردد نہین اسیطرح ہماری اس دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور برحق ہونے مین کوئی شک اور شبہہ نہ باقی رہا مگر اوس شخص کو جو شاک ہو ان چیزون کی وجود مین اور ایسا شخص قابل خطاب لایق التفات سوال و جواب نہین بلکہ معدودہی زمرۂ حیوانات مین بلکہ اون سے زیادہ گمراہ **اولئک کالانعام بل ہم اضل** اب بمقابلہ اس سچے دین کے دین ہنود کی بعض اصول وفروع کو بھی معلوم کرنا ضرور ہے کیونکہ وبضدہا تتبین الاشیا ظلمت کا اندہیرا نور کی چمکاری کی مقابلہ سے اچہی طرح

کہلتا ہی امر حق کی حقیقت کا ظہور امر باطل کی بطلان کی مقابلہ مین خوب واضح
ہو جاتا ہی اگرچہ یہہ محل قدری تفصیل کو چاہتا ہی مگر تفصیل مین خوف تطویل سے
لہذا دو چار باتین جو واجب العرض ہین اوسی بدیہ ناظرین کرتا ہون جاننا چاہئے
کہ معترض کا بڑا اعتراض سارے اس تحریر مین بھی لکھا جو اوسنے اثبات نبوت
ورسالت واثبات معجزے پر کیا تھا جس کا حال معلوم ہو چکا کہ اوسکا ثبوت
قطعی ویقینی طور پر مبرہن کر دیا گیا اب مین معترض سے یہہ بات کہتا ہون
کہ تمہاری عندیہ مین تو ہمارے نبی کی نبوت ومعجزے کی ثبوت مین کلام
ہی ہمکو تمہارے خداؤنکی خدائی کی ثبوت مین کلام ہے رسولونکی رسالت تو
درکنار اسکا جواب شافی رکہتے ہو تو لاؤ نہین تو مسلمان ہو جاؤ اور ہمارا
سچا دین قبول کرو تمہارے خداؤن کی خدائی کی نفی تمہاری ہی کتابون
سے ثابت ہی اگرچہ شمہ اسکا مجملا ترديد توحید ترہی وغیرہ مین
گذر چکا مگر واسطے مزید اطمینان ہنود کی کچھہ اور لکھتے ہین قدر تفصیل کے ساتھہ

ہنود کی پہلی خدا کا حال جسکا نام بشن اور نارائن اور بھگوان -

بھی ہے بہاگوت کی تیسری اسکند کی ۱۰۳
ادہیاء مین روایت ہی کہ ابتداے پیدایش زمین پانی مین ڈوبی
ہوئی تھی سری برہما متردد ہو کے کہنے لگے کہ میری آفریدگار کے سوا
اوسکے نکالنے پر کون قادر ہی اتنے مین پروردگار نے انگشت نرگی برابر

باراہ کی جسم مین اپنی قدرت کاملہ ظاہر کرکے برہما کی ناک سے ظہور فرمایا
پھر اوسکو دیکھتے ہی وہ باراہ اکاش مین ہاتھی کی برابر ہوگیا بعدہ بمقدار
کوہ بلند کے نظر آیا من بعد پانیکے اندر چلا گیا اور پانچ سو برس تک ہرناچہہ
دیت سے لڑائی رہی جو زمین کو باہر لانے سے مانع تھا اوسکے بعد اوسپر
فتح پائی اور زمین کو اپنے داڑہ پر رکھہ کر باہر لے آیا انتہی ترجمہ پوتھی
شیو پران منشی شنکر دیال ادہیای ۷ ہ کا نظم بلفظہ نقل کرتا ہون

(سنو اب حال ہرناکچہہ کا تم ؛ مچایا اوسنے عالم مین طلاطم ؛ زمین کو
صورت بستر لپیٹا ؛ برنگ کاغذ پر زر لپیٹا ؛ بغل مین داب کر وہ
خود فراموش ؛ ہوا تحت الثری مین جاکے روپوش ؛ جناب بشن جی
تب ہوکے آگاہ ؛ گئے پانی کے اندر شکل باراہ ؛ کہا نارو سے اوسدم
از رہ ہوش ؛ کہ تا قتل عدو پانی کرو نوش ؛ گئے پھر خود بدولت
زیر پاتال ؛ رہے گرم دغا تا پنج صد سال ؛ تری سے ای خشکی مین نکلکر ؛
ہوے زور آزما میدان بدلکر ؛ رہے مدت تلک زور آزمائی ؛ بہم سرگرمی
وچستی دکھائی ؛ بھگایا آخرش دیو لعین کو ؛ سری بھگوان لے آئے زمین کو)

بھاگوت منظوم منشی جگرناتھہ کی عبارت یہہ ہے۔

زمان پاستان مین جی یکجی نام ؛ نگہبان جہان وہ شخص تھے جام
دعا ہی برہمن سے دو توبے ریو ؛ ہوئی پیدا جہان مین صورت دیو

برادیسے جو تھا ظالم وہ ہر ناچہہ * زمانہ کا ہوا حاکم وہ ہر ناچہہ
کیا دنیا مین اوسنے جور آغاز * فرشتہ شیر کیا دست ستم باز
زمین کو لے گیا سر پر اوٹھا کر * رسائل مین اوسے رکھا چورا کر
ہوے بیتاب سب جاندار ارضی * جناب پاک مین تب لکھی عرضی
لیا تب ذات حق نے قالب خوک * تیز ناخن تھی موتھی صورت دوک
ملایا خاک مین دیو لعین کو * اوٹھا کر دانت پر لائے زمین کو
زمین پر پھر کیے دنیا کو آباد * ہوئے انسان وحیوان ملک شاد
انتہی ۔ مہابھارت مین یہہ قصہ بہت مفصل لکھا ہی ہم بوجہہ خوف
تطویل مختصرا لکھتے ہین جس کسیکو اسمین شک ہو یا اس قصہ کی تفصیل
مد نظر ہو اوسکو چاہئے کہ مہابھارت فصلی موجہہ دہرم ساشت پرب مین
مطالعہ کرے اور وہ عبارت یہہ ہے در اول پیدائش آفرید گار جماعت
دانوان را بیا فرید ایشان در قوت ابدان وکثرت افوان از حد
و عد تجاوز نمودند و از شراب غرور و قوت برادران ہمیشہ سرمست
می بودند و جماعہ دیوان را از منازل مالوفہ اخراج کردند و ہر جا کہ
جماعہ دیوان میرفتند از دست درازی و ستم ایشان رامی آندند
چون ظلم آن غلامان بکمال رسید دیوان ہیچ وجہہ از ان خلاص خود
ندیدند پیش برہما رفتند وکیفیت مظلومی خود و ستم دانوان را

تمام گفتند برہما ہم ایشان از العرض لشن رسانیدند التماس قبول نموده
برای ہلاک ساختن قوم دانوان بصورت باراه ظاہر گشت و در
زمین قرارگاه دانوان در آمد دانوان چون صورت غیر متعارف
دیدند قصد گرفتن آن کردند نتوانستند اما ترس در دل ایشان راه
یافت بایکدیگر می گفتند که مبادا مارا این صورت ہلاک سازد در
گفتگو بودند که صورت مذکور که صاحب باطن و خداوند تصرف بود نعره
باہیبت زد چنانچه دانوان از ہول آن متحیر شدند و ساکنان
ہرسه عالم شربت بیہوشی چشیدند و گروه دانوان از شدت نعره
افتادند و رخت ہستی را بملک نیستی فرستادند و درہمان ساعت
جماعته دیوته پیش برہما رفتند کیفیت نعره و بیہوشی خلق از ان نعره
از و استفسار می نمودند برہما پیش از انکه حقیقت حال ایشان معلوم
کند خوک مذکور در ان مجلس ظہور نمود جماعه اہل ریاضت که آنجا بودند
در مدح و ثنای آن صورت قیام نمودند برہما به دیوتاہا گفتند که این
نعره از ہمین صورت ظاہر شده که تمامی دانوان و دیت را بعالم
عدم فرستاد این بشن است که از خود مخلوق شده شما از و بتر سید
کار ہیچ کس نمی برآید بجہت رفاہت شما بہم رسانید آفریننده و
فانی کننده ہمین شخص است که بندگی میکنند برای او میکنند انتہی غرض

اس عبارت بہاگوت وشنپو پوران و مہابہارت سے یہہ امر بخوبی واضح ہوگیا بلکہ انکے پیغمبر کی زبانی یہہ بات ثابت ہوی کہ بشن آفریدگار جہان و پروردگار عالم اور محی اور ممیت اور ذات حق اور معبود مطلق ہے اور ساتھہ ہی اوسکے اونہین کتابون سے یہہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی کہ یہہ خدا تمہارا ایسا ہی کہ بہ نفس نفیس ایک دیو کی قتل کا ارادہ کیا اور پانچ سو برس تک اوسکی قتل سے عاجز رہا اور بہت ظاہر ہی کہ عجز منافی ہے الوہیت کی خصوصًا اوس سے جو معبود مطلق اور ذات برحق ہو یہان سے تو خدا کی خدائی ثابت ہوی تہوڑی منافی کی لیکن اسی مہابہارت فصل سوپہہ دہرم مین وہ مضمون ہی جس سے بالکل اسی خدا کی خدائی کی نفی ثابت ہے وہو ہذا آفریدگار بشن و برہمارا برای نگہبانی خلق پیدا کردہ است انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بشن جسکو خدا کہتے ہین خالق اور معبود نہین بلکہ ایک مخلوق ہی مخلوقات الٰہی مین سے اسکند پوران ادہیای ۰۰ مین لکہا ہے بشن بہگوان خدہ در ابا سر ضای دیوتایان قی الفور پیش گر زہا نیدند وچون در جہہ ازو نمانیدند گذشت بجنگ پیوستند تا شصت وچہار روز جنگی عظیم مانند کسی نیہز ہم نکرو ویدہ آنوقت سری بشن بہگوان مہربان شدہ ارشاد کردند کہ از جنگ تو خوشنود شدم ہرچہ خواہی یک چیز تو میدہم گر

گفت مرا ہیچ خواہش نیست بلکہ خود چنان مقدور دارم کہ انچہ خدا اہید
دو چیز بہ شما توانیم داد زود بفرمائید بلکہ دو چیز از طرف تو میدہم یکے
انکہ در قمار بازی ہر یکے جا فتح شما باشد دوم آبحیات را ہر کس را لایق
دانند بدہند سری بشن بھگوان گفت دو چیز کہ میگوئی چنین می خواہم
کہ یکی انکہ تو مرکب من شوی دوم آب حیات با من دادہ والدۂ خود
را خلاص نمائی و چنین حرفی کنی کہ نوشیدن نیابند و باز بدیو تا یان رسید
گرڑ اقبال انیمعنی نمودہ روانہ شد انتہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ مہا
خدا یعنی بشن بھگوان ایک پرندے سے لڑے اور جانبر ہوئے آخر عاجز و
لاچار ہو کر اوس سے خوشامد کی اور اوسکا احسان لیا اور یہ سب امور
منافی ہین الوہیت کی سوائے اسکے یہہ بشن وہ نہین جنکا نام نارائن بھی ہے
جن کے جملہ صفات کمال سے ایک وہ ہے جو ادہیاہی اکاون ۵۱ -
اسکندپوران عنقریب آتا ہے یعنے مہادیو کی عبادت کی تشریف قبول
مین اونکا لنگ ہو جانا جس سے صاف واضح ہے کہ نارائن یعنی بشن
ایسے خدا ہین کہ مہادیوجی کی عبادت مین ایسی مرتبہ کو فایز ہوئے کہ
اونکے لنگ بنگئے واہ رے خدا اور خدا کا فلان اور سابقا بحث اوتار
مین یہہ تحقیق گذر چکی کہ کرشن اور بیاس وغیرہ اوتار بشن کے ہین یعنے
بشن نے بصورت کرشن وغیرہ ظہور کیا تھا اور حکایات فسق و فجور و حالات

کرشن ضمن مبحث اوتار اور مبحث عصمت زنان ہنود وین معلوم ہوچکا
اس سے یہہ امر بایہ ثبوت کو پہونچتا ہی کہ کرشن وہ خدای ہنود ہے کہ جس نے
اجرای شہوت کے لئے بواسطہ زنا وغیرہ کے یہہ صورتین اختیار کین یا
یون کہو کہ وہ خدای ہنود ہے جس سے یہہ امور جو حالات سری کرشن
مین مرقوم ہین بردہ صورت کرشن جی مین واقع ہوئے ایضاً اسکند
دہم بہاگوت ادہیا ۸۹ مین ہے کہ ایک مقام پر سب رکہیشر اور
من جمع تھے اور آپس مین اسکے بحث ہوی کہ بشن اور برہما اور مہادیو مین
بڑا اور افضل کون ہے بہرگ منی اوسکے امتحان کے واسطے مامور ہوئے
انتہی - دیکہیئے اگر بشن یا مہادیو مثلاً خدا ہوتے تو رکہیشرون کے
اعتقاد مین اور منون کی عقیدت مین بے شبہہ مسلم ہوتی پہر افضلیت اور
بڑای مین اونکے اختلاف کیون کرتے اور بہرگ منی کو امتحان کا امر
کیون فرماتے اسلئے کہ خدای تعالی کی بڑائی ایسی نہین جو محتاج کسی طرح کے
امتحان کی ہو اور اسکند پوران کی اول سے آخر تک کے مطالعہ سے یہہ
خوب واضح ہوتا ہی کہ بشن کو بمقابلہ فضایل مہادیو کے کچھہ نسبت ہی نہین ہے
چنانچہ عنقریب بعضی نقول مصرحہ آتے ہین اور جسطرح جہگڑا بشن اور برہما
کا شب پوران وغیرہ مین مسطور ہے کما سبق بعض ذالک اسی طرح انکا سب
دیوتاؤن کی آپس مین جنگ وجدال اور اپنی ایسی خدای تعالی سے مقابلہ

وقتال کتب معتبرہ ہنود سے ثابت ہی چنانچہ ازانجملہ بشن اور مہادیو مین جو جنگ واقع ہوئی اوسکا سارا قصہ مفصل مہابہارت مین موجود ہے کہ بشنو نے مہادیو کا گلیٹوا ایسا دبایا کہ گلا اونکا سیاہ ہوگیا اور مہادیو نے بشنو کے سینہ پر ایسا ترسول لگایا کہ اونکے سینہ پر داغ نمایان پڑگیا ایسا ہی برہما اور مہادیو باہم ایسی برسر جنگ ہوئے کہ بدولت اوس جنگ کے پانچوان سر برہماجی کا قلم کیا گیا اندر اور مہادیو سری کرشن جی سے جو باعتقاد ہنود اله اور معبود ہین اپنی افواج لیکر میدان جنگ مین آئے اور مقابلہ عظیم واقع ہوا یہہ قصہ بہاگوت مین مرقوم ہے علی ہذالقیاس رام وراون کی درمیان مین جو ازروی جہالت افواج قاہرہ کا کشت وخون ہوا معروف ومشہور اور کتب تواریخ مین بالتفصیل مسطور ہے چنانچہ دسہرہ اور رام لیلا کے میلہ مین ہرسال بڑی دہوم دہام سے اوسکی نقل کا اب بہی رواجی معمول ہی ہنود کی جملہ معمولات سے عقل حیران ہے کہ یہہ اشخاص جنکو خدا کہتے ہین اور جانتے ہین اور بعضون کو انہین سے ہنود خدای برحق اور معبود مطلق اپنا سمجہتے ہین اور گردانتے ہین پہر اوسی خدا سے اوہنین کی دوسرے خدا یا پیغمبر یا بزرگ پیشوا اعتقاد اور مقابلہ کرتے ہین یہہ کیسی خدائی اور بندگی ہے ۔ **حال دوسرے اور تیسرے خدای ہنود کا** مہادیوجی کہتے ہین اور لنگ شب کہتے ہین اور یہہ دونون ہندؤنکے خدا کے بہی خدا ہین نعوذ باللہ منہا

اسکندہ پوران ادہیای ۱۴ مین لکہا ہے کشن بہگوان میفرمایند کہ ہمہ
قدرت من وچکرسودرشن بخشیدہ بشنو ایشہ است (بشنو ایشہ نام ہی مہادیو
کی لنگ کا) وقتیکہ جلندہر دیت از دست من کشتہ نمی شد بسیار عبادت
مہادیو کردہ بودم انتہی اور نیز ادہیای ۲۳ مین یہہ مرقوم ہے
پیدا کنندہ وپرورش کنندہ وفنا کنندہ عالم مہادیوست این جملہ عالم یک
بازی اوست ہمہ بقدرت او قایم است ہرچہ میخواہد کردن می تواند
در اختیار وفرمان کسی نیست وبرہما وبشن وہر سہ پیدا اوشانرا خوب پیدا نند
انتہی ایضاً ادہیای ۲۶ مین ہی مہادیو از چشم خود آبحیات بیرون آورد
از ان آب حیات مردی بخوبی تمام کرشن باشد پیدا شد انتہی۔ ایضاً
ادہیای ۳۲ برہما وبشن بہگت یعنی خادم وپرستندہ مہادیو ہستند
انتہی اس سے واضح ہی کہ خدا مخلوق کا عابد ہے اور معبود کا معبود مخلوق
واہ واہ کتاب مذکور کی ادہیای ۱۵ مین ثبت ہی روزی آفتاب در
کاشی رسیدہ کیشو نارایں (لقب کشن جی کا ہی) کہ لنگ شدہ قیام ورزیدہ
بودند انجا پرستش کرد چون کیشو بہگوان حاضر شدند عرض نمود کہ مالک موجودات
بجناب عالی سوالی دارم کہ شمارا آفریند وپروردہ وفنا کنندہ جملہ موجودات
میگویند کسی از شما نیز بزرگ تر است کہ پرستش آن شما نمایند بجواب
ارشاد کردند کہ من پرستش مہادیو جی می نمایم مہادیو بزرگ جملہ دیوتان

است انتہی ایضاً ادھیای ۵۹ مین ہی بشن نی بہگوان گفت کہ ای بابا
بزرگ تر از بشو شرو دیگری نیست و ہمہ قوت من از ین توجہہ ایشان است
انتہی دیکہو عبارات سے ظاہر ہی کہ خدا مہادیو ہی کہ بشن جو خدای مطلق
اور ذات برحق جسکو بہگوان بہی کہتے ہین وہ مہادیو کا عابد ہے اور
مہادیو اوسکا معبود اور سابقا معلوم ہو چکا بیان برہما سے کہ خدای برحق
اور معبود مطلق ہے اسکند پوران کاشی کہنڈ کی ادھیای ۱۳ مین مرقوم ہے
کہ پیدا کرنیوالی و فنا کرنیوالی اور سب جنہون کا مالک کل موجودات
کی اور حاکم اور پرم برہمہ اور ذات لازوال اور منزہ مہادیو جی ہین انتہی
اقول مہادیو جی کا ذات لازوال اور منزہ ہونیکی حقیقت بحث ابطال
تری وتہہ مین بشرح و بسط گذر چکی حاجت اعادہ کی نہین ہے اسکندہم
بہاگوت ادھیای ۲۳ مین جو مقولہ مہادیو کا بانا سر کی نسبت منقول ہے
وہ سراسر کفر و الحاد ہے اور نیز اوس سے مہادیو کی خدائی کا بطلان
صاف واضح یعنی مہادیو جی بانا سر ہی فرماتے ہین کہ مینے تجہی یہہ بر دیا
اور سب ہی سے تہی کیا تربہون مین بل کو کوئی نہ پاویگا اور برہما کا
بہی کچہہ بس تجہہ پر نہ چلیگا انتہی حاصل مطلب یہہ ہوا کہ تجہہ پر خدا کا ہی
کچہہ بس نہ چلیگا کیونکہ یہہ برمینی تجکو دیا ہے اور مین خدا سے زبردست
ہون بلکہ تجکو ہی ایسا زبردست بنادیا کہ خدا کا دست رس تجہہ پر نہو سکیگا

معاذ اللہ منہا اور مہادیو جی نے جو رکھون کی عورتون سے زنا کیا کوہ کیلاس
پہ ہو باعث ہوا لنگ پوجا کی شروعات کا سابقاً گذارش کرچکا ہون بحث
عصمت زنان ہنود مین شیو پوران کی ادہیائی دسوین مین لکہا ہو کہ قبل
از نکاح کے گوری جی جب مہادیو کی درشن کو کیلاس پر پہول لیکر پہونچین تو
مہادیو نے اونکے ساتہہ ارادہ زنا کا کیا مگر گوری جی نے مہادیو جی کو خلاف
ساستر کام کرنیکا الزام دیکر اونکو ساکت اور ملزم کیا اور اپنی جان بچائی ورنہ وہان
کچہہ دیر نتہی اور عصمت کا خون تو ہو ہی چکا تہا کوئی ہندو یا پنڈت جی مجہہ پر
تیوری نہ چڑہائین مین نہین کہتا ہون میری اس کہنے سے مزاج معلی برہم
ہو بلکہ شیو پوران کو مطالعہ فرمائین ؎ بیانم از زبان دیگرانست
زمن این گفتگو امکان ندارد۔ مترجم شیو پوران منشی شیو شنکر دیال کی
چند ابیات لکہتا ہون مجہے معاف کیا جاے ناقل پر منع وارد نہین ہوتا ہے
نظم میری گوری قضارا بن مین آئین ؛ برنگ بوی گل گلشن مین آئین
لئے کچہہ پہول سوغات چمن ہیر ؛ حضور شب گئین شیورا این ہیر
جو مارا کام نے پہولونکا اک بان ؛ تو شب کو وصل گوری کا ہنوا دہیان
کہا یہہ حلقۂ گیسو غضب ہے۔ تمہاری جنبش ابرو غضب ہے ؛ نہین
بے اعتنائی چاہئے ہے ؛ کلام آشنائی چاہئے ہے۔ ذرا دل
کہو لکر گرم سخن ہو ؛ ابہی دم بہر شریک انجمن ہو ؛ مگر ہنس کر برنگ دل

رکین وہ نہ پے اندیشہ کامل رکین وہ نہ کہا صحبت یہہ بے شادی
نہین خوب نہ عبث یہہ فتنہ ایجادی نہین خوب نہ رہ بدمین قدم
رکھنا برا ہے نہ خلاف شاستر کرنا برا ہے نہ ول شب سو وہین جاتا ر
ہوشش نہ سنبل بنہی دونز الو آگیا ہوشش ۔ نیز مہابھارت بن پربہ
مین مرقوم ہے کہ چون باہم میان ارجن و مہادیو جنگ افتاد گاہی مہادیو
ارجن را از زمین برمیداشت وگاہی ارجن مہادیو را انتہیٰ " یہ کیسی خدا ہین جنکو
ارجن زمین پر پٹکیان دیتا ہی اور یہی یہہ مہادیو جو بزعم ہنود مکل موت وفنا کنندہ عالم اور مختار
مطلق اور نائب مناب خدا بلکہ عین خدا بلکہ خدا کے خدا ہین جیسا ابھی ان سب
مراتب کی تصریح گذر چکی سری کرشن جی کے ساتھہ لڑے اور باناسر
اونکے حامی و مددگار تھے آخر بمقابلہ سری کرشن جی مہادیو کو معہ باناسر
کے ایسی ذلت وخواری حاصل ہوی اور وہ گت بنی جسکی تفصیل
بہاگوت کی اسکند دہم ادہیای ۶۳ مین مذکور ہے پس اگر کہا جاوے
کہ سری کرشن جی عین ذات پاک خدا ہین تو اونسے مقابلہ کرنا مہادیو
کا اور اونکے ساتھہ جنگ کرنا اسکی معنی کیا اور نیز عین ذات واجب الوجود
کامل جنن سے کیونکر عاجز ہوکر بھاگے اور دوارکا مین جا چھپے اور اگر
مہادیو جی کو خدا اور عین ذات واجب الوجود کہین تو پہر رام چندر نے
اونکے ساتھہ کسطرح جنگ کی اور ارجن نے کسطرح خدا کو زمین سے

اوٹھالیا اور اوسکے جواز اور وقوع کی صورت کیا ہے پس دو حال سے
خالی نہین یا تو مہادیو اور رام کو مثلاً عاجز قرار دین اور اونکی عاجزی
وعدم خدائی کا اقرار کرین یا اونکے کفر کا قول کرین کیونکہ یہہ خدا سے
مقابل ہوئے اور لڑے علیٰ ہذا القیاس ارجن وغیرہ مین یہی تشقیق جاری
ہوگی باونی تغیر ایضاً اسکند پوران ادہیای ۵۱ مین ہے ہرگاہ ماہ دیوتا
یا تارا زوجہ برسپت زنا کرد مہادیوجی برآشفتند وآن بیچارہ برکرد از خود
نادم شدہ بجنگ مہادیوجی پیش آمد وبرہمہ استر را سپر ساخت انجام کار
برہماجیو باہم گر مصالحہ کنانیدہ وازان زنا بدہ دیوتا متولد شد انتہی اگر
مہادیوجی خدا تھے تو ماہ دیوتا نے اونکے ساتھ جنگ کیونکر کی پس یا تو
وہ خدا نہین ہین یا تمہارے دیوتا کافر جنہون نے خدا سے لڑائی کی۔
ایضاً اسکند پوران مین ہے کہ شخصیکہ ہمیشہ غسل گنگامی سازد جم
یعنی ملک الموت از ومیترسد انتہی۔ غور کرنیکی بات ہے کہ ملک الموت جو
اکابر کارکنان قضا و قدر سے ہے اور بقول ہنود نائب خدا بلکہ عین خدا
بلکہ خدای خدا ہے یعنی مہادیو اوسکا ڈرنا ایسے شخص سے جو ہمیشہ غسل گنگا
کرے اسکے کیا معنی سوای اسکی اور کوئی اسکا محل صحیح بنکل سکتا ہے کہ وہ
شخص خدا ہوجاتا ہے بلکہ سب خداؤن سے مرتبہ اور افضلیت مین بڑھا ہے
کہ خدای خدا بہی اوس سے ڈرتا ہے نعوذ باللہ من ہذہ العقاید الباطلۃ الفاسدہ

والکلمات العاطلة الکاسدة ایضاً مہابہارت فصل موجہہ دہرم مین ہے کہ چون مہادیو جگ وچہہ را در ساخت از دعای بد او پریشانی مہادیو چشم آتشین پیدا شدہ انتہی یہہ کیسی خدا ہین کہ ادنی شخصونکی دعاے بد او نیز ایسی کارگر اور پراثر ہوتی ہے ایضاً اوسی پرب مین مرقوم ہے کہ (مہادیو از برای کشتن بیروبت جگ کرد و بیروبت ہمچنان شنکر بود شنکر موی سرخود را برای مراد در آتش انداخت ازان موماران پیدا شدند و گلوی مہادیو را گرفتند کہ گلویش سیاہ شد انتہی یہہ کیسی خدا اور حاکم احکام تقدیر و قضا ہین کہ ایک دعای دچہہ اور ایک بال شنکر سے ایسی عاجز و لاچار ہوے اور یہہ نہو سکا کہ بیروبت پر یا شنکر پر یا دچہہ پر کوئی حکم قضا جاری فرماتے اور اسیطرح جب اندرنی مہادیو کی گردن پر گرز مارا تو مہادیو ایسے غضبناک ہوے کہ جسکی کوئی حد نہین حتی کہ اوسکی قتل کی درپے ہوے یہہ قوت بہیمہ سبعیہ کا جوش ہوا آخر برہسپت جو سب دیوتاؤنکا پیر و مرشد ہو اوسکی شفاعت سے اندر کی جان بچی جب اوس نے بہت سے عاجزی و خوشامد کی تب اوسکے قتل سے دست بردار ہوے تاہم قوت سبعیہ کا جوش خروش نگیا اور وہ آگ غضب کی جو آنکہونمین بہڑک رہی تہی فرو نہوی اور اوسکو ضبط نکرسکی ایسی خدا تہے جو اپنی جان بچانے پر تو قادر ہی نہ تہی اونکی مدد کرتے

در کنار پہر ایسی معبود سے امید نفع وضرر رکہنی چہ و اللہ ان ہذا لشئ عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب و اللہ سبحانہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

حال چوتھے خدای ہنود کا جسکو برہما کہتے ہین جو سب سے

بڑا پیشوا دین ہنود کا ہی کہ چار دن بید اوسکے چارون موہہ سے نکلے ہین اسوجہہ سے اوسکو رسول خدا جانتے ہین اور بوجہہ اسکے کہ مہادیو وغیرہ بہی اوس سے پیدا ہوئے ہین اوسکو خدا جانتے ہین اور بید کو خدا کا کلام پوتھی مہابہارت کی آدپرب مین لکھا ہی کہ برہما سارے دیوتاؤنکا اوستاد ہی اور مہادیو بہی اوس سے پیدا ہوے اور دوسری جگہہ لکھا ہی کہ مہادیو برہما کے دونو ابرو سے پیدا ہوے انتہی اور یہہ برہما وہ خدا ہے جسکے مددگار اوسکی بیٹی سارسنی ہی جسکی طرف نظر شہوت سے اوسنے دیکہا تھا اسلئے اوسکے چار موہنہ ہوگئے چنانچہ بید مین مرقوم ہے کہ تین دیوتا سب دیوین سے افضل ہین اور ان تینون دیوتاؤنکی جو سب دیوتاؤن سے افضل ہین مددگار ہین یعنے مہادیو بشن برہما باین تفصیل ایک دیوی مہاکالی کہ مہادیو کی مددگار رہی وطن اوسکا ہنگلاج مغرب کی طرف کراچی بندر کے پاس دوسری دیوی مہالچہمی کہ بشن کی مددگار ہے وطن اوسکا بندہیاچل متصل مرزاپور کی۔ تیسری دیوی سارستی کہ برہما کی

مددگار ہی وطن اوسکا کشمیر ہے انتہیٰ اور برہما کے چار مکھہ ہونیکا قصہ
بسبب نظر بد کے بیٹی سے اور ایک سر اوسکا کاٹ لینا مہادیو کا اس
جرم مین اور اوسکی پوجا کا جہان سے موقوف ہونا اس سزا مین کتب
تواریخ ہنود مین مرقوم ہی جسکی تحریر مین ہم تضیع اوقات نہین کرتے ۔
یہ قصہ پوران مین لکھا ہے کہ برہما نے اپنی بیٹی کو اپنی جورو بناکر سو برس
تک رکھا اور بامن پوران مین مسطور ہے کہ برہما نے مہادیو کی ذکر کی
درازی کا انتہا نہ پایا اور جہوٹون کہدیا کہ مینے مہادیو کی لنگ کی
مقدار دریافت کرلی ہے اس جہوٹ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سے
موقوف ہوی اور قصہ لڑائی برہما اور بشن کا سابقا مین شیو پوران سے
لکھہ چکا ہون جسمین یہہ بھی مذکور ہی کہ برہما بشن آپسمین جہگڑنے لگے برہما نے
بشن سے کہا کہ تیرا خالق مین ہون اور بشن نے برہما سے کہا کہ تیرا خالق
مین ہون پہر ایک دہوئین مین سے برہما کو خطاب ہوا کہ تو جس سے
پیدا ہوا یعنی کنول کا پہول وہ بشن کی ناف سے پیدا ہوا ہی پہر ایک
لنگ نظر آیا برہما ہنس کی شکل بنکر اوس لنگ کی پیمایش کے لئے اوپر
کو اوڑا اور بشن سور بنکر پاتال کو گیا دس ہزار برس تک دونو
دوڑے گئے پر اوس لنگ کی انتہا نہ پائی پس برہما نے جان لیا کہ
میرا مالک اور خالق یعنی پیدا کرنیوالا یہی ہے اوسوقت سے لنگ کے

پوجا شروع کی جو آجتک ہوتی ہے اور ہندؤنکی یہان یہہ بڑی عبادت ہے
یہان سے برہما کی عقل وفہم اور علی ہذا القیاس کشن جی کی سمجھ لینا چاہیے
اپنے خالق کو خوب پہچاننا ہی حق ہے پہچاننے کا اور اوسکے ناپنے مین جو کچھ
اہتمام اور اتنی دونون کسان سے وقوع مین آیا وہ برہان واضح ہی
ان صاحبونکی دانش اور حیا کی کیون ہنو مظہر خدا اور رسول خدا جسکی
زبان سے کلام خدا مخلوق کو پہونچے بلکہ عین خدا حسب الحکم بیدانت
شاستر کی ایسا ہی شخص مناسب ہی جسکے ایسی اوصاف گرامی ہون انتہی
کتب تواریخ ہنود مین برہما کی چومکہہ ہونیکا قصہ اسطرح پر مسطور ہے کہ برہما
جو خالق عالم ہے پہلے اوسنے سارستی اپنی بیٹی بنائی اور کام دیو یعنی شہوت
جماع کو بھی پیدا کیا کام دیو نی برہما سے یہہ بر یعنی بخشش چاہی کہ وہ جسکے
دلمین جا گھسی اوسکی عقل ماری جاوے برہمانے اوسکو یہی بر دی دیا۔
کام دیو پہلی برہما ہی کے دل مین جا گھسا برہما کی عقل جاتی رہی اور شہوت
غالب ہوئی اپنی بیٹی سے جماع کا قصد کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کے
ایکطرف کو پہر گئی اور سطرف برہما کی صورت مین ایک مونہہ نظر آیا سارستی
کو اوس مونہہ سے گھورنے لگا بنظر شہوت سارستی پیچھے کو ہو گئی اوسطرف
بھی ایک اور مونہہ برہما کا ظاہر ہوا اور نظر بد کرنے لگا سارستی دوسری طرف
کو ہو گئی یہی حال اوسطرف بھی ہوا چنانچہ برہما کے چار مونہہ اوسیوقت سے

ہین اسیواسطے برہما کو جیتر نکمہ کہتے ہین جب دیوتاؤ نہین اسبات کے چرچے
ہوئے کہ برہمانے اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا مہادیو نے اس جرم کی سزا مین
برہما کا ایک سر کاٹ لیا چنانچہ ہندونکے دیولون اور مندرونمین اپتک
وہ مورت سر کٹی ہوئی موجود ہے چنانچہ برہما کی تصویر بناتے ہین تو ایک
سر کٹا ہوا ہوتا ہے اور سرماوتی پوتھی مین قصہ برہما کی سر کاٹنے کا یون
مرقوم ہے کہ ایک روز ایشور یعنی مہادیو نے ایک روز اپنی ناچ کی مجلس
کی اور سب دیو اور دیویونکی دعوت کی چنانچہ ان دیوؤن اور دیویون
کی اسما بہی اس پوتھی مین مرقوم ہین مینے اختصار کیواسطے ذکر نہین کئی سب نے
دعوت مہادیو کی قبول کی اور چونسٹہہ دیو اور دیویان بن ٹہن کر
آئین جب ایشور ناچنے لگا اور مجلس رقص وسرود خوب گرم ہوئی تب
برہما کہ جو بہت خوبصورت تھا اور اوس روز خوب آراستہ ہو کر آیا
تھا پاربتی اوسکو دیکھہ کر اوسپر عاشق ہوگئی اور یہہ بہی پاربتی پر عاشق
ہوا کہ وہ بہی بہت حسین وشکیل تھی اور وہین ایک گوشہ مین دونون
ہم صحبت ہوئے جب ایشور کو یہہ راز معلوم ہوا تب غصہ ہو کر برہما کا
ایک سر اور ایک مونہہ تن سے جدا کیا۔ الخ مہابہارت کی آدپربت مین
مرقوم ہے کہ (چون سنندواسند دوبرادر ریاضت وعبادت
بسیار کردند وازاغوای دیوتایان برنہ گشتند دیوتایان پیش برہما رفتند

برہما بدین تدبیر آنان را از ریاضت باز داشت کہ بادشان کہ ہر چیز خواہند
برای شما حاصل شود اوشان کہ سلطنت و قوت و غلبہ از برہما خواستند
برہما با وشان عطا کرد چون در سلطنت می نوشی و قتل نیکان آغاز نہادند
برہما برائے تخریب ایشان زنی بواسطہ بسوکرما پیدا کرد و برہما با آن
زن کہ از بس حسینہ و جمیلہ بود گفت کہ بجای سند و اسند برو کاری
کن کہ ہر دو شیفتہ تو شوند آن زن بحکم برہما روان شد آنزمان جہاد یو
پنج رو پیدا کرد بجہت دیدن او بہر طرف کہ میرفت او را میدید و اندر
ہزار چشم برائے نظارۂ جمال او پیدا کرد الغرض آن زن پیش آن ہر دو
برادر رفت و ہر دو شیفتہ او شدند و یکدیگر بجنگ آمدند و کشتہ شدند
انتہی غور کرنیکا مقام ہے کہ ریاضت و عبادت سے بہکانا اور کشت
و خون کرانا اور اغوا کرانا رہنما کا کام ہے یا کسیکا اور عورت
اجنبیہ کی شوق دیدار مین چار مہنہ پیدا کرنا یہہ کونسی بہلمنسی ہے
بہلا اندر دیوتا نے جو پرائی عورت کی نظربازی کے لئے ہزار آنکہہ
نکالے تو اوس سے کچہہ نکالے تو اوس سے کچہہ تعجب ہنین کیونکہ وہ
دیوتا ہے اور بہشت کا حاکم ہے اور اوسنے اپنے مرشد کی جورو
کو بہی نہین چہوڑا ہے اور مشاہیر بد اعمالون سے ہے برہما کے حال پر جو
خالق عالم ہے اور رہنما تعجب اور صد افسوس ہے او رعلی ہذ القیاس

مہادیو کی اس حرکت پر کہ بڑا عارف کامل اور درویش صادق ہے
مصرع ای باد صبا این ہمہ آوردہ تست ؛ نیز برہما اور بشن
نے واسطے فریب دہی راجہ دیوداس اور ساکنان کاشی کی اپنے
آپ کو بہروپی بناکر یعنی شکل وصورت اصلی بدلکر طرح طرح کا الحاد
اور بے باکی و آزادی کی تعلیم کی منجملہ اُسکے ایک یہہ بھی ہی کہ ہر شخص کو جائز
ہے کہ جس عورت سے چاہے مباشرت ومجامعت کرے علیش اور کہا ہے
اور یہہ جواز فقط زنان اجنبیات ہی کے ساتہہ خاص نہین ہی بلکہ ماں اور بہن
بیٹی اور اپنی جورو سب برابر ہین جس سے رغبت ہو بلا تکلف معاشرت
کرے کچھہ ممانعت نہین ہے اور جو لوگ ماں بہن بیٹی جورو اور بیگانی
عورتو نمین فرق سمجھتی ہین وہ احمق ونادان ہین جیسا کہ سابقاً گذر چکا
اسکند پوران کی ادہیای ۶۵ سے ادہیای ۹۵ تک جو شخص
مطالعہ کریگا اوسپر یہہ امر مخفی نہوگا کہ کیسی کیسی اکابر دیوتاؤن نے گمراہی دیوداس کیلئے
کیا کیا مکروفریب کئے ہین ازانجملہ سورج دیوتا اور گنیش بہی ہین اور
برہما کی فریب کا حال یون مرقوم ہے برہما جی بکمال مسرت برای
خداع راجہ دیوداس ہمچو برہمن پیر مجسم گردیدہ بکوچہای کاشی
گشتن آغاز نہاد روزی بخانہ راجہ دیوداس رسیدہ راجہ بعد پرستش
وتعظیم از حقیقت آمدن استفسار کرد برہما فرمود کہ برای عبادت

درین ملک اقامت گزیدہ ام امروز برای دیدنت رسیدم انتہی
یہانسے رسالت و اصلاح کی لیاقت سمجھہ لینا چاہیئے اور با این ہمہ بہارت
فصل موجہہ دہرم مین ہے کہ دسری جگدیس برہما را درکنار گرفتہ گفت
کہ ای برہما کاروبار خلایق بتو سپردم ومن از فکر ایشان بامید توفارغ
ام اس سے مختار عالم ہونا برہما کا ظاہر ہے اور کیفیت ابتدای پیدایش
برہما و بشن کے ترجمہ منشی شیوشنکر دیال مین اسطرح مرقوم ہے کہ برہما
جیو نارو جیو سے فرماتے ہین کہ پہلے دو زن و مرد پیدا ہوئے جنکا نام
نارایین و نارانی تہا پہر اوس زن سے تین گن ہویدا ہوے رجوگن
ستوگن تموگن پہر وہ عورت سوئی تو کنول کا پہول نکلا اور ناف
سے اوسکے مین پیدا ہوا۔ **نظم** وہ سوئی تب گل احمر کہلا ایک ؛
میان ناف نیلوفر کہلا ایک ؛ عیان گل سے برنگ زر ہوا مین ؛
ولی حیران اور ششدر ہوا مین ؛ پھرا مین بیچ گل مین تا بصد سال ؛
کہلا لیکن نہ مطلق عقدہ حال ؛ ہوا مین غرقہ بحر ہوس پہر ؛
رہی گردش دوبارہ سو برس پہر ؛ سنی مینے ندای ملہم غیب
عبادت کر عبادت کر بلا ریب ؛ جو پایا مینے ایمای عبادت
ہوا غواص دریای عبادت ؛ ہوی پہر تین گن زن سے ہویدا ؛
ہوی پہر بشن جی اوس زن سے پیدا ؛ کہا مینے کہ ای سرمایۂ ناز ؛

ہو خلوت مین میرے رخنہ انداز ؛ کہا ہم مالک کون و مکان ہین
کرم بخش زمین و آسمان ہین ؛ کہا سینے کہ ہم تم ہین برابر ؛ مثال نور
مردم ہین برابر ؛ غرض دونون ہوے سرگرم پیکار ؛ تجلی ایک
ہوی فوراً نمودار ؛ ہوئی وہ دفعتہً غایب نظر سے ؛ اوٹھا تب
شعلۂ حسرت جگر سے ؛ سری بہگوان نبکر شکل باراہ ؛ گئے تحت الثری کو
پہر کے ایک آہ ؛ بہ شکل ہنس پہر مین ہی بصد جوش ؛ اوٹھا پہر تجسس
صورت ہوش ؛ ہزار اس شکل سے گذرے ہمین سال ؛ رہے حیران
پئے تفتیش احوال ؛ پریشان حال و سرگشتہ پہرے ہم ؛ لسان بخت
برگشتہ پہرے ہم ؛ مقام خاص پر پہر لو لگائے ؛ دوبارہ سو برس
کی جبہہ سائی ؛ ہوا تب ظاہر ایک مرد سخن سنج ؛ بدن مین جسکے دس
بازو وہن پنج ؛ کہا ہم مالک زیر و زبر ہین ؛ کہین مخفی کہین پر جلوہ گر
ہین ؛ سری برہما ہون خلاق زمانہ ؛ کرین بشن انتظام حاکمانہ ؛ ہمین
سررشتۂ کار عدم ہو ؛ شگفتہ ہم سے گلزار عدم ہو ؛ کہا بھگوان نے
ہم پر کرم ہو ؛ میسر پہر بہی دیدار قدم ہو ۔ سکہای پانچ منتر اپنی زبان
سے ؛ کہا سمجھو زیادہ نقد جان سے ؛ جناب بشن جی نے ہو کے دلشاد
بہ چشم و سر کیا تعمیل ارشاد ۔ انتہی اس سے واضح ہوا کہ سری
برہما مدتون جہالت مین رہے صدہا سال تک یہہ بہی نہ جانا کہ میرا خالق

کون ہے یہہ کیسی عقل کل ہین یہہ کیسے خدا ہین یہہ کیسے خدا کے رسول ہین کہ سالہا سال تک یہہ بہی نجانا کہ میرا خالق کون ہے اور مین کون ہون اور مجہکو پیدا کسنے کیا ہی اس امر مین مجہکو کیا کرنا چاہئیے متردد ہوئے تو خیر یہان اپنے پروردگار سے ایسی جہالت باطول وعرض کس کمال کا مقتضای کمال الوہیت کا یا رسالت کا یا عینیت واتحاد کا پایا گیا۔ علاوہ اسکے صلاح و دیانت و تقویٰ و امانت کا حال دیکہو تو عجب مقام حیرت ہی یعنے شیو پوران ادہیای ۱۸ مین لکہا ہے کہ بہنگام عقد گوری جی زوجہ مہادیو کے مجمع عام مین جو انگشت حنائی گوری جی پر نظر برہما صاحب کی پڑی ہاتہہ سے چڑیا اوڑگئی وہین لنگوٹی مین لت بت ہوگئے۔
نظم سری گوری کی انگشت حنائی ٭ سر دست انجمن مین دیکہہ پائی
گرا تخم سری برہما زمین پر ٭ مجسم ہوگیا قطرہ وہین پر ٭ جو دیکہا
شنبہو نے چشم غضب سے ٭ زمین پہ گر پڑی برہما ادب سے ٭ مقام غور
ہے کہ مہادیو جی تو پیش از نکاح گوری جی سے آمادہ زنا کاری ہوئے ہوں لونکے مارنے پر اور برہما جی فقط انگشت حنائی کو ملاحظہ کرکے اسقدر مغلوب الشہوت ہوئے کہ مجمع اناث و ذکور مین منزل ہوگئے اور مہادیو جی کو اوسپر اطلاع بہی ہوگئی کہو بہلا پرائی عورتون سے ایسے معاملات اور اسقدر بیخودی غلبہ شہوت مین یہہ کس کمال کا ہے

ناشی ہے اور اس کا انجام اور تأمل کیا اور یہہ پیشوا اونکا حال متعین تو پہر تابعین ہی ہین الخ مہابہارت مین جو قصہ رام و راون کا لکہا ہے اوسمین جن لوگون نے سیتا کی پاکدامنی کی گواہی دی ہی منجملہ اونکے ایک برہما جی بہی ہین اونہون نے جو گواہی دی ہے اوس سے صاف اونکی خدائی کا بطلان واضح و لایح ہی اور کسی اور خدا کا اقرار مصرح خود اون کے کلام سے قطعی دلیل اسپر قایم ہے کہ اونکا خدا اور رام وغیرہ کا خدا کوئی اور ہے سوای انکے وعبارتہ ہکذا (بعد ازان برہما حاضر شد رام چندر و ہر کہ حاضر بود ہمہ تعظیم او با ادب استادند برہما برام چندر گفت کہ گمان بد بہ سیتا نبری من از خدای تعالی درخواست کردہ بودم کہ خدای تعالی ترا توفیق دہد تا شر روان را از سر بندگان بہگوان دفع کنی و سیتا را راون بدعای من بردہ بود تا باعث آمدن تو بہ لنکا ہا شود و راون بانواع عقوبت کشتہ شود. انتہی۔ اور حقیقت گمان بد سیتا کی رام کے ساتہہ احوال مین عنقریب منکشف ہوگی اور جسطرح بطلان اونکی خدائیکا خود اونکے قول و فعل سے او نیز قول و فعل اکابر ہنود سے ثابت ہوا اسیطرح بطلان رسالت اونکا مبرہن ہے بدلایل کثیرہ مین اس جگہہ چند اولہ واضحہ و براہین ساطعہ پیش کرتا ہون اور تفصیل اوسکی وقت حاجت کے

موقوف رکہتا ہون از انجملہ یہلی ولیل البطال رسالت برہما کی جو متضمن ہے او لہ متعددہ کو او ہیای ۱۳ اسکند پوران مین مرقوم ہے کہ (چون برہما بدیوتایان گفت کہ بزرگ و مالک جمیع موجودات پیدا کنندہ و پرورش کنندہ و فنا کنندہ منم جملہ پرستش من نمایند بہ مجرد سمع آن مہادیو بغضب ہر دو چشم سرخ کردہ گفتند کہ ای برہما ہم چو سخن تکبر کہ میگوئی میدانم کہ مثل تو نادان کسی نیست پیدا و پرورش و فنا کنندہ عالم و سرو سب جوت یعنی بیچون و بیچگون منم از حکم من تو پیدا می سازی و باز فنا میکنم از احوال من واقف نہ کہ چون چنین حرفے بر زبان می آری برہما گفت کہ پیدایش شما ہم از من است این قال وقیل شنیدہ ہر چہار بید کہ حاضر بودند علیحدہ علیحدہ روبروے دیوتاہا بیان نمودند کہ شخصیکہ آفرینندہ و فنا کنندہ و قادر جمیع اشیا و مالک کل موجودات و حاکم باشد ہمین مہادیو است برہما گفت کہ ای چہار بید شما بچہ قسم مہادیو را مالک کل میدانند برہمہ تن خاکستر مالیدہ و ژولیدہ مو از سر دنیا تارک ہمراہ پاربتی می ماند کدام وضع پرم برہما درین یافتہ اند کہ مالک قرار میدہید درین ضمن لفظے کہ سر دفتر بیداست گفت ای برہما جیو این تصویر مہادیو برای نمود است و الا ایشان پرم برہما ہستند و پاربتی قدرت کاملہ ایست و ذات لازوال و منزہ ہمین است این ہمہ شنیدہ بدل

برہما جیو ہرگز یقین نشد فی الحال یک تجلی نور ظاہر شدہ سر پنجمی برہما کہ بالا
بود سوخت و آواز داد کہ ای برہما در من و شما تفاوت نیست برہما
از شنیدن اینمعنی آزردہ گشت و گفت کہ میدانم کہ شما از ہر دو ابروے
من پیدا شدہ بودید بہیرو ناہتہ با نگشت دست خود یک سر برہما کہ از ان
مذمت مہادیو کردہ بود بریدہ انداخت سری لشن بہگوان آمدہ از
ست رودری کہ در بیداست تعریف مہادیو کردند آنوقت مہادیو
تسلی برہما کردہ و کاسہ سر برہما بدست گرفتہ بجہت گدائی و دفع کردن
برہماہتیا آغاز کردند انتہی اس مضمون سے چند امور منافی رسالت
اور موجب کفر برہما ثابت ہوئی اوّل دعوی خدائی دوم جہالت
صریحہ کہ جسکی سبب سے مخاطب اور مصداق اجہل الناس کے زبان مہادیو
جی سے ہوئی بہلا جو شخص مدعی ہو خدائی کا وہ کیونکر رسول خدا ہوسکتا
ہے اسی طرح جو شخص اجہل الناس ہو وہ کب لیاقت رسالت کی رکہہ سکتا
ہے سیوم بے معرفتی خالق جملہ موجودات سے کہ بقول بیدون کے
مہادیو جی تھے چہارم منازعت اوس خالق موجودات سے اور دعوی
برتری کا اوسپر کرنا کہ بے شک و شبہہ و بلا ریب کفر صریح و الحاد قبیح
ہے پنجم کلام آلہی پر یقین نکرنا ششم اوس سے آزردہ ہونا کہ یہہ بہی
زندقہ فضیح اور نفاق ملیح ہے جس سے بے ایمان ہونا برہما کا بخوبی ثابت

بھلا ایسے شخص کو حامل وحی کیونکر کہہ سکتے ہین کوئی عاقل بالغ جو موصوف
ایسے اوصاف کے ساتھہ ہو کہ خود مدعی خدائی کا ہو اور اجہل الناس ہو
اور متکبر ہو اور بے معرفت ہو اور کتاب الٰہی سے آزردہ ہو اوسپر یقین
نہ رکہتا ہو پہر اُسی کا اوسکو حامل اور اوسیکی وجہہ سے اوسکو پیغمبر کہین
یہہ کیونکر ہوسکتا ہے ازانجملہ موافق مذہب بیدانت شاستر کے برہما
کوئی شخص موجود نہین ہے بلکہ برہما نام ہے ایک صفت کا صفات الٰہی سے
جو بمعنی خالق کے ہے پس جو چیز کہ مشخص ہو اور معین نہو اوسکے چار منہہ
ہونا اور اوس چار مونہہ سے چار بید کا نکلنا اور اس بنا پر اوسکا رسول
ہونا کیونکر ممکن ہے پہر اوسپر طرہ یہہ کہ خود بید پر وہ معترض ہے کہ تم
مہادیو کو کیون مالک قرار دیتے ہو مہادیو مین کون سی شاخ زعفران
لگی ہے جسکی وجہہ سے تم اوسکو خدا بناتے ہو اور بید اوسپر معترض اور
اسکے دعوی کی مکذّب ہین ازانجملہ یہہ ہے کہ بید مین کہین تصریح
برہما کی رسالت و پیغمبری کی نہین ہے یعنی بید مین کسی جگہہ یہہ نہین لکہا ہے کہ برہما
خدا کا رسول اور پیغمبر ہے اور نہ خود برہما نے کبھی دعوی رسالت کا کیا پس
اوسکو رسول کیونکر کہہ سکتے ہین اگر کوئی پنڈت جی مدعی ہون اوسکی رسالت کے
تو چاہیے کہ اسکی تصریح بید یا قول برہما سے ثابت کرین ورنہ یہہ دعوی
باطل ہے ازانجملہ ادہیای ۸ مہ شیو پوران مین مسطور ہے کہ

در حالت نشۂ مے برہما با سارستی گفتگو میکرد در انجا سخنی بیجا از زبان
برآمد سارستی بد دعا کرد کہ از دہان بخی تو ہمیشہ سخنان غلط وفحش
وبیہودہ برآیند دعایش مستجاب شد کہ ہموارہ از دہانش سخنان
غلط می برآمدند تا آنکہ مہادیو سر پنجمی او ببرید انتہی) دیکھو انصاف
تو کرو کہ جو شخص ایسا بے باک اور اودہرم ہو کہ اپنی بیٹی سے حالت
نشۂ شراب مین بیجاباتت کرے اور اسکی بیٹی کی دعای بد اوسکے حق
مین مقبول ہو جاوے کہ پانچوان حصہ اوسکے باتون سے ہمیشہ دروغ
اور بیہودہ ہو بھلا ایسی حرکت ناشایستہ والا اور صاحب صفات
ذمیمہ شہوتی دروغگو بیہودہ سنج غلط انداز فحش تراش کسطرح رسول
ہوسکتا ہے اور جب رسالت پیغمبری برہما کی باطل ہوئی تو بطلان بیدونکا
بھی اوس سے ہو گیا کیونکہ ثبوت بید فرع ہے ثبوت پیغمبری کی بدم پوران
مین ان تینون کی ہجو یہی مرقوم ہے یعنی برہما آہنکاری یعنی متکبر ہی اور
مہادیو کا ماتر یعنے شہوتی ہر ایک بشن پوتر ہے یعنی پاک صاف انتہی
کیا خوب پوتر ہے ایسا ہی چاہئے مہابہارت پوتھی مین مسطور ہے کہ اتری
منی کی جورو بہت نیک تھی یہہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اوسکی
برہنگی کی طالب ہوئے اور اوسکی عصمت مین رخنہ ڈالنے کو اوسکے
دروازہ پر بہیک مانگنے گئے وہ بیچاری بہیک دینے کو باہر آئی یہہ صاحب

فرمانے لگے کہ ہم کیا بھوکی ہین کہ ایسی بہیک لینگے ہان اگر ہمکو اپنے گہر مین لیجاکر
اور ننگی ہو کر ہمکو کہانا کہلاوے تو ہم ٹہیرے رہین وہ بیچاری اپنے خصم سے اجازت
لیکر اپنے گہر مین اونکو لیگئی جب کہانا کہانے لگے اوسی عورت نے کچہہ ایسا چھل
کرکے ان کے بدن پر پانی چہڑک دیا جس سے اوسیوقت یہہ تینون لڑکی نابالغ
بن گئے انتہی - یہانسے انکی صلاح و دیانت و عدم شہوت پرستی اور قدرت
کاملہ سمجہہ لینا چاہیے کہ ایک عورت کی جادو سے ایسی عاجز تہی کہ لڑکی بنگئے
خدا یا نائب خدا اور تمام جہان کا مالک و خالق ایسا ہی ہونا چاہیے جیسے
یہہ صاحبان ہین اور کارتک جہاتم اور پدم پوران مین لکہا ہی کہ مہادیو نے
اپنے غصہ کی آگ کو جو اوسکی آنکہونمین بہڑک رہی تہی اندر اور برشپت کے
کہنے سے سمندر مین جہان گنگا ندی ملتی ہے پہینک دیا وہ آگ وہان پڑتی ہے
ایک لڑکی کی صورت بن گئی اور اوس لڑکی نے رونا شروع کیا کہ اوسکی
آواز کی ہیبت سے زمین مین بہونچال پڑگیا جب وہان برہما پہونچا تو سمندر نے
اوسکی بہت تعظیم وتکریم بجالاکر اوس لڑکی کو اوسکی گود مین رکہہ دیا اور
کہا کہ اوسکا نام آپ رکہہ دیجے اوس لڑکی نے برہما کی داڑہی ایسی زور سے
پکڑکے کہینچی کہ برہما کی آنکہون سے جل یعنے پانی نکل پڑا اسی وجہہ سے اوسکا
نام جلندہر رکہا پہر شنکر دیوتا کو جو سب دیوتونکا گرو ہی بولا کہ یہہ کہا
کہ جلندہر کو سب دیوتونکا راجا بناوے اور برندا نام عورت سے جو

کال نیمی دیتونکی سردار کی بیٹی ہی اوسکا بیاہ کر دے شنکر نے بموجب
حکم برہما کے ایسا ہی کیا اور جلندہر اوسیوقت جوان قوی ہیکل بن گیا
اور زمین کی سارے راجاؤن اور بہادرون سے زیادہ تھا کہ کوئی
دیت اور دیوتا اوسکے مقابلہ کا نہ تھا اور اس وجہہ سے اوسکو بڑا
تکبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سے نکال دیا اسبات سے
ساری دیوتاؤن نے غمناک ہوکر یہہ حال برہما سے عرض کیا برہما نے
اونکو بشن کے پاس بھیجا بشن کو جلندہر کا ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا
کہ بشن کا دل ہے اوس نے بشن کا یہہ ارادہ دریافت کرکے یہہ سوچا
کہ جلندہر بغیر مہادیو کے اور کسی کے ہاتھہ سے مارا نہین جاویگا کیونکہ بڑا
زبردست ہے یہہ سوچکر نارد نے یہہ حیلہ و فریب کیا کہ جلندہر سے جاکر
کہا کہ سب اسباب بادشاہت کا تیری گھر مین موجود ہی لیکن پاربتی
مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہے جب تک وہ تیرے ہاتھہ نہ لگے
تب تک کچھہ لطف نہین ہے جلندہر نے مہادیو سے پاربتی مانگی جب مہادیو نے
پاربتی کو دینے سے انکار کیا تب جلندہر نے لڑائی کا قصد کیا یہانتک کہ
مہادیو اور جلندہر مین سخت لڑائی ہوی کہ برہما بشن اور تمام دیوتا مہادیو کے
مدد کو پہونچے پر جلندہر کی آگے سب عاجز ہوے اوسوقت بشن نے
اپنے دل مین سوچا کہ بردا یعنی جلندہر کی جورو بڑی نیک اور جیتی ہے

جب تک اوسکی عصمت مین خلل نہ اویگا جلندہر نہ مریگا یہہ سوچکر بشن نے اپنے آپ کو جلندہر کی صورت بناکر اوسکی جورو سے فعل بد کیا اس حیلہ سے اوسکا جت توڑ دیا تب جلندہر مہادیو کے ہاتہہ سے مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو بشن کا یہہ فریب معلوم ہوا اوس نے بشن کو سراپ دیا یعنے بددعا کہ تو پتھر بن جا دی بشن اوسکی سراپ سے پتھر بنگیا جسکو سالگرام کہتے ہین اور برندا جلندہر کی جورو اس غم سے آگ مین جلکر راکہہ ہوگئی اور اوسکی راکہہ سے تلسی کا درخت جما بشن جو برندا کی وصل سے کامیاب تھا اور اوسکا عاشق ہوگیا تھا اوسکی جل مرنے سے بہت اوداس ہوا اور بہت بیتاب ہوکر اوسکی بہسم یعنے راکہہ پر آبیٹہا اور بیقرار ہونے لگا دوسری دیوتاؤن نے یہہ حال دیکہکر تلسی کی پتی لاکر اوسکے سر پر رکھی چونکہ تلسی بشن کی معشوقہ مزبیہ یعنی برندا کی راکہہ سے پیدا ہوئی تھی اوس سے بشن کو فی الجملہ تسلی ہوئی چنانچہ بشن کی پوجا کرنیوالی آجتک سالگرام پتھر پر تلسی کی پتی چڑہاکر اوسکی پوجا کرتے ہین جو اوسکی زناکی اور فحش و فریب کی علامت ہی اور یہہ منجملہ عبادت موجب نجات عندالہنود ہے یہان سے بہت اور سوای عجز ان تینون خداؤن کے بمقابلہ جلندہر واضح ہوئی جنکی تشریح مفوض بفہم ہے اور جسکو احوال برہما وغیرہ کی تفصیل منظور ہو وہ مہابہارت اور لنگ پران اور بالمیک پران وغیرہ کتب تواریخ

ہنود مین مطالعہ کرے ورنہ وقت عزیز کا خون کرنے کو یہہ بھی بس ہے

حال پانچوین خدای ہنود کا جسکو رام کہتے ہین۔

اگرچہ ہنود اوسکو خدا کا اوتار بلکہ عین خدا سمجھتے ہین مگر جسطرح اونکی خداؤن مذکورین مین اوصاف خدائی مفقود تھی اسیطرح اسمین بھی مفقود ہین بلکہ اورون سے زاید تفصیل اوسکے حال کی پوتھی رام داس مین جسکا جی چاہئے مطالعہ کرے ہم یہان چند امور مشتی نمونہ لکھتے ہین مثلا اوسکا مخلوق ہونا اور عاجز ہونا اور جاہل ہونا اور بے غیرت اور بے شرم ہونا اور سوا اسکے جو جو اوصاف منافی الوہیت بلکہ نفس صلاح ہین اوسمین موجود تھے رام داس پوتھی مین لکھا ہے کہ رام راجہ دسرتھ کا بیٹا اور اوسکا بھائی لچھمن اور بہرت اور اوسکی جورو سیتا اور سیتا کا حرامی بیٹا لہو انکوش ہے جب سیتا کی منگنی ہوی سب راجاؤن نے خواستگاری کی اور دساسیر راون نے بھی کی سیتا کے باپ نے اس ڈر کے مارے کہ جسکو مین بیٹی نہ دونگا وہ مجھے ستائیگا ایک مجلس منعقد کی اور اوسمین سب خواستگارونکو بلوا کر ایک تیر و کمان لا کر مجلس مین رکھہ دیا کہ جو اوسکو چڑہاے وہ شادی کرے کسی سے نہ ہو سکا رام نے بڑی قوت سے وہ تیر کمان پر کھینچا سیتا نے پھولونکا ہار اوسکی گلے مین ڈالدیا اور برسر دربار عام رام کی گودی مین جا بیٹھی راون جو عاشق تھا

سیتا کا یہہ حال دیکہہ جل بہن گیا لنکا مین جاکر قسم کہا بیٹہا کہ ایک مرتبہ
سیتا کو لاکر اوس سے جماع نکرون تو لنکا پتی نہ کہلاونگا - جب رام
سیتا کو بیاہ کر گہر لایا راون وقت فرصت و موقع و تدبیر کا منتظر تھا
ایک روز فقیر کی بہیس مین بہیک مانگنی کے حیلہ سے رام کے گہر گیا اور
سیتا سے بہیک طلب کی سیتا نے بہیک دینے کے لئے جیون قدم باہر
رکھا راون اوسکو اپنی گودی مین اوٹھا کر لنکا کو پہونچا اور سات برس تک
اوسکے ساتھہ عیش و عشرت کی رام سیتا کے لئے نہایت پراگندہ حال
ہوا بڑی سخت محنت و ہزارون آفتین اوٹھاکر اپنے دوست ہنومنت دیو
جو باندر شکل رکہتا تھا اور بہائی لچھمن کو ساتہہ لے معہ لشکر سات برس
مین راہ لنکا کی طی کرکے پہونچا اور بمعاونت باندر لنکا کو جلایا اور راون
کو اور اوسکے مددگارونکو قتل کرکے سیتا کو گہر لایا کئی دن بعد رام
کو معلوم ہوا کہ سیتا حاملہ ہے اوسیوقت اپنے بہائی لچھمن سے کہا کہ ابہی
جنگل مین لیجاکر اوسکا سر اوڑا اور اوسکو خاک مین ملا لچھمن بموجب
حکم سیتا کو جنگل مین لے گیا اور اوسپر رحم کہاکر جیتا جنگل مین چہوڑ آیا
سیتا اوس جنگل مین ایک مکان بناکر رہنے لگی جب ایام حمل پورے ہوگئے
بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام لیو انکوش رکہا ایک روز رام شکار کہیلتا ہوا اوس
جنگل مین گذرا انکوش نے اوسکو شکار سے منع کیا کہ یہہ ہمارا جنگل ہے

آخر اوس پر دونون مین لڑائی ہوئی انکوش نے کہ بہت خورد سال تھا
مگر بڑا بلی تھا رام کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا اور اوسکو پچھاڑ لیا اور
سینے پر چڑہ کر چاہا کہ اوسکو فیح کرے تب رام نے اوسکو سوگند دیکر
پوچھا تو کسکا بیٹا ہے اوس نے کہا مین سیتا کا بیٹا ہون جو رام کی جورو ہے
رام نے کہا مین رام ہون تیرا باپ تب انکوش سینے سے اوتر کر قدمبوس ہوا
گرا رام نے اوسکو گلے سے لگایا پھر انکوش کو اپنے گھر لایا اور لچھمن سے
حال سیتا کا دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ وہ اوسی جنگل مین جیتی ہے
ننگے سر ننگے پاؤن جاکر بڑی عاجزی اور منتی سے سیتا کو اپنی گھر لایا
اسمید پرب مہابہارت مین لکھا ہے کہ ذات پاک نے پہلے سری رام چندر
کی اوتار مین واسطے مقابلہ کس اور لوکا کے کارکنان سلطنت کو بہیجا
اور جب سب عاجز ذلیل اور زبون اور خوار اور مقتول اور مجروح
ہوگئے تو خود بہ نفس نفیس درمیان کارزار کے تشریف لیگئی اور ساتھ
ذلت اور خواری و زبونی و لاچاری کے اون دو بہلوانون کے ہاتھ
سے (یعنے کس اور لوکا) ہلاہل مرگ کو چکھا انتہی - یہان سے ثابت ہوا
کہ رام خدا نہین ہے بلکہ اوسکا خدا بھی ایک ایسی ذات پاک ہے جو بمقابلہ
دو شخصو نکے مع ارکین سلطنت اپنے کے عاجز ہوکر آخر کار مارا گیا - راقم
الحروف کہتا ہے کہ اس ذات پاک کی تحقیق مجھکو ابتک نہین ہوی کہ وہ

وہ کون ہی اور اوسکا کیا نام ہی اور کہان مقام بہرحال غرض اس نقل سے تو اسقدر سمجھہ ایک اصل ہی وہ یہہ کہ ہر خدای ہنود عاجز و لاچار و مخلوق ذلیل و خوار ہی چنانچہ اکثر کی ذکر کی ضمن مین حقیقت عجز اونکی نقل کی گئی ہی مانند بشن و برہما و مہادیو وغیرہ کے اور اسیطرح جسکو یہہ اوتار کہتے ہین مانند سری کرشن کے جو جراسندہ اور کال جمن کے جنگ سے عاجز و لاچار ہوکر متھرا کو چھوڑ بھاگے اور دوارکا مین جاکر دم لیا ایسا ہی اندر کی زبونی و عاجزی بمقابلہ رکیشرون اور راچھسون وغیرہم کے مقامات کثیرہ مہابھارت مین مصرح ہی حالانکہ اندر بھی ایک بزرگ کارکنان الہی سے ہی اعتقاد ہنود مین مہابھارت مین قصہ دشنام دہی کرشن کا بلدیو کو جو اونکا برا بھائی تھا بن پرب مین بالتفصیل مذکور ہی مین تھوڑی سی عبارت اوسکی من وعن نقل کرتا ہون کرشن گفت کہ در ہنگام کارزار شخصی فرستادہ اگرسین با من گفت کہ تو با کہ جنگ میکنی سالی بدوارکا آمدہ پسدیو پدرت را کشت ازین خبر بغایت پریشان گشتم و بلدیو سانک را دشنام دادم کہ شما راچہ بلا شدہ بود کہ گذاشتند کہ سال پدر مرا کشت و لشکر را گذاشتہ متوجہ دوارکا شدم در راہ بخاطر رسید کہ پدر از قتلم زندہ نمی شود و از ہمانجا برگشتم و باسال بنیاد جنگ آغاز کردم سال از جادو کشتہ پدر مرا بزیر انداخت چون او را دیدم بے شعور شدم و گمان از دستم بیفتاد الخ یہان سے الوہیت باطنی سری کرشن کی قابل ملاحظہ وغور ہی اور جسطرح انکا یہہ حال ہی انسے بڑھکر ہی اور چھوٹونکا کیا پوچھنا ہی ہرچند کہ قصہ رام

وراون کا اس محل کی مناسب ہے کیونکہ اوس سے الوہیت رام کی حقیقت خوب
منکشف ہوتی ہے لیکن چونکہ بہت طویل ہے لہذا بطریق التقاط تلخیص بقدر ضرورت
وکفایت مہابہارت سی نقل کرتا ہون راون با ناریخ گفت کہ تو بصورت آہو بشو چون
زان یعنی سیتا ترا خواہد دید بشوہر خواہد گفت کہ ترا بگیرد چون شوہر از پیش او برود من
آنرا میگیرم ناریخ بصورت آہو پیش سیتا رفت سیتا برام گفت کہ این آہو را گرفتہ
بمن دہ رام لچہمن را جہت نگاہبانی سیتا گذاشت وخود در پے آہو روان شد
آہو فریاد کردہ نام سیتا ولچہمن بر زبان راند و فریاد بگوش سیتا ولچہمن رسید سیتا بہ
لچہمن گفت کہ خبر وا رگیر لچہمن گفت کہ اندک صبر کن از انجا کہ جہل بر زبان غالب
است سیتا بہ سیتا گفت کہ اگر نمیروی خود را ہلاک می سازم لچہمن بطلب رام روان
شد ہمان زمان راون بصورت فقیر نزد سیتا آمدہ سیتا او را فقیر دانستہ چیزی
پیش آورد او گفت کہ من راون لنکیا ام وبصورت اصلی خود برآمدہ مقدمات
فریب آمیز بگفت سیتا گفت کہ اگر آسمان زمین شود وزمین آسمان ممکن نباشد
کہ بغیر رام شوہر دیگر کنم راون دست اندازی نمود موی سر را گرفتہ بردوش
انداختہ جانب لنکا روان شد درین اثنا لچہمن با رام در خورد رام او را ملامت
بسیار کرد کہ من درین بیابان پر دیو و دیتہا سیتا را چون تنہا گذاشتی و در خاطر
رام پریشانی وبیقراری افتاد و در دل اندیشید کہ سیتا را واقعہ پیش خواہد بود
چون بمنزل رسید سیتا را ندید لچہمن را سرزنش کردہ ہر دو با یکدیگر کسی کہ براہی

سیتا با راون جنگ کرده بود آنرا دید رام را گمان شد کہ شاید ہمین کرگس
برده باشد) یہان سے ظاہر ہوا کہ رام کو نہ راون کے آنیکی اطلاع ہوئی نہ
یہہ معلوم ہوا کہ سیتا کو کون لیگیا اور سبب نہ معلوم ہونے لیجانے والے کے
ہر طرف دوڑی اور آخر کار گچہہ پر گمان غلط کیا جب اوس گچہہ نے آگاہ کیا تب
معلوم ہوا چنانچہ گچہہ رام سے کہتا ہے کہ (راون سیتا را برد و من با او بقدر
طاقت جنگ کردم و او مرا شمشیر زده باین حال رسانید) اسکے بعد رام و
لچھمن سیتا کی تلاش مین چلے اوسکا حال سنو (رام در راه سیتا را یاد کرده
میرفت و گریہ و زاری میکرد بہر درختیکہ میرسید و کوہیکہ پیش می آمد باو میگفت
کہ آیا سیتا بدینجا گذر کرده باشد ازان کوه و درخت می پرسید کہ تو از سیتا
خبر داری لچھمن با رام گفت کہ تو پسر راجہ جسرتہہ ہستی اگر تاب این محنتہا نداشتی
وقتیکہ بہرتہہ و ہمہ بزرگان ترا می طلبیدند نصیحت شان قبول می بایست کرد
حالا وقت بیطاقتی و اضطرابی نیست) آیا گریہ و زاری و قلق و بیقراری
ایک عورت کی محبت مین یہہ صفت خالق بیچون و بیچگون کی ہے نعوذ باللہ
منہا یا آدمی کی پس رام باوصف اِن اتصاف کے خدا کسطرح ہوسکتا ہے پہر جب
راون و رام کی فوجون کی صف بندی ہوئی ور باہم دونو طرف سے مبارزون
کے حملے شروع ہوئے اور بارش تیرون کے ہونے لگی اوسوقت کا حال جو رام
کا ہے اسطرح مرقوم ہے (چون بر رام چندر و لچھمن از ہر طرف تیر باران شد

دلاوران بیموزنان گرد بگرد آمده محافظت می نمودند چون رام چندر را
سراسیمه یافتند همه بزرگان رام چندر را دلداری می نمودند) اور اس سے
پہلے جو رام چندر نے بندرون اور لنگورون سے مدد چاہی تھی کندہرب کی رہنمائی
سے اوسکا قصہ طول طویل ہے یعنی (چون رام و لچھمن پیش رفتند با سبوا
گندہرب دوچار شدند کندہرب گفت کہ ترا نصیحت میکنم کہ پیشتر میروی
تالابی است و نزدیک آن کوہ است در اینجا بیموزنے سکریو نام و زن اورا
برادر او کہ بال نام دارد گرفتہ است زن اورا از برادر او کہ بال باشد
باز دہی و لشکر خود را کہ بیموزنان زبردست اند طلبیدہ با راون جنگ کند
و زن ترا خلاص سازد رام و لچھمن سوی تالاب روان شدند الخ) یہہ رام
کیسے خدا تھے کہ اول اپنی بی بی کی حفظ پر قادر نہوسکے کہ راون لیجانے نہ پاتا
اور بعد اوڑا لیجانے راون کے خود اوسکے چھڑا لینے پر قدرت نہین رکہتے تھے بندرون
کے محتاج ہوئے اور پہر ایسی جنگ شدید واقع ہوئی جسمین ہزارون بیگناہ کا
ناحق خون کرایا اور پہر اوسمین کیسی سراسیمہ و پریشان و بیہوش ہوئے
جسکی کیفیت مطالعہ مہابھارت سے بخوبی واضح ہے (در این اثنا میکناد تیر انداخت
کہ غیر از بہبیکن ہمہ از ہوش رفتند بہبیکن رام چندر را گفت کہ ترا چہ شد
کہ تو مثل دیگران نیستی ہوش خود را نگاہدار رام چندر چنانکہ کسی از خواب
بیدار می شود از سخن او بہوش آمد) رام خدا تھے تو میکناد کا طلسم اونپر

کیسے کارگر ہوا اور اوسکی تیر سے کیون سراسیمہ اور ہوش اونکی پراگندہ ہوگئی یہان سے
تو یہہ ثابت ہوا کہ صبر و استقلال اور شجاعت مین رام سے بڑہکر ہلیکن تھی جنہون نے
رام کو دلاسا اور تسلی دی اور اونکی اعانت کی (سکریو با بال بجنگ آمد باہم چندان
جنگیدند کہ غرقہ خون شدند رام چند رنمی شناخت کہ بال کدامست وسکریو کیست چون
ہنومنت دانست کہ رام چندر بال وسکریو را ازہم فرق نمیکند سکریو را اکمندی بود در گردن
بال انداخت انگاہ رام دانست کہ بال این ست تیری بر بال زد بال بفتاد و آنوقت
نام رام رام بگفت آنگاہ رام دانست کہ بال از مخلصان او بودہ از کشتن او بسیار پشیمان
شد) یہہ کیسا اوتار تہا اور عین خدا کہ جب تک علامت نہ قایم ہوی تب تک بال اور سکریو
مین تمیز نہ کرسکی اگر الہ ہوتے تو علم ہونیکی کیا معنی اور نیز اگر خدا ہوتے تو یہہ ممکن نہ تھا کہ قبل
اسکے کہ وقت مرگ بال کی زبان سی نام سنا اس امر سے بیخبر ہوتے کہ بال ہمارے مخلصون سے
ہی اور پہر بال کے مارنے سے نادم اور پشیمان کیون ہوتے الغرض بیخبری اور بے علمی یعنے
جہالت اور بیہوشی وندامت ہرگز اوصاف کبریائی سی نہین ہین اور خدا کے لئی ایسے
اوصاف کا ہونا محال ہی اور جسمین یہہ اوصاف پائی جاوین اوسکا خدا ہونا مشکل ہے
پہر قصہ اخراج رام کا سیتا کو اور اسکی بلا لینے کا مہابہارت اسمیدپرب مین مفصل
مرقوم ہے جسکا ترجمہ مختصر یہہ ہے کہ رام چندر جب سیتا کو گہر لائے تو کچہہ دن پیچہے
اوسکے حاملہ ہونیکا حال معلوم ہوا تب رام نے سیتا کو جنگل بیابان مین چہوڑ دیا
تو ایک عابد نے سیتا کی خدمتگذاری کی اور بعد دو لڑکے توام تولد ہوئیکے اون

لڑکونکو فنون سپہہ گری سکہلائے اتفاقیہ راجہ رام چندر نے جب اسمید کیا تو جگ کا
گہوڑا اوسی جنگل مین کو گذرا جہان وہ دونون شاہزادہ والاتبار دسیر و شکار مین
مصروف تہی ازبسکہ خلف الرشید اور نونہال بستان شجاعت اور علو ہمتی کی
تہی اور کسیطرح جد و پدر بزرگوار سے کسی امر مین کم نہ تہے بیباکانہ اوس گہوڑیکو پکڑ لیا
و تمام فوج راجہ رام چندر کو غایت دلاوری سے شکست دی پہر جب راجہ بہرتہ اور
لچھمن اور دیگر سپہ سالار اوس گہوڑیکے لینیکے واسطے فوج جرار لیکر آئی تاب مقاومت
کی اون دو بہادرون کی ساتہہ نہ لائے اور اونکے ہاتہہ سے وہین کہیت رہی یہانتک
کہ خود راجہ رام چندر میدان مین لشکر آراستہ کرکے مقابل ہوئی مگر مغلوب ہوگئے اور
اونکے ہاتہون سے قتل ہوئے اور فوج نے ہزیمت پائی نہ راجہ صاحب کو معلوم تہا کہ یہہ دونو
بہادر اونکے فرزند ارجمند ہین نہ اون دونو پہلوانونکو معلوم تہا کہ یہہ گہوڑا اور فوج
مقابل اونکے پدر بزرگوار کی ہی آخر کار جب بعض ذریعہ سے سیتا نے دریافت کیا
کہ بیٹون نے باپ ہی کو قتل کیا تب وہ بہت غمگین ہوئی اور بیٹون کو ملامت کی قصہ مختصر
جب دعا سی کسی عابد کے راجہ صاحب اور لشکر مقتول زندہ ہوئے تب راجہ صاحب کو اپنی حرکت
بی بی پر تنبیہہ ہوا اور بہت عاجزی اور خوشامد سیتا کے سامنے لائے اور آسکو منا کر گہر
انتہی غور کرنا چاہئیے کہ سیتا کی حاملہ ہونیکا علم پہلے نہوا یہہ کیسی خدائی تہی پہر بی بی کو
جنگل بیابان مین نکلوا دیا یہہ کیسی غیرت تہی اس لئے کہ اولا تو سیتا کو راون کے
بعد اپنے پاس لانا ہی کیا تہا اور لائے تو پہر نکالنا کیا تہا اور نکالا تو پہر منا کر لانا کیا تہا

کیونکہ یہہ حرکت رام کی نہایت مذموم تہی جس سے پشیمانی اور پریشانی اوٹھانے
پڑی یہہ کیا غیرت کا مقتضا تہا اگر گہر سے اوسکو نکالدیا تہا تو رہنا اوسکا جنگل مین
بغیر کسی ذی رحم محرم کے زیادہ تر باعث اشتباہ تہا پہر کیون اوسکو بہت سے
خوشامد سے مناجنا کر اپنی محل سرا مین داخل فرمایا اگر جمیع اوصاف گرامی کا استقصا
کیا جاوے تو ایک دفتر عظیم اور مجلد ضخیم ہو وفی ہذا القدر کفایتہ لارباب الدرایتہ

حال چہٹی خدا کا جوان سب سے وراہی اور جسم و جسمانیات سے

پاک اور جدا ہے اور بے نشان ہی اور ہر جگہہ موجود ہی اور بیچگون اور بیچون ہے اور
وحدہ لاشریک ہی اسکندہ پوران کی ادہیای ہشتاد و نہم سے ثابت ہوتا ہے کہ
رب انہون کا کوئی اور ہے عبارت اوسکی یہہ ہے بیر بہدر گہنٹو انگ (نام حربہ)
خود بر بشن انداخت کہ از صدمہ آن گدا از دست مبارک بر زمین افتاد غرض
فیمابین جنگے عظیم رود اد ہر گاہ تر سول بطرف بشن بہگوان برداشت آواز آسمانی
والہام ربانی مانع گردید ازان ارادہ باز ماندہ نزدیک دچہہ برجاپت رسید و طپانچہ
زد کہ سر شش از تن دور افتاد انتہی مہابہارت سے سابقاہم نقل کرچکے کہ آفریدگار برہما
و بشن را براہی نگہبانی خلق پیدا کردہ است انتہی جس سے ثابت ہی کہ پروردگار
بشن وغیرہ کا کوئی اور ہی مہادیو نہیں فصل موچہہ دہرم مہابہارت مین مرقوم
ہے کہ نارد نزد نارائن رادید کہ مثل سایر مردم در غسل گنگا و پرستش دیوتایان
مشغول اند متعجب شدہ گفت کہ آمدن این ہر دو براوران در بنجا خالی از حکمت

منیست ناروا این سخنان در دل خود اندیشیده نزدیک آمد هر دو بجانب ارزنگا کردند و تعظیم او بجا آوردند و پرسید که شما کرا می پرستید ناراین گفت کہ اگرچہ این سخن گفتنی نیست چون تو خادم با اخلاص مائی با تو میگوئیم کہ آنکہ مخفی ہست و او را نتوان دید و نتوان دانست او را می پرستیم و غیر او سزاوار عبادت کسی نیست و برہما و مہادیو وغیرہ بفرمودہ آن برہم دیوتا و پیر ازرامی پرستند انتہی یہان سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ مہادیو و بشن و برہما وغیرہ کا خالق و مالک معبود حقیقی وہ ہی جو کماحقہ ادراک مین نہین آسکتا اور نہ اوسکو کوئی دیکھہ سکتا ہے اور یہی معلوم ہوا کہ مہادیو جو خدای ثانی ہے وہ گمراہ ہی اور مشیت ایزدی دیوتاؤن اور پیرونکا پوجنے والا تیتری اوپنکھد حجبر بید سی معلوم ہوتا ہی کہ خدا اور تو ایک ہی ہو یعنے ہر شخص خدا ہی سگن او پاشنا اور کرم اور جگ اور تپ اور جوگ وغیرہ پوجا پاٹ سب جاہلون کا کام ہے اور احوال بشن و مہادیو و برہما و رام وغیرہ دیوتاؤن اور بزرگان ہنود سے ثابت ہی کہ وہ ایسا کرتے تھے اور وہی پیشوا اور موجد اور معلم اور ہادی و مرشد و مباشر اوّلاً ان امور کے ہین پس وہ سب کے سب بحکم بید جاہل ٹھہرے کہ طریق معرفت خدا سے بالکل بے بہرہ تھے جہ جائے خدا یا پیغمبر خدا یا بزرگ عارف ہونا دجو جاہل مطلق ہین سب کرم اور او پاشنا اور جگ اور تپ کی بندہن سے بندہی ہین اور جنم جنم کا حساب حاصل مطلب کو بتاتے ہین تو تہوڑا سا غور کرکے سمجھہ کہ جب وہ مفہوم ذہنی

اور رہا اور تو ہو تب اوسکی تلاش کی فکر بہی ضرور ہو اور اوسکی ملاقات کی
تدبیر بہی لازم ہو اور جگ اور جوگ وغیرہ کرم اور اوپاشنا بہی واجب ہو جب
وہ اور تو ایک ہی ہی اور دوی کو اوسمین دخل ہی نہین اور وہ جان ہی
اور تو جسم ہی اور وہ جسم ہو اور تو عکس ہے اور وہ عکس اوکا جسم ہو اور وہ
مغز ہے اور تو پوست ہی پہر تلاش کون کسکی کرے دریا مین جو موج اوٹہتی ہے
اور جو حباب بنتی ہین وے دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سی باہر کب ہوتی
ہین جب یہہ تیری سمجہہ مین آوے پہر جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا
حرکت فضول ہو اور یہہ مشق پریشان بے سود ہی یہہ سب رسومات جہلا کی
ڈراتی اور پہسلانی کو ہین انتہی اور منجملہ کرمون کی اعمال شرک و دیوتا پرستی بت
پرستی داخل ہین جنکی عامل کو گیتا کی اشلوک ۲۶۱ مین بیوقوف قرار دیا
ہے ایسا ہی بیدانت شاستر مین جو سب شاستر ونسی افضل ہو دار نجات کا اسپر
لکہا ہی کہ برہمہ یعنی خدا اور ایشور اور جیو سب کو ایک جانی جسکا مطلب یہہ ہے
کہ رنج وغم جہالت سی ہے جو عالم کو شی جانے اور راحت علم سی ہے جو عالم کو
پرمیشور سمجہی یعنے مکت ہر شخص کی بیدانتیون کی نزدیک یہی ہی کہ بیدا انشی
دور ہو جاوے اور جیو یعنی حیوان کہ بسبب اگیان کے اپنی آپ کو جیو
سمجہہ رہا ہے اپنے تئین برہمہ یعنی خدا سمجہہ لینا کہ پیدا ہونی اور مرنے سے
چہوٹ جاوے اور کوئی رنج وراحت اوسکے نزدیک رنج وراحت

اوسکے نزدیک رنج وراحت ترہے گویا یہہ انکی بیان کمال معرفت ہی
اور اسی کی طرف اشارہ ہر اس قول مین جو اونکی بزرگو نسے منقول ہے
دوہا ہر مرسے تو ہم مرین نا تو مری بلاسے ؛ سانچے گرو کا بالکا مرے
نہ مارا جاسے ؛ اور ہر عبادت ہی ذات بحت واجب الوجود ہبید رکل
کائنات ہی جسطرح سے اوسکو نرا کار اور نرگن کہتے ہین نرا کار یعنی ذات
جسکی اکار یعنے نشان نہو اور نرگن ذات مبرا و پاک صفات وتعینات سے
اسیطرح ذات بحت پرمیشور کو سرب تن کہتے ہین اور سرب تن کی معنی اکا یعنی
جہان کچہہ نہو اور وہان سب سما سکین علی ہذا القیاس ذات پرمیشور کو
آتما اور پرماتما سروبیاپک ہی کہتے ہین یعنے وہ سب جگہہ موجود ہے اور
ہر ایک شی سے عیان ہی حاصل یہہ کہ مرتبہ ذات بحت مین سرب تن اور نرگن
اور مرتبہ ظہور صفات وشیونات مین سرگن وغیرہ کہلاتا ہے اور یہہ
سب اسما اوس ایک ذات کی ہین باعتبار اختلاف مراتب وتعینات کے
اس تحقیق سے واضح ہوا کہ یہہ جو ہندو نے اپنا طریق اعتقاد وعبادت کی بابت مین
بت پرستی وغیرہ اختیار کیا ہی خواہ وہ بحکم ان کی کتابکے ہو یا برخلاف
حکم کتابکے اور خواہ بتونکو عین خدا سمجہہ کر پوجین یا واسطہ وصول کا جانکر
یا ظاہر کو مظہر مین مان کر بہر حال انہوں نے توحید کو شرک و کفر کے ساتہہ مختلط
اور جمع کیا ہی چنانچہ بید و شاستر اوسکی گواہی دیتا ہی اور یہہ دونو

یعنی بید و شاستر ایسے دو گواہ عادل ہین جنکی گواہی واسطے ثبوت مدعائے
مذکور اور ہنود پر حجت سکے لئے کافی اور وافی اور مرض شکوک و شبہات
سے قطعاً عافی اور شافی ہے بہاگوت کی اسکند سیوم مین لکہا ہی کہ جب
برہما نے بندگی خدا کی کی اور التماس کیا کہ مخلوق کو مین کہان رکہون جگہہ
نہین ہے تب خدا نے سوچا کہ برہما سچ کہتا ہے اور اپنے دلمین خیال کیا کہ زمین
ہرناچہہ دیت لے گیا ہی انتہیٰ یہان سے معلوم ہوا کہ خدا ئی برہما وہ ہی
جسکو یہہ خبر نہ تہی کہ مخلوق کی رہنے کا ٹہکانا کہان ہے برہما کے کہنے سے خبر
ہوئی عبارت فصل سوجہہ دہرم سانت پرب مین ہے (مہادیو نزد
پیش برہما آمدہ پرسید کہ اینجا چرا سکونت اختیار کردہ اید برہما گفت کہ
بجمع خاطر آن یگانہ را یاد می کنم مہادیو پرسید خالق بزرگان شما ہستند
آن کیست کہ آنرا می پرستید برہما گفت ای فرزند حقیقت آن یگانہ کہ بزرگی او
از چون وچرا بیرون ست بشنو کہ او را من وتو نتوانم دید مگر بچشم معرفت
انتہیٰ) یہان سے واضح ہوا کہ خدا معبود مستحق عبادت برہما وہادیو وغیرہم
کا کوئی اور ہی ذات ہے جو یکتا ہے یعنی وحدہ لاشریک اپنی بزرگی وکمالات
ذات وصفات مین اور پاک وبرتری چون اور چرا سے اور منزہ اوصاف
جسم وجسمانیات اور صفات محسوسات سے **الحاصل** یہہ پانچ جہہ خدا
تمہارے جو یہان مذکور ہوئے اسمین سے ہر ایک دوسرے کے منافی اور

مناقض اور بعض بعض کا مکذب اور بعض بعض کا مصدق ہے پس دو حال سے
خالی نہین اگر یہہ کتابین برحق اور سچی ہین تو اوسی خدا کی خدائی کا ثبوت
کسطرح ہوسکتا ہی باوجود تناقض احوال کی کیونکہ اگر اونسے کسی خدا کی خدائی
کا ثبوت تسلیم کیا جاویگا تو بالضرور کسی خدا کو جھوٹا ماننا پڑیگا اور خدائی سے
اوسکو معزول کرنا پڑیگا اور یہہ شان الوہیت کی سزاوار نہین اور اگر
کتابین برحق اور سچی نہین بلکہ جھوٹی اور باطل ہین تو وہ کون سی تمہاری کتابین ہین
جنسے تمہارے خدا کی خدائی کا ثبوت ہوتا ہی وہ بتلاؤ ہم بھی دیکھین اور جسطرح تمہاری
پانچ جہہ خداؤنمین کلام بکمال اختصار کیا گیا اگر اور خداؤنمین بھی ایساہی کلام
مختصراً کیا جاوے تو ایک کتاب جداگانہ تصنیف کرنی پڑے لہذا اوسکو اسیقدر
پر تمام کرکے اب تمہارے دین کی پیشواؤن کے حال کی طرف جنکو پیغمبر یا مجتہد
وغیرہ کہتے ہو متوجہ ہوتے ہین **ہنود کی پیغمبرون اور اوتارون**
اور دیوتاؤن کا حال اجمالاً بڑا پیشوا انکی دین کا برہما
برہما ہے جسکو رسول اور نائب خدا بلکہ عین خدا بھی کہتے ہین اور اوسکی چار منہہ
سے چار بید کا اوتپنت گمان کرتے ہین اوسکا حال بحث خدای ہنود مین
بخوبی معلوم ہوچکا **دوسرا پیشوا** اوسکی بعد مرتبہ والا کرشن ہی جسکو
کنہیا بھی کہتے ہین جو رات دن برج کی عورتونکے ساتہہ مشغول رہتا تھا اور ان سے
ہنسی مسخری کرتا رہتا جسکی فسق وفجور کی باتین ہندو لوگ اپنی تصنیفات مین

مانند دہرہ سورٹھہ خیال ٹپہ ٹھمری چہند دہرپٹ وغیرہ کے بنا کر گاتے بجاتے ہین
بلکہ بعضے وقت کرشن اور اوسکی بی بیونکا سانگ بنا کر اونکو اپنی سامنے نچاتے ہین اوسکا
نام راس لیلا ہی چنانچہ اوسکی حالات بہی مختصرًا سابقًا لکہہ چکا ہون **تیسرا پیشوا** اونکے
دین کا رہنما بیاس ہے اوسکا حال بہی بقدر ضرورت گذر چکا سوا اونکی اور بہی ہین جنکی
تفصیل احوال انہین دو تین کے حالات مجملہ پر قیاس کر لینا بس ہے زیادہ تحریر مین وقت
عزیز کا خون کرنا ہی اور جسطرح کہ تمہاری خداؤن اور پیغمبرون مین وہ اوصاف موجود نہین جو منافی
الوہیت اور رسالت بلکہ مطلق اصلاح کی اسی طرح تمہاری سب دیوتاؤنکا حال ہے
کہ اونمین فسق و فجور اور فریب اور شہوت پرستی کا ہونا خود تمہارے یہان کی کتب مین
مرقوم ہی از انجملہ اندر دیوتا اور برہسپت دیوتا اور دہرم دیوتا اور چندرمان دیوتا
اور بعضے جیسے آتش دیوتا اور پون دیوتہ کا حال سابقًا لکہہ چکا ہون یہان ایک دو
نقل پر جو شتے نمونہ دیوتاؤنکی حالکے کاشف ہین اکتفا کرتا ہون بن پرب مہابہارت
مین ہے کہ چون دمنی میل بانل داشت وازدواج باوی میخواست پدر دمنی
مجلسی کہ برای اختیار شوہر برای دمنی ترتیب دادہ دران مجلس دیوتاہا مثل اندر و جسیم و
برن کبیر وغیرہ در آمدند و چون دانستند کہ میل دمنی بسوی نل است ہمہ خود را
بصورت نل مبدل ساختند انتہی دیکہو اس قصہ سے بد دیانتی اور فسق تمہارے
دیوتاؤن کی کیسی واضح ہی کہ سب دیوتا بہ نیت وشوق ازدواج دمنی متشکل بہ شکل
نل ہوگئی اور نیز مہابہارت بن پرب مین مذکور ہی کہ اسنے کمار ہر دو دیوتا بادختر

راجہ سرجات کہ بعقد چمن رگہیشر بود گفتند کہ چرا با این کس کہ پیر وضعیف است بسر می بری بیا و ماہر دو را بشوہری قبول کن چو زن بہ اشد انکار پیش آمد گفتند کہ ما ترا می آزمودیم باز بوی گفتند کہ شوہر ترا از کوری وضعف باین شرط نجات دہیم کہ ماہر دو و شوہر تو در آب آئیم تو دست شوہر خود بگیر خو ضکہ ہر سہ در آب رفتند واز آب کہ سر بر آوردند ہر سہ بیک صورت بودند انتہی مختصرا اس سے ظاہر ہوا کہ یہہ دونو دیوتا جو دیوتاؤنمین ممتاز اور متصف ہین ساتہہ اتفاق اور حکمت کے اونکا یہہ حال ہی کہ بطریق علانیہ اور حیلہ گری اور فریب دہی غیر شخص کی منکوحہ کی خواستگار ہوئی **ایضًا** دہرم پرب مہابہارت مین ہی کہ ماہہدر دختر خود را بہ انابہمن دادہ بود برن دیوتا کہ بر وی عاشق بود در حالت غسل او را از دریا برد انتہی ملخصًا اسی طرح سورج دیوتا نے حالانکہ یہہ کنتی اوسکی اولاد صلبیہ سے تہی کنتی کے ساتہہ کامرانی کی جس سے کرن متولد ہوا علی ہذا القیاس قصہ سند واسند دو برادر کا جو آدپرب مہابہارت مین مذکور ہی اوس سے معنوی ہونا جملہ دیوتاؤنکا صراحتہً واضح ولائح ہی جیسا کہ حال بہادہا دیو مین گذر چکا علاوہ اوسکے تمہارے دیوتاؤنکی مذمت خود بید کی تصریحات سی ثابت ہوتی ہیہ یعنی اونکی خیانت و بددیانتی چنانچہ برادران اوپنکہد مین صاف لکہا ہی کہ وی انسانون سے ہین اور اوسی اوپنکہد مین لکہا ہی کہ دیوتا کبہی ایسے آدمیونکو راہ نیک نہ بتاوینگے کیونکہ جب یہہ راہ حقیقت کو پاوینگے اونکی خدمت نادانون کی طرح کیون کرینگے دیوتا ایسی خدمتگارونکو جو غلامونسی زیادہ ہین دوراہ

کیون بتاوینگے جس سے یہہ آزاد ہوجاوین اور خداشناس اور خداپرست ہون بلکہ
اس تردد مین رہتے ہین کہ اون حیوان خصالونکو کوئی راہ معرفت حق نہ بتاوے اور
ہماری خدمتگاری سے نہ ہٹاوے اور بیدشاستر سے واقف نہ کرے انتہی اس سے زیادہ اور
کیا بددیانتی ہوگی کہ اپنی جلب منفعت کیواسطے دوسرینکو کفر مین ڈالے رکھین اور
اوسکی ہدایت کی روادار نہون یہانتک کہ اسقدر پربھی راضی نہون کہ کوئی خداپرستی
کی راہ اون جاہلون کو بتاوے خود بتاناکیسا اور ہدایت کرناکیسا اس سے بڑہکر اور سنئے
عام دیوتاونکا تو حال یہہ ہے ہدایت کی باب مین جو عین کفر بلکہ اساس کفر ہے اخص الخواص
کا احوال بہی قابل صدآفرین ہے سب دیوتاونکی جو پیر و مرشد برہسپت ہین اونکی فضل و کمال
بددیانتی و خیانت کا حال اوپنکہہ چترمین اسطور سے مسطور ہے برہسپت سے دیوتاونکا
گروہے اوسنے اپنی صورت زہرہ کی بنائی اور اسیرون کو علم اودیا کی تربیت کی اور اونکو
سچ کو جہوٹا اور جہوٹ کو سچ کر سمجہایا غرضکہ اس ترکیب سے اسر گمراہ ہوگئے انتہی دیکہو ایسی
دغابازی جسکا ثمرہ سراسر گمراہی اور اشاعت کفر و فسق ہوگیا قابل تحسین ہے یا سزاوار
نفرین منصفین اونکو کیا سوجہی اسجگہہ امید غور ہے کہ خلاصہ کلام اور حاصل مرام اسمقام مین یہہ
مہر سخن کہ ہنود کی دیوتاوین کیا اکابر اور کیا اصاغر کوئی نفسانیت و شہوت پرستی
اور زناکاری اور فسق و فجور وغیرہ صفات ذمیمہ سے محفوظ نہین ہے پس جب
تمہارے خداؤنکا وہ حال ہے اور پیغمبرون اور دیوتاونکا یہہ حال تو اب تم کس مونہہ
سے یہہ کہتے ہو کہ ہماری یہان اس سے بطریق اولی بڑہکر ایسی بہت باتین اور

کراماتین کتاب سے ثابت ہین چنانچہ مذہب ہنود سے جب لوگ منکر ہوگئے تب
خدا کی طرف سے بہگت پیدا ہوکر کراماتین دکہلائین اور دین کی حقیت ثابت
کی) اس لئے کہ تمہاری یہان بہگت لاکہہ صاحب کرامت ہون تو آخر تمہاری
خداؤن اور پیغمبرون اور تمہاری دیوتاؤنکے برابر یا اون سے بڑہکر نہین ہوسکتی بلکہ
آخر اونہین اکابر کی خوان فیض کی ڈلہ ربا ہونگے بس جیسے اونکے اوصاف کمال
درباب صلاح و دیانت و تقوی و امانت ہین اونہین کی قیاس پر انکو سمجہہ لینا
چاہئے تمہارے یہان کی سلف صالحین جو تمہاری بہگتون کے گروہین اونکی احوال
مشتے نمونہ سابقًا گذارش کرچکا ہون حاجت اعادہ کی نہین باقی رہا تمہاری بہگت
کا آگ یا پانی مین کہڑے ہوکر غیب کی خبرین دینی اور مردونکو زندہ کرکے دین کی
حقیت ثابت کرنی سو یہہ ایک دعوی ہے بلا دلیل اور دعوی بلا دلیل قبول
خرد نہین تمکو مناسب تہا کہ اس جگہہ اون لوگون کا پتہ جو مذہب ہنود سی منکر
ہوے اور اون بہگت کا نام و نشان اپنے یہانکے کتب معتبرہ سے نقل کرتے وہ کون
لوگ تہی اور وہ کون سی بہگت جی صاحب کرامات ہین اور کونسی زمانہ مین اور
کون سی جگہہ یہہ حادثہ وقوع مین آیا پہر اوسوقت اون بہگت صاحب کی جنہون نے
اون منکرون کی مقابلہ مین یہہ کراماتین دکہلائین اوبہگت کیجاتی اور انکے
احوال کی نقل سے اونکی اصل حقیقت کے بیان مین داد دیجاتی خیر اب بہی
تمکو اجازت ہے اگر اسکا پتہ ٹہیک ٹہیک دوگے تو ہم اوسکے جواب مین تمہاری

پورے بھگت بنائینگے انشاء اللہ تعالی اور جب کہ ہم سابقاً اپنے دین کی حقیت اور صدق نبوت و رسالت اپنے نبی کو بدلایل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت کر چکے تو اب یہان ضرورت اسبات کی نہین ہی کہ اولیاؤن اور بزرگونکی کرامتین ذکر کرکے اپنے دین کا اثبات کرین جس سے واضح ہو کہ تمہارا دین جھوٹا اور ہمارا دین سچا ہے اور نیز تم نے اگر ایک بھگت کی بھی کرامت سچی لکھی ہوتی تو ہم دس اولیاؑ کی کرامات واقعیہ نقل کر دیتے اور یہہ جو کہا کہ (ہر اہل مذہب اپنے ابائی مذہب کی قید مین عادتاً مسرور و مطمئن ہی پھر ترک مذہب و عادت کہ ایک مصیبت شاقہ ہے الخ) اوسکا جواب یہہ ہی کہ بیشک جو شقی ازلی ہی اور حق تعالی کو منظور اوسکو کرنا ہے اوسکی نزدیک اختیار کرنا دین اسلام کا مصیبت اور شاق ہوگا اور جسکی قسمت مین سعادت ازل سے لکھی ہوئی ہی اوسکو اللہ تعالی توفیق و ہدایت عطا فرما کر اوسکا سینہ قبول حق کے لئے کہولدیتا ہی صدق اللہ و رسولہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام و من یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً کانما یصعد فی السماء اور یہہ جو کہا کہ اسلام مین آنے سے ظاہر و باطن کی دشمن اور ضروری حاجات کچہہ دفع نہین ہوتی انتہی اسکا حال یہہ ہے کہ جو شخص دنیا اور آسایش دنیا کے واسطے یا اور کسی اپنی غرض و مطلب نفسانی کیواسطے اسلام قبول کریگا اوسکی ضروری حاجات اور دشمن ظاہر و باطن اگر دفع نہون تو نہون لیکن جو کوئی خالص اللہ تعالی کیواسطے

اسلام لایا اور اس دین مبارک مین خلوص ہی معتبر ہے وما امروا الا لیعبدوا
اللہ مخلصین لہ الدین اور وہ قطعاً مصداق بن گیا ومن احسن دینا ممن اسلم
وجہہ للہ کا تو بے شبہہ وہ تمام دشمنان ظاہری و باطنی سے چھوٹ گیا
اور سوا ذات حق کے اور کوئی اوسکا مطلوب ہی نرہا جسکی حاصل ہونے سے
کہا جاے کہ ضروری حاجات نہین دفع ہوئی اور رہا اپنی غرض کا بندہ ہو اور یہ نیت
حاجات روائی وغیرہ ایمان مع اسلام لاے وہ حقیقت مین مومن ہی نہین ہے اگرچہ صورت
اسلام او سپر صادق ہو تو کیا قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن
قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم علاوہ اسکے جب کسی نے کسی
کی خوف و رجا بتلانے سے یا اور کسی وجہہ سے اسلام کو اچھا اور حق سمجھہ لیا
اور اوسکو اپنا مطلب گردان لیا تو اب بمقابلہ اوسکے آبائی مذہب کے ترک کو مصیبت
کہنا یا سمجھنا کیا معنی اور بالفرض اگر مصیبت بہی ہو تو عاقل طالب حق اپنی مطلوب
کی تحصیل مین مصیبت کو مصیبت کب جانا کرتا ہے مثلاً جسوقت صحت و نفع مطلوب ہوتا ہے
اوسوقت مریض کڑوی دوا با وجود نفرت طبعی و رشاق ہونے استعمال کی بے تامل
پی ہی لیتا ہے بلکہ جو شخص مریض دوا کو بوجہہ تلخی ناپسند کرے اوسکا انجام ہلاکت ہے
اور جملہ اہل عقل و فہم کے نزدیک قابل ملامت اسی طرح جسوقت کوئی بڑا کام دینی یا دنیاوی
وضروری درپیش ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ ہمارے پیچہے دشمن بہی لگے ہوئے ہین مگر تاہم
ہمہ اس رنج کو راحت تصور کرتا ہے اور اوس کام کو بوجہہ خوف دشمن چہوڑ نہین بیٹھتا

کو جان بہی جاتی رہے ۵ رنج راحت دان چو مطلب شد بزرگ ÷ گرد گلہ توتیای
چشم گرگ ÷ جب دنیا کی مطلب مین یہہ حال ہی تو قبول اسلام جو مطلب اخروی
کیواسطے ہی اوسمین یہہ اگر مگر دلیل ہی کمال نادانی کی بڑی حاجت اور بڑا مطلب عقلمند
کی نزدیک عاقبت کی درستی ہی اور یہہ قضیہ متفق علیہا ہی تمام عالم کی عقلا کا ۵
ہمہ عالم ہمین گویند ہر آن ÷ کہ یارب عاقبت محمود گردان ÷ اور جو شخص ایمان و
اسلام لایا اور اوسی پر اوسکا خاتمہ ہوا وہ قطعاً ناجی ہوگیا من قال لا الہ الا اللہ
مستیقناً بہا قلبہ ومات علیہا دخل الجنۃ ہمارے سچے رسول کا سچا فرمان
ہی پس اصل حاجت اور اعظم مطلب حاصل ہوگیا اب ظاہر باطن دشمنونکا شکوہ
اور حاجات ضروریہ کی دفع کا گلہ عبث ہی معہذا یہہ اعتراض مشترک الالزام ہی مین
تم سے یوچھتا ہون کہ اختیار کرنا دین ہنود کیا موجب ہی ظاہر و باطن کی دشمنی سے
چھوٹ جانیکا اور سب حاجات ضروری کی دفع ہونیکا یا نہین اگر کہو گی ہی تو اوسپہ
برہان قایم کرنی ہوگی اور خلاف واقع ہوگا اگر کہوگے نہین ہی تو پہر خاص نسبت
دین اسلام کے اسکو عیب و اعتراض گردانا کیا جتنے ملت و مذہب جہان مین رایج
ہین سب اہل ملت و اہل مذہب کے ساتہہ دشمن ظاہر و باطن لگی ہوئی ہین اور کسی کے
جملہ حاجات ضروریہ ہر وقت موافق طلب و غرض نفسانی کی پوری نہین ہوتی اور
کوئی اہل ملت اسکو عیب و اعتراض نہین سمجہتا نہ سمجہی پس یہہ تقول تمہارا سراسر
غلط ہو ایسا ہی یہہ اعتراض کہ باوجود ان سب کی اول اقرار و تصدیق بین دیکہو خدا

کہ واحد کر جانا ہی یہہ بن دیکھی ملایک و رسول و قیامت الخ مشترک الالزام ہی حق تعالی کا محسوس اور مبصر نہونا اور واحد حقیقی اور موصوف بجمیع صفات کمال ہونا تمہارے یہان کی کتب معتبرہ سے بھی ثابت ہی چنانچہ بہارت فصل موجہہ دسیرم مین قول مارا ینسے مرقوم ہی آنکہ مخفی است و او را نتوان دید و نتوان دانست او را می پرستیم و غیر او سزاوار عبادت کسی نیست انتہی - ایضا بہارت فصل موجہہ دسیرم ساتب مین ہی چہادیو بر کوہ پشین برہما آمدہ پرسید کہ اینجا چرا سکونت اختیار کردہ اید برہما گفت کہ بجمیع خاطر آن یگانہ را یاد میکنم چہادیو پرسید کہ خالق بزرگان شما ہستند آن کیست کہ آنرا می پرستید برہما گفت ای فرزند حقیقت آن یگانہ کہ بزرگی او از چون و چرا بیرون است بشنو کہ او را من و تو نتوانیم دید مگر بچشم معرفت انتہی - پس حق تعالی کی شان ایسی ہے کہ اوسکو کوئی دیکھہ نہین سکتا اور بن دیکھے اوسکے تصدیق اور اوسکو وحدہ لاشریک ذات و صفات مین جاننا ہر شخص پر فرض عین ہی صدق اللہ سبحانہ لا تدرکہ الابصار و ہو یدرک الابصار اور نیز چہا بہارت کی آدیرب مین حق تعالی کی صفات مین سے اوسکا جملہ اشیا کو محیط ہونا لکھا ہی و قد سبق فیما سلف اور یہ ظاہر ہے کہ جو چیز دیکھنے مین آتی ہی وہ محاط ہوتی ہی بالضرور اور محیط کا محاط ہونا غیر ممکن ہے ورنہ محیط محیط نہ ہیگا اور نہ محاط محاط اسیطرح تصدیق رسولوں کی اور ملائکہ کی اور قیامت وغیرہ کی بن دیکھے جملہ ضروریات دین سے ہی جن لوگوں نے زمانہ رسالت و نبوت نہین پایا اونکا مومن و مسلمان ہونا اسی تصدیق پر موقوف ہی چنانچہ

چنانچہ تمہارے یہان بھی جنہون نے برہما وہا دیو وغیرہ کو نہین دیکھا وہ بغیر دیکھے ہوے اونکی مصدق ہوگی اور جو نہین تو صاحب ملت نہین کہلائینگے تم جو اپنے آپکو اہل ملت ہنود سے گنتے ہو کیا تمنے اپنے خدا کو یا اپنے یہان کی کسی رسول کو دیکھا ہی اور حالانکہ مدعی ہو اپنے کمال کی علی ہذا القیاس دیوتاؤنکو ماننا اور جو جو باتین زبان خدا نے بتلای ہین کہ منجملہ اوسکی ایک تصدیق قیامت اور خیر وشر کا اوسکی جانب سے ہونا ہی اونکو تسلیم کرنا موافق فرمودہ واسطہ کی ہی اپنی عقل اور ادراک اور اپنی دید و ابصار کو کچھ دخل نہین ہی اور جسطرح پہلے امر کی ایک دو سند تمہاری کتب معتبرہ سے پیش کی اسیطرح ہر امر کی سند تمہاری یہان کی کتب معتبرہ اور مسلمہ مین موجود ہے بخوف تطویل ہم اوسکو یہان نقل نہین کرتے اگر ضرورت ہوگی ہم کتابین کہول کر تمکو دکہلائینگے اور یہہ جو کہا سوکتب بھی جو چہار مین اسمین بھی دیکھو تو احکام شریعت کے سوائے حق شناسی مین بھی مختلف ہین کیا خدا تعالی پہلے آپ کو جیسا چاہئے تہا نہین سمجھا کہ ہر زمانہ مین الگ حکم کیا جو اوس سے کام نہ نکلا پہر اوس سے پہر کر دوسرا حکم کیا انتہی اسکا جواب یہہ ہی کہ حق تعالی حکم الحاکمین اور فعال لما یرید اور حکیم مطلق اور رحیم برحق ہی موافق مصلحت وقت کے بندونکی حال کی مناسبت اونکی شان کے اوفق ہوتا ہی وہ حکم فرماتا ہی اسمین کسیکو دم زدنکی گنجایش نہین سوا اسکے جب خدا کی خدائی اور پیغمبرونکی پیغمبری ثابت ہوگئی تو اب اوسکی احکام مین چون وچرا یا شاخین نکالنا منافی ہی تصدیق و تسلیم کے علاوہ اسکی یہہ الزام بھی مشترک ہی بحث ثبوت بید مین ہم اسکی تحقیق لکھہ چکی کہ بید در ہر قرن بنوع دیگر میگردد (جہا بہارت) ایضاً اسکی ست جگ بنوع دیگر ست و تریتا بوجہہ دیگر و در ہر دواپر و کلجگ بنوع دیگر انتہی جوگ بشسٹ کی چھٹی پربان

پر کرن مین لکہا ہی کہ خداوند عالم کی قدرت سی بید دن اور تمام مخلوقات مین اختلاف واقع
ہی ایک وقت ایسا تہا کہ شراب کا پینا شریفون کو روا تہا اور رنڈیونکو ناروا اور ایک وقت ایسا تھا
کہ عورت غیر مرد کے ہمراہ ہم بستر ہونیسے پت برتا کہلاتی تھی بارہا بید غایب ہوے ہی اور بیدونکا عمل
جاتا رہا اور ترمیم و نسخ اونمین ہوئی انتہی اور ہم کہتی ہین کہ توحید حق تعالی کی سب کتب آسمانی مین
متفق علیہ ہی وما ارسلنا من قبلک من نبی الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون - پس اصل حق شناسی
مین کتب آسمانی مین ہرگز اختلاف نہین ہی اگر کوئی کتاب کتب آسمانی سی سوا قرآن مجید کے غیر محرف
موجود ہوتے تو ہم اوسمین دکہلا دیتے توریت و انجیل جو کہین موجود ہی وہ ہزارون تحریف اور
غلطیون سے مملو و مشحون ہے اس وجہ سی وہ قابل وثوق نہین باقی اور کتب کا وجود تو بصفت تحریف بہی حکم
اکسیر رکہتا ہی یعنے پتہ نہین ہی خصوصاً ملک ہندوستان مین پس معترض کا یہہ کہنا بہ نسبت چہاروں کتب کے
جس سے ظاہر امر توریت و انجیل و زبور و فرقان ہی اوسمین بہی دیکہو تو احکام شریعت کے سوا
حق شناسی مین بہی مختلف ہین عجیب ہی اگر معترض پاس توریت و انجیل و زبور کا نسخہ صحیحہ جس سے معترض
نے حق شناسی کا اختلاف سمجہا ہی موجود ہو تو چاہی کہ ہمکو مطلع کرے کہ ہم بہی اوسکی مطالعہ کی اپنی قیاس پر اس قول
کو سمجہہ لینا چاہئے کہ جو کتاب ناسخ کہلاتی ہی اوسمین بہی اختلاف موجود ہی اسواسطی کہ اگر مراد اختلاف سے
اختلاف احکام شریعت و اختلاف حق شناسی کی ہین جیسا کہ سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہی تو سراسر غلط
ہی اس لیے کہ قرآن شریف مین کہین ایسا اختلاف جو معترض یا کسیکو محل اعتراض واقعی ہو نہین ہے اور بعضے
احکام و آیات جو منسوخ ہین اوسپر اطلاق اختلاف صحیح نہین ہے اور حکمت نسخ کو ہم ذکر کر چکے اور نیز
بید مین نسخ کا ہونا ثابت ہی باقی رہا اختلاف حق شناسی جو عبارت ہی توحید سی اوسکا بہی حال معلوم ہو چکا

کہ خود قرآن شریف سے یہہ مضمون لکہہ چکا کہ ہر پیغمبر کی شریعت مین توحید کا حکم برابر چلا آیا ہی اور اول سے آخر تک قرآن شریف مضمون توحید کنایۃً وصراحۃً سے بہرا ہوا ہی پس اوسکی نسبت یہہ کہنا کہ اوسمین اختلاف ہی رجم بالغیب اور افترای صریح اور بہتان قبیح ہی فقط

حسن خاتمہ بالخیر اسکی بعد جو معترض نے اپنے خیالات کی موافق معاملات و عبادات اور محال ہونا حضور قلب اور حسن خاتمہ وغیرہ کا جو سراسر غلط اور خلاف واقع ہی کہ ممکن واقع کو اپنی زعم فاسد کی بنا پر محال کہا اور سوا اسکے جو جو امور آخر تحریر تک لکہی ہین جنکا مال اعتراض ہی خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بزرگان دین کی اولیا اللہ سے جو جیا رہین بہتر راست مین پس اوسکی جواب تفصیلی دینی کی ضرورت نہین ہے اجمالی اتنا بس ہے کہ جب برحق اور سچا ہونا اس دین متین کا براہین قاطعہ اور دلایل ساطعہ سے واضح و لایح ہو گیا اور سوا اس ملت بیضا مصطفوی و شریعت غرا محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب دین منسوخ اور باطل ہو گئے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین اور ادلہ صدق نبوت و حقیت رسالت ہمارے پیغمبر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کالشمس فی نصف النہار روشن اور مسلم ہو چکی طرح طرح کی معجزات متواترات اور بینات واضحات سے کہ منجملہ اونکی ایک قرآن مجید اور فرقان حمید ہی تو اب جو معاملات عبادات وغیرہ احکام ہون یا غیر احکام عوام کیواسطے ہون یا مخصوص بخواص کلیۃ و جزئیۃ خواہ اشارۃً و کنایۃً ثابت ہون یا نصاً و صراحۃً سب کا سب حق ہوگا اور جو کچہہ اللہ اور اللہ کے رسول نے فرمایا ہی مع اوسکے متعلقات کے جو ضروریات دین سے ہین اون سبکا ماننا اور تسلیم کرنا واجب اور فرض ہی

ہوگا اور کوئی اعتراض اوسپر وارد نہین ہوسکتا نہ اوسپر منصب اعتراض و انگشت زدن کسیکو کسی حال مین بطریق طعن و تشنیع اسلئے کہ یہہ کفر و الحاد ہو اور زندقہ و ارتداد اور کافر جواب اور اوسکی فہمایش کا اسباب فقط اقامت براہین قطعی اور اثبات دلیل یقینی ہی اصل ثبوت دین اسلام اور حقیت رسول برحق علیہ السلام پر اور اسکے سب اثبات سابق مین طی ہوچکی پس اب بعد اوسکے متوجہہ ہونا دفع ان اعتراضات کی طرف تضیع اوقات ہی باآنکہ بعضی ان امور ہی بلکہ اکثر ملت اہل ہنود مین پائی جاتی ہین اور اونکی یہان مسلم اور اونکی کتب مین مذکور اور موجود ہین پس اس نظر سے یہہ اعتراضات اکثر مشترک الالزام ہونگے تم جو ہو جواب تم اوسکا جواب دوگے وہ بعینہ ہماری طرف سے بہی جواب جائیگا واللہ سبحانہ الموفق لرضائیہ اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب وصل وسلم افضل صلواتک وازکی سلامک وتحیاتک علی افضل رسلک وخاتم انبیائک محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط

العبد المجیب

محمد عبد الجلیل نعمانی

عفی عنہ

تقاریظ و مواہیر مشاہیر علمائی دار الریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور و بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد مع قطعات تاریخ طبع و تالیف

تقریظ قدوۃ العرفاء الکاملین زبدۃ الاولیاء الواصلین میزان لغات العرب لسان الفصاحۃ والادب الامام الہمام مرجع علماء الانام اکمل الکملاء افضل الفضلاء واعظ شیرین بیان مستند علمائے ہندوستان حافظ القرآن حاجی حرمین شریفین حضرت مولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب مجددی نقشبندی رامپوری دام ظلہم علی المسترشدین الی یوم الدین۔

راقم الحروف نے اکثر مقامات اس تحریر کے بغور سنے۔ سکو مطابق کتب معتبرہ صحیح پایا امید ہی کہ اس سے طالب حق منتفع ہو فللہ در مؤلفہ حیث افاد و اجاد

العبد الراقم ۱۳۰۲ احمدی محمد ارشاد حسین

تقریظ علامہ زمانہ فہامہ یگانہ فاضل جلیل عامل نبیل شریعت و طریقت دستگاہ حقایق و دقایق آگاہ مولانا مولوی ابو الذکا سراج الدین محمد سلامت اللہ صاحب اسلامپوری دام فیضہم

مینے اس تحریر کو اول سے آخر تک دیکھا مجیب نے تحریر جواب اشتہار مین جو داد تحقیق دی ہے وہ سب لایق قبول علمائے فحول وسزاوار آفرین و اعتماد اصحاب عقول ہی فی الواقع مجیب نے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو جزائے خیر دے بڑی کوشش بجا اور سعی مشکور کی ہی۔ اگرچہ اور بھی جوابات متعددہ اس اشتہار کے ہوے مین مگر کسینے ایسا جواب شافی نہین لکھا۔

العبد ۱۲۹۷ امیت اللہ الدین محمد سراج ابو الذکاء

تقریظ عالم و عامل محقق عارف و کامل مدقق جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول بحر ذخار علوم سید الابرار مولانا مولوی محمد عبد الغفار صاحب تفضلہ رامپوری دام فیضہم ــــ مدرس مدرسۂ دار الارشاد رامپور۔

بلا شبہہ اشتہار کے جمیع مضامین کا پورا جواب مطابق
کتاب ہی اور طالب حق کو کافی ووافی —

محمد عبد الغفار خان ۱۳۰۱

تقریظ مخزن الفضایل معدن الفواضل عالم تحریر جامع کمالات تحریر و تقریر
معارف پناہ حافظ کلام اللہ جناب مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب رامپوری دام فیضہم

جواب اشتہار میں جو مجیب نے تحریر فرمایا ہی بلا شبہہ وہ
عین تحقیق ہی اور مناظرہ طالب حق کو کسی محل میں مجال کلام نہیں ۔

اللہ محمد عبید اللہ المتوکل علی ۱۲۹۹

تقریظ متقی فرید عارف وحید موید دین متین سید المرسلین جناب مولوی
محمد قمر الدین خانصاحب متوطن کابل مقیم رامپور دام فیضہم ۔
یہ کتاب جواب شافی واسطے مریضان عقاید کے مثل مشہر اسم بامسمی ہے —

الراجی محمد شمس الدین محمد قمر الدین خان

تقریظ علامہ زمان لقمان دوران ونعمان آوان ادیب یکتا اریب بیہمتا جناب
مولوی حکیم حافظ محمد عبد الرحمن صاحب خلف الرشید حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری حال مقیم حیدر آباد دام فیضہم

اتانی کتاب رائق بصقل الصدا ۔ بنور المعانی عن قلوب الهنادک
ورد بها سنی منہم بدلائل ۔ قواطع اجلی من سیوف سوافک
فوالک یہدی للذی ہی اقوم ۔ فزہرۃ مثل النجوم الثوابک
ومن کان القی سمعہ وہو حاضر ۔ لدیہ لینجو من رکوب المہالک
ولو کان فیہم غیرۃ لتاقضوا ۔ عن دین مونہم ذمیم المسالک
وما انا فیہا قلت بالغیب راجما ۔ ولکنہ عن قلب یقظان عاتک

تقریظ جامع محاسن اخلاق شہیر آفاق مطرح انوار صمد جناب مولوی حاجی
شرف الدین احمد صاحب رودکوی مقیم بلدہ حیدر آباد دام فیضہم ۔

قد جاہد مشرکین الہند بسیف القلم و اللسان وغلب علی فئة البغی و الطغیان
الفاضل اللذخذخان العاقل الفہمان الحبر النحریر النبیل المولوی محمد عبد الجلیل
و انا العبد الضعیف اقول ان ہذا الکتاب للدعوس راجم البلماز وعلی الاعداء سیف جراز

العبد
فقیر شرف الدین احمد رودکوی

تقریظ مور د تجلیات نور مطلق ہادی طریق برحق جناب مولوی محمد انوار الحق صاحب
مقیم حیدر آباد دکن دام فیضہم

لاریب یہ تحریر جواب شافی کافی و وافی ہے رب العزة مصنف کی سعی کو مشکور فرمائے

تقریظ مظہر کمالات حقی وجلی فایق بین الاشباہ و الاقران مولوی محمد منصور علی خانصاحب
مراد آبادی صدر مدرس شفاخانہ یونانی سرکار آصفیہ دام فیضہم ۔

یہ کتاب رد ہنود مین کافی ہے اور اونکے سوالات کا جواب شافی ہے ۔ محمد منصور علی عفی عنہ

تقریظ فاضل عصر کامل دہر جناب مولوی عنایت علی صاحب حیدر آبادی ۔

لله در مؤلفه ولقد بذل جهده فی تحریر الاجوبة وتنقیح مطالبه و اضافة المطالب العلیا
و المعارب السنیا فشکر الله سعیه و جاء الکتاب بحمد الله رشیقا انیقا لطیفا عجیبا
ہذا ما کتبه المشتاق الی رحمة ربه القوی محمد عنایت العلی غفر الله له ولوالدیه باطنی و الصلوة
و السلام علی امام الانبیاء سیدنا و مولانا محمد ن المجتبی صلی الله علیه و آله و اصحابه وسلم

تقریظ سخن سنج سخندان روشن فکر روشن بیان مولوی محمد تجمل حسین خان صاحب میدی وکیل ہای کورٹ سرکار نظام خلد اللہ ملکہ الی یوم القیام —

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد ہہ وسلام علی من اتبع الہدی - اسلام کا نیر تابان رحستے تا حد عمرانات شرقاً غرباً جنوباً شمالاً اینے پر تو شعاع کامل سے ذرہ ذرہ کو چمکادیا ہر چند کہ گردش دوران سے دورمین ہر کسوف سے موصوف ہونا جسکے لیے لوگاہ لازم اور تبدیل احیان جو بالمجاز ذاتی تغیر کہلاتا ہی علی الدوام اوسکو ملازم ہے ہی سبب عالم کسی لحظہ کسی عنوان فارغ نہین ہی ہر آن وہر زمان جملہ حرکات مین ساکنان عالم امکان کے مادہ قابل کی تہذیب ترتیب مین مصروف و مشغوف ہی بہت ظاہر ہے کسی فرد من الافراد عباد وغیر عباد کے خاک ڈالنے سی تیرہ و مکدر نہین ہوتا بالخصوص خاکی نژاد کی بنیاد ہی کیا جو اس نور سانی وجود کو خاک آلود کرسکے بعض احیان مین ابر تیرہ و تار کے حائل آجانے سے کسی قطع ارض بالعرض زاویہ نشینی خفایا اختفا کا اسیر اطلاق مسلم اسکے مخالفین کی تعداد جغرافیہ حکم کرسکتا ہی کہ موافقین سے بہت کچھ زاید ہو خصوصاً اہل دولت لیکن سکہ علو و صولت روز ازل سے اسی کا حصہ ہی اسکے ظل برکت مین جو آباد ہین وہ قطرہ ہی کیون نہون مگر بحر زخار کا حکم رکھتے ہین - دیکھو اندنون ایک حامی و مدد گار دین ہنود نے کہلار سے ایک اشتہار مشتمل بر چند اقوال لاطائل شایع کیا ہر چند کہ مذلت اسلام اوسکا ادعا تہا جسپر فقرات مندرجہ پوری گواہ مگر خود کردہ را چہ علاج بالعکس قانون قدرت لم یزلی نے مذلت دین ہنود دکہادی صریح سایل

بیچارہ ہے جملہ فریق ہمکلام وہمگام ذلیل ہوگیا سچ تو یہہ ہے کہ اوسکا تقول تفوہ
خود اوسکی نا سمجھی پر دلیل ہوگیا ہمارے مجرد قول کا اعتبار نہو تو اہل الصفا حشیم الصفا
سے اس کتاب لاجواب کو جو جواب شافی کے نام سے مشہور ناام ہے ملاخطہ فرمائین اور
جناب مولف مجیب کی شیوا بیانی وخوش ادائی شیرین زبانی واعجاز نمائی کو اندازہ مین
لائین مین اس مختصر ومحقر تحریر مین سوا اسکے اور کیا تقریر پیش کرون مقرر کہ ہر تقریر با صواب
دندان شکن ہر جواب ہمہ تن صواب واصول ہنود کا بیخ کن ہر دعوی الزامی
دلیل سائل معترض وریدہ دہن اور بر تفضیل کے واسطے عین تذلیل باوجود کمال
ظہور کمال اسلام کے لئے حتما کافی اور اسقام توہمات باطلہ وخیالات عاطلہ کیلئے قطعا شافی
اس عاجز پر اختتام کلام مناسب جانتا ہون کہ حکیم حلیم اور رحیم علیم کارساز نعم الوکیل بے نیاز
کفیل مصنف کتاب جناب افادت مآب افاضت انتساب حضرت مولانا مولوی ابو الجمیل معین الدین
محمد عبد الجلیل صاحب نعمانی رامپوری دام فیضہم المعنوی والصوری کو بعوض اس قرینہ مفرد
وسعی مشکور کے اجر جزیل ورتبہ جمیل عطا فرمائے اور اس کبریت احمر یعنے
نسخہ مرکب عجیب الاثر جواب شافی سے علیل علالت ضلالت کو زنبیل
شفائے عاجل وکامل پہنچائے امین بحرمت اشرف العالمین صلی اللہ تعالی وتبارک
علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کتبہ العبد المفتقر الی رب المشرقین محمد
تجمل حسین اوصلہ اللہ سبحانہ الی ہمتناہ فی الدارین بحرمتہ امام القبلتین
صاحب قاب قوسین علیہ صلوۃ خالق الثقلین الی دور القمرین فقط

تقریظ جناب مولانا مولوی حکیم محمد تفضل حسین خان صاحب منیر منشی بر گیڈ آفس نظام دام اقبالہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا سبیلاً مرضیاً۔ وارانا طریقاً رضیاً۔ سقانا من مناھل ھدایتہ ماء التحقیق واجری لنا من بحر عنایتہ انھار الدقیق ھو الذی میز القشور عن اللبوب وانبت الاشجار من الحبوب وصلی اللہ علی من بعث بالحجج والبینات واعجز الفرق الباطلۃ بالمعجزات ادعی النبوۃ بالبراھین الساطعۃ واظہر الدعوۃ بالادلۃ القاطعۃ واظہر ملتہ علی جمیع الملل۔ وعز دینہ علی کل النحل کما قال اللہ تعالی (ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا) وعلی آلہ واصحابہ الذین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شانہم (اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم فھدیتم) وعلی من اتبع الھدی وترک الشرک والغوی۔ اما بعد فیقول العبد المذنب الراجی الی رحمتہ المنان الحکیم محمد تفضل حسین خان الرامفوری ان الکتاب الذی صنفہ المولوی محمد عبد الجلیل النعمانی الرامفوری وسماہ الجواب الشافی فی تردید الاعتراضات التی وردت

فرقۃ الہنود من بنجلور وقد طبعت فی الاشتہارات وارسلت
الی اہل الاسلام فی بلاد مختلفۃ للجواب وقد بالغ واصر
المعترض للتردید حتی وصل الاشتہار المذکور الی المصنف بالصواب
واجاب الجواب واصاب الصواب وقد قرأت اکثر ابحاثہ ورأیت فیہ بالنظر
الدقیق وتاملت فیہ تامل التحقیق واللہ وجدتہ شافیا عن شبہات واہبۃ الہنود
فی الدین۔ وکافیا عن خیالات سوفسطائیۃ فی علم الیقین ان ادعی
قضیۃ فقد برہنہ وان حول مقصداً علی نقل فقد صححہ وانی المقدمات
الیقینیۃ فی القیاس بنظر الانصاف واجتنب عن القضایا التخلیۃ
احترازاً عن الاعتساف صنف شیئاً لیس کمثلہ شئ فقط

تقریظ جناب مولانا مولوی ابوالفلح غلام غوث صاحب حسینی شطاری دام فیضہم العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک الجلیل الاحد الصمد بذاتہ الجمیل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الحبیب الخلیل الہادی
کافۃ الخلق الی سواء السبیل وعلی الہ واصحابہ الاخیار بنصوص التنزیل الاحبار بعلوم التشریع
التکمیل۔ اما بعد مینے اس جواب شافی وتردید کافی کو دیکھا۔ واقعی کہ معترض گمراہ
کے لئے شافی جواب ہے گویا اس بارہ مین عمدہ کتاب ہے مجیب گرامی نے حجت الہی
کو خوب قایم کیا ہے اور اوہنین کی کتابون سے اوہنین کو جواب دیا ہے اور ہر
ہر مقام کے مطالب کی پوری تحقیق کی ہے اور کتاب سنت سے اوسکو کامل

تطبیق دی ہے - کیون ہو کہ یہہ نازک بیانی اور تردید لاثانی مولینا مولوی ابو الجمیل محمد عبد الجلیل صاحب نعمانی دام باللطف الرحمانی سے ہے جو عالم تحریر و ادیب خوش تحریر ہین اور فضل و کمال مین اپنے آپ ہی نظیر ہین - خدا ئے کریم مصنف علام کو جزا ئے تام دیوے - اور گمراہون کو توفیق ہدایت اسلام بخشے - آمین بحرمتہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین - کتبہ العبد المشتاق الی رحمتہ اللہ الباری ابو الفلح المدعو بغلام غوث الحسینی الشطاری - کان اللہ تعالے لہ و غفر ذنوبہ -

قطعہ تاریخ طبعزاد طبع وقاد و ذہن نقاد جناب مولانا مولوی حکیم منشی محمد تفضل حسین خانصاحب رامپوری متخلص بہ ترقی میر منشی برگیڈ آفیس سرکار نظام الملک آصف جاہ خلد اللہ ملکہ

چو کرد عبد الجلیل بحر زخار
رقم در رد دین اہل زنار
بتان را سرنگون در بحرو بر شد
کتاب بید خوان زیر و زبر شد
ترقی کرد چون فکری بسالش
بتائید خدای لایزالش
فقط این مصرعہ خوش کافیش شد
زہی فتر جواب شافیش شد
۱۳۰۹

ایضاً گہر ریز کلک خوشنویس یگانہ مشہور زمانہ جناب مولوی حافظ عبد الرزاق صاحب متخلص بہ ناصر رامپوری

چھپنے تیار ہوئی جبکہ جواب شافی
سنکے ناصر نے سن طبع کا کہنا چاہا

عندلیب چمن غیب نوا سنج ہوئی	خوب حقیت اسلام دکھا دی آہا

قطعہ تاریخ تالیف نتیجۂ افکار اوحد خوشنویسان روزگار جناب منشی محمد عبد الرحمن صاحب کاتب مطبع رکاب سعادت حضور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے متعلق دفتر صرف خاص

مرحبا یہہ فرخ و زیبا کتاب	پاگئی جب زینت حسن وجود
سال یہ تالیف کا مینے لکھا	خوب دیا خوب جواب ہنود

ایضاً طبعزاد خوشنویس لاثانی جناب منشی فیض محمد خان صاحب ریحانی ملازم دار الطبع سرکار عالی تلمیذ حضرت فغانی یعنی افتخار خوشنویسان زمان جواہر رقم خان ثانی نائب مہتمم دفتر ملکی

این جواب لاجواب و مستدل	یافتہ ترتیب چون با آب و تاب
عندلیب طبع شد شکر شکن	بت شکن و دندان شکن آمد جواب

ایضاً از نتائج طبع حافظ قرآن جناب ابو العطا محمد فضل الرحمان صاحب تلمیذ حضرت مولانا نعمانی صاحب جواب اشاقی مدظلہم العالی

ہان نادرۂ زمانہ تازہ تالیف	جو اصل جواب پیشند ستی ہی یہہ
تالیف کا اسکے سال فضل الرحمن	لکھا یعنی - رد بت پرستی ہی یہہ

ایضاً از تالیف شریف جناب ابو الصفا محمد صدیق الدین صاحب حیدر آبادی فرزند جناب حکیم حاجی غلام دستگیر صاحب قادری

ڈاکٹر سرکار نظام تلمیذ حضرت مولانای نعمانی مولف جواب شافی مدظلہ العالی

ہین قطعہ سال ہین ہوا فکر کنان	طیار ہوا یہہ جب جواب شافی
صدیق لکھو لکھو یہی سچ تو یون ہے	تحریر ہوا عجب جواب شافے

۱۳۰۸

قطعہ تاریخ طبع چکیدہ خامہ جناب ابو الوفا محمد اکرام الدین صاحب حیدرآبادی فرزند جناب حکیم حاجی غلام دستگیر صاحب قادری ڈاکٹر سرکار نظام تلمیذ حضرت نعمانی مصطفےٰ آبادی لازال ظلال اجلالہ مولف۔

یہہ کتاب ایسی نفیس و نایاب	زیب ترقیم ہوئی ہے دیکھو
اسکے لکھنے کی سنین ہجری	واقعی نسخہ شافی ہے۔ لکھو

۱۳۰۹

قطعہ تاریخ طبع چکیدہ خامہ جناب ابو الولا محمد فیض الدین صاحب حیدرآبادی برادرزادہ جناب حکیم حاجی غلام دستگیر صاحب قادری ڈاکٹر سرکار نظام تلمیذ حضرت مولف علام دام فیضہم

بفضل خالق یکتای پاک و بے ہمتا	ہوا یہہ طبع سے تیار باصواب جواب
سوال سال پہ اسکے ابو الولا لکھو	جواب اہل ضلالت۔ ہی لاجواب جواب

۱۳۰۹

ایضاً رقم فرمودہ ذہین آفاق سید محمد عبد الرزاق صاحبزادہ صاحب حسن اخلاق جامع دلاد وفاق سرآمد تجاران زمان

سید محمد سلطان صاحب مالک مڈیکل ہال عبد الرزاق چار کمان حیدر آباد دکن

وہ بات اسمین لکھی متانت کے ساتھ	اُوتہ سے جو دل کو مطلوب ہے
یہہ جملہ سنہ طبع مین بولتا	ثبوت امر حق کا کیا۔ خوب ہے

۱۳۰۹

قطعہ تاریخ ریختۂ خامہ نادر نگار جناب منشی محمد اصغر علیخانصاحب رامپوری وفعدار رسالہ پنجم ملک پنجاب مقیم کیمپ ہنون

چھپا ہے وہ جواب اسد مرجو مشک	شفا بخش دل اہل یقین ہے
یسال طبع اب امی طبع رنگین	سنا۔ اچھی بہار باغ دین ہے

۱۳۰۹

ایضاً از کلک گہر سلک جناب ابو الکرم منشی محمد عنایت حسین خانصاحب برادر جناب مولوی محمد تجمل حسین خانصاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار عالی تلمیذ جناب مصنف نامی دام فیضهم السامی بجاہ النبی المکی التہامی —

چھپی جب یہہ کتاب ماحی الشرک	کہ جسنے دہوم عالم مین مچا دی
دعاوی اور اوُتہ جسنے دیکھی	دل و جان سے مصنف کو دعا دی
لقد ساق الکلام بحسن سوق	واحسن بالہدیٰ فاللہ ہادی
خیال سال تے مجھکو عنایت	عجب تاریخ سنجیدہ بتادی
زباندان فکر کا احسان کیون لے	زبان بے زبان فوراً ہلا دی

بتان سنگدل خود منہہ سے بولے ۔ بناے مذہب باطل مٹا دی
۱۳۰۹

ایضاً فکر طبع لطیف جناب سید خواجہ حسینی صاحب قادری ساکن قصبہ ابراہیم پٹن علاقہ ممالک محروسہ سرکار نظام تلمیذ مصنف فہامہ و علامہ دام فیضہ

امر کچہہ حیز خفا مین ہنین ۔ اسکے دیکہے سے جو نہو تہہ عدم
کیئے سال طبع مین اوسکے ۔ کہلا اثبات امر حق ۔ مرقوم
۱۳۰۹

از رشحات قلم زہت رقم جناب منشی اکبر شریف صاحب مدرس مدرسہ انگریزی کیمپ بنگلور تلمیذ خفی نیاز

عجب شان و شوکت کا ہی یہہ جواب ۔ بصد آب و تاب و سراپا صواب
سنہ طبع لکہہ اسکی اکبر شریف ۔ کہ اچہا لکہا ہے ضروری جواب
۱۳۰۹

از طبعزاد خوشنویس یکتا جناب منشی محمد غوث صاحب متخلص بہ الہام سر رشتہ دار دار الطبع سرکار عالی

ہی یہ ایک برمحل برجستہ و دندان شکن ۔ بے تکلف بے تصنع با صواب لا جواب
پر فصاحت خوشنما و مستقیم و مستدل ۔ مسکت اعدا و مفحم بے تردد ارتیاب
مستند عمدہ محقق عین تحقیق انیق ۔ حق سے مشحون صدق مقرون ہے مطابق بالکتاب
موجب تقویت دین متین مؤمنین ۔ باعث حسن فروغ ملتہ با آب و تاب
کج نہادون کو شہاب ثاقب و تیر الم ۔ علتہ رنج و عذاب و پیچ و تاب و اضطراب
طبع سے الہام کے تاریخ نکلی طبع کی ۔ بے نظیر و لا جواب اچہا لکہا اچہا جواب
۱۳۰۹

از طبعزاد جناب منشی محمد عزیز الدین صاحب مالک مطبع عزیز دکن المتخلص بہ عزیز

جواب شافی منظور آفاق ٭ رقم فرمود چون محمد اعظم ۔ بسال طبع آن ہاتف غیب ٭ ثبوت حق مبین گفت شنیدم
۱۳۰۹

قطعہ تاریخ تالیف از محمد سلطان عرف صاحب میان فرزند افتخار التجار خلیق بے نظیر جناب محمد وزیر صاحب - حیدر آبادے

عجب دلچسپ ہی یہ تازہ تالیف	پسندیدہ بجان مقصود و مطلوب
سنہ تالیف مین مینے لکھا یون	کتاب لاجواب اچھی بہی خوب

قطعہ تاریخ طبع از طبع زکی الطبع سنجیدہ نظر قاری حافظ محمد اکبر صاحب شاہجہان پوری تلمیذ مولف جواب شافی

کس دہوم سے کیسی شان اور شوکت سے	لکھا گیا اور چھپا جواب شافی
خود اہل ہنود اپنے منہ سے بولے	کیا خوب ہے مرحبا جواب شافی

ایضاً طبعزاد جناب مولوی منشی حافظ سید محمد نظیر علی صاحب چشتی نگینوی تلمیذ حضرت مولانا مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب اسلامپوری مدرس مدرسہ دارالارشاد ریاست رامپور

کہا رکے سوالون کا جو تحقیق یہ جواب	طیار ہو گیا بعنایات ذوالجلال
بولا سروش غیب تفکر مین مجہسے لکہ	مرغوب باذل جواب ہے تاریخ بیمثال

ایضاً طبعزاد جناب غلام محبوب خانصاحب امید تلمیذ حضرت مولف جواب شافی

بحمد للہ ہوا طبیار اس دم	جواب شافی مطلوب بے مثل
سن ہجری مین اے امید دیکہو	ہوئی تاریخ عمدہ خوب بے مثل

ایضاً طبعزاد جناب محمد الیاس خان صاحب رامپوری

دندان شکن ہوا ہے وہ شمس لاجواب	خود جان سکتے ہیں جنہیں کچھ بھی تمیز ہے
الیاس تم بھی طبع کی تاریخ یوں لکھو	روشن جواب شافی بہر دل عزیز ہے

تقریظ عندلیب گلزار پربہار خوش بیانی یکہ تاز میدان شیرین زبانی جناب مولوی محمد مجیب اللہ صاحب ـ لکھنوی فرنگی محل حال مقیم بلدہ وکیل درجہ اوّل عدالت العالیہ سرکار آصفیہ ـ

جسقدر زمانہ کی عمر طبعی مین تنزل و انحطاط ہوتا جاتا ہے اوسیطرح اہل زمانہ کی ہمت عزم و حزم حوصلہ استقلال علم و عمل روز بروز گھٹتا جاتا ہے ـ وہ جوشش وہ عزم وہ ہمت وہ استواری یقین وہ علمی خانقاہین وہ آسمان فرسا بارگاہین ـ وہ ترکی صولتین ـ وہ ہاشمی ہمتین ـ وہ عباسی اولوالعزمیان ـ وہ مغلی ترکتازیان ـ وہ سلجوقی عظمت ـ وہ محمودی سطوت وہ علما کی درسگاہین وہ اسحاق و توفاکی رصدگاہین وہ حکما کے حیرت آفرین کتب وہ ادباکی دلنشین خطب جہان ان کا پتا نہین ملتا وہان علم و عمل کا بھی جلتا چراغ ٹمٹماتا رہ گیا ـ لشکرگاہ بنگلور کا ایک تنہا عالم شہر و ہند مین سیر کرتا پھرا گھبرائے پاس سے دامان تمنا بھرتا پھرا مگر کوئی اوس پر بھی متشاں کا خواہشگر نہ ہوا ـ اس بیعت بندی کی وربائی کا اثر کسے معلوم نہ ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کسی ہندو نے اہل اسلام پر چند اعتراض

کرکے علماے اسلام سے جواب طلب کیا تہا حق تو یہ ہے کہ اوس زنار بند
پڑا غضب کیا تہا۔ مگر اہل علم سے اب بھی کوئی قریہ کوئی بستی تک خالی نہین
آخرش اوس اشتہار نے حیدرآباد اگر دم لیا۔ سو کو محمد عبدالجلیل صاحب
لغمانی جو مرد باہنر و فاضل متبحر ہین اون کو اوسکی وضع و ترکیب وصورت
و ترتیب پسند آئی پہلو مین بٹھالیا اور قلم اوٹھالیا۔ غور سے جب اوس تصویر
کو ملاحظہ فرمایا تو اوسکے ہر جزو کو عالم تحقیق مین دیدہ حق الیقین سے گر
وسر اپا زشت پایا ایک ایسی تصویر بے نظیر اوس مصور بے عدیل سے
کھینچی کہ اوس ناطورہ پہلو نشین کا آتش رشک و حسد سے سینہ و جگر تک
جلگیا۔ رنگ رخ بدل گیا یہ کام ایسے نقاش عدیم المثال کا تہا کہ نقش اول کو
جسنے محو کرکے نقش ثانی بہتر از نقشہاے اول بے نظیر ولاثانی کہینچکر
پیش نظر رکہدیا نہ عتاب نہ خطاب ہر اعتراض کا مفصل جواب
اور لطف یہ کہ اونہین زنار بندون کی کتابون سے یہ سند محکم و غیر معول
و غیر معلل کامل مدلل رقم فرمایا ہے۔ سچ تو یون ہے کہ سایل معترض کا
ناک مین دم کر دیا ہے واہ ری نظر دقیق و یا یہ تحقیق۔ شاستری علم سے
ایسا ماہر ہونا آسان کام نہین یہ ایاغ بادۂ تحقیق ہے نہ ساغر عشق عشق یا
کہ ایک جرعہ پیا اور سرے پیر بت بن گئے بلکہ صرف ایک نظر دیکھ لیا
اور غایت کیف مین سرشار و مست۔ یہان آفرین مصنف کو

روز افزون ہمت اور اس تصنیف لطیف کو اعزاز و تشریف عام قبولیت و خلعت خاص حسن شہرت اور سائل کو توفیق فہم تحقیق و امر حقیق شریعت اور راقم الحروف وحید بناہ گزینان لوائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتباع کامل محبت عطا فرمائے اور تمام گم کردہ راہان طریق ہدایت کو صراط مستقیم پر لائے آمین یا رب العالمین ۔ والسلام علی من اتبع الہدے تقریظ نگار نامہ سیاہ محمد مجیب اللہ لکھنوی فرنگی محل

خاتمہ الطبع

بلبل کے چہچہے گل کے قہقہے بہار گلزار زمین سے بے اختیار کہے دیتے ہیں کہ آجکی یادگار تاریخ آ چکے مبارک دن ہیں کوئی نہ کوئی تازہ دلچسپی ہے فصل بہی متعاقب و متوالی آنیوالی ہے ۔ رات دہی اپنی نوزائیدگان شمار کو ساتھ لئے ہوئے بضابطہ مستمر جلوہ گر نہیں کوئی نرالی شاخ نہیں تیرہ سو پر نوین سال کا ساتوان مہینہ ہفتہ کا ساتوان دن معراج المومنین حسن اجلال معراجکی ستائیسویں شب کی اول ساعت سعید کا استقبال تجلی الہی کا نزول اور عباد کا عروج جواب شافی کی تیاری ان سب امور یادگار کے ساتھ اسکے مصنف ابو الجمیل مولوی محمد عبد الجلیل نعمانی کا نمونہ جوش اسلام باقی جنہیں شرف تلمذ اوس آفتاب جہانتاب فلک شریعت و طریقت سے حاصل جسکا نام نامی آج اقلیم ہند بلکہ ممالک عجم تک بصد عظمت و ادب لیا جاتا ہے یعنی علامۃ الزمان ثانی مجدد الف ثانی ماہ صاحب قاب توسین حضرت مولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب مجددی نقشبندی اللہم نور قلوب المسترشدین بانوار لقائہم بادام تعاقب الملوین آمین فقط

بنا بر ملاحظہ ناظرین جواب شافی جس سوال کا جواب ہی اوسکا اشتہار بعینہ درج ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیازمند خیرخواہ خلق اللہ محی الدین عبد اللہ نومسلم مجمل اپنی سرگذشت
سب مسلمانون کی خدمات مین خصوصاً علما فضلا - قاضی - ملا - مفتی -
مقلد ہون یا غیر - فقیر - مشایخ - قادریہ ہون یا چشتیہ بیان کرتا ہے -
سایل ہے - تحقیق چاہتا ہے - کہ مسلمانون سے دوزخ و بہشت خصوصاً
عذاب قبر کا حال فرشتے ہیبت ناک شکل سے قبر مین آکر خدا اور رسول -
کون اِس صفت کا ہر ایک سے سوال کرین گے - کافر گھبرا کر جواب با
صواب نہ دینگے - پہر قبر دباویگی - گرزون کی مار ہو گی - سانپ بچہو ونکا
ڈسنا - مردیکا چلانا - بعد قیامت کے دوزخ مین اور بہی زیادتی -
عذاب کی ہو گی - جیسا بہت بڑا ہو گا - اسی موافق عذاب بہی ہو گا
از انجملہ بہوک سے بیقرار ہون گے - کہانا چاہین تو سینڈ کہا وین گے
پانی مانگین تو حمیم گرم کہولتا ہوا پئین گے - سایہ چاہین تو آگ کی پہاڑونکا
ہوا چاہین تو گرم ہوا کہ ناک مین گہستے تو دماغ بہسم کر دے - وہ جو

اس دنیا مین بڑا سرکش و مغرور و کافر ہوگا۔ چیونٹی کی طرح پائمال رہیگا۔ سر پل چاپیگا شکل متغیر ہوگی۔ کوئی بندر سور سا ہوگا۔ مکھیان بھنکین گی۔ دشمن طعنہ کرین گے۔ گھانس کی طرح جلینگے۔ معاً پیدا ہونگے یہ اصلی بدن نہ رہیگا۔ ایسا ہی ہر بار ہوگا۔ موت مانگین گے۔ کہ عذاب سے چھوٹین۔ جواب ملیگا کہ موت مرگئی۔ تب تو نہایت مغموم اور ناامید ہونگے۔ جسکی انتہا نہین۔ یہ مجمل و مختصر بیان ہے۔ غرض اقسام کے عذاب جو کتاب مین بالتفصیل مذکور ہین مبتلا رہین گے۔ اور مسلمانون کو جنت یعنی ایسے باغ کہ جن مین نہرین جاری شیر و شہد سے شیرین و صاف مشک کافوری خوشبودار اقسام کی شراب طہور بے کیف درخت سایہ دار کہ ہر برگ سے آواز خوشنما میوے اقسام کے جو دنیا مین نہ کھائے نہ دیکھے نہ سنے اور جو کہ کھائی دہان دیکھین گے تو کچھ اور ہی مزہ پاوین گے کہ دنیا کی نعمت و میوہ مین ویسی مزہ سو مین ایک حصہ بھی نہوگا لطف یہ کہ فضلہ نہوگا بجاے فضلہ عرق خوشبو جسم سے نکلیگا۔ جو بوڑھے بدشکل کالے گدڑے ننگے اندھے لنگڑے مرے ہون گے سب اونچے پورے گورے گٹھے کہ ستر بہ سے رنگت بدل چمکے نکلے ہمیشہ جوان رہین گے۔ عمر مردون کی تیس و بی رئیش اور عورتون کی اٹھارہ برس کی ہمیشہ کو رہیگی۔ جو بے زوج مرے ہون گے۔ وہان شادی ہوگی۔ خدمتین حور و غلمان ہون گے ناپاکی نہ ہوگی۔ دوست آشناؤن سے ملاقات رہیگی

ادنی جنتی کا محل کہ سب سے کم ہوگا سواس دنیا کے بلکہ دو برابر ہوگا
اسی کے مطابق سب لوازمہ اسکا ہوگا۔ یہان سے قیاس کیا چاہیئے کہ پروردگار
تعالی اپنے تابعدار بندون کے لئے کیسے عنایات کرتا ہے وہ بہت ارزان ہی
اس کے ساتھ دولت وحشمت دنیا کی کیا حقیقت ہی۔ سب سے بڑی نعمت دیدار
الہی ہوگی۔ کہ اسکے آگے سب نعمتین جنت کی ہیچ نظر آوینگی۔ شکر اپنا گھر دار
بیوی کہ جس کے چہرہ پر نظر کرنا مین اپنا سرمایۂ حیات سمجھتا تھا چھوڑ کر یا مید بہشت
مسلمان ہوا تو میرے بھائی بندون نے اسقدر مارپیٹ کی کہ مدتون خون کی
قی کرتا رہا آخرش انھون نے زہر بھی دیا تب بھی مین دین اسلام پر قایم رہا
اور میری مان یہ سبب میری محبت کے کہ اکثر ماؤن کو اپنی اولاد سے خداسی
بھی بڑھکر محبت رہتی ہے۔ گھر دار اور بیٹون کو چھوڑ کر کلمہ پڑھکر مسلمان ہوگئی
لیکن بسبب ضعیف وغیر زبان ہونیکے ترتیب نماز وقرأت سیکھنے سمجھنے کرنی
نہ پائی فوراً صرع سے بیمار ہوگئی پھر قوم کے لوگ کہنے لگے دیکھو جو دہرم
بھرشٹ ہوا اسکو ایشور اسکو یہین سزا دیتا ہی۔ اور وہ بیماری بھی بڑھ گئی۔ فالج۔ لقوہ۔
تپ۔ وبیقراری اس شدت کی جسکا بیان نہین کرسکتا۔ وہی قوم کے لوگ
اسکی تکلیف وبیقراری دیکھکر رحم کرنے لگے الہی اسکو صحت دے۔ یا جلد اسکو دنیا سے
تب مین نے قیاس کیا کہ عوام زن ومرد دیہاتی بلکہ شہری بھی سب نماز نہین جانتے مگر
دو چار سو ہون گے۔ سو بھی ہر گھر مین سب نمازی نہین عورتین اکثر بے نماز ہین۔

اور بعض ملک والون کا یہ حال ہے جب اُن کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہی تو ملاسی غسل کی
نیت پڑہوا کر پانی مین ڈالتے تبتک زچا کا غسل نہین اُترتا۔ سمجھتے ہین اجب ان کے
ملاؤن کا یہ حال تو عوام مرد و عورت کا کیا ہوگا۔ اسی پر سے قیاس کیا چاہئے
وہ لوگ عجیب و غریب بلکہ تو اکثر بھی ارکان اسلام عیدون کے کرنہین جانتے ہین۔
البتہ روزا گھروا لیپتے نہاتی اچھے کپڑے پہنتے رمضان مین سویان شعبان مین
چپاتیان محرم مین روٹ چون گے بنانا فقیر ہونا عرسون مین جانا راگ راگنی ہی
سوالی جواہیون کا مولود پڑہنا شاگرد مضامین نہری دیہاتی بلکہ بچون تک بیت کرکے
روزہ رکھتے ہین سال مین دوبار عیدگاہ کو جاتے ہین پھلو پکی فقط نکاح کو نامعتبر جاننا لباس
رنگین حرام پہنکر بی وضو نماز کرنا سیکڑون محرمات و کفریات کے شادی کو حلال سمجھنا نکاح
ثانی کو پایت یعنی سفید کپڑا دہوبی کے یہان سے لاکر پہنانا صبح اسکا منہ نہ دیکھنا سندا فے
پر ہمرونیا قرض نہ جاننا قاضی ملا کا یہ عمل واعتقاد ہیا اورونکا کیا حال پنچون کا کیا حساب
کسی پنچ کی کندوری یعنی شادی کا کھانا رہجای اسکو دعوت دیکر بلانا۔ پہر اسکا ہاتھ پکڑ کر
مجلس سی اٹھا دینا۔ مردون کے دن کہ جسکو کہاندی اترائی کہتے ہین جبتک نہ کرین مردہ
مردون مین نہین ملتا ایسا اعتقاد رکھنا اور جو میت کو نجای کمانیکا مستحق بجاننا اور کہانی
ہی کیلواسطی لڑکر میت کو جانا اسپر سو میت کی لئی دعا و نماز کا قیاس ہوسکتا ہی۔ وا تذرن۔
غیبت و شکایت مین مشغول رہنا لوگ کے حسب و نسب مین تحقیر کرنا۔
آپ کو شریف جاننا۔ علاوہ ان سب باتون کے امیرون

تونگروں کا مال وزر کی افزونی کی فکر و غرور و مستی مین رہنا اور غریب
مسلمانوں کے دین و دنیا کی فکر نہ کرنا بڑا فرض اسلام کا ختنہ کو جانتے ہین باقی
سب توحید کلمہ طیب شہادت کہنا بلکہ اصل واصول اسلام و ایمان کی
اسی سے ہی اکثر دیہاتی بلکہ بعض شہری تک نہین جانتے ہین اگر کوئی جانتے
ہین تو معنی نہین جانتے اور جو معنی خوب جانتے بلکہ کتابین کلمہ کی معانی کے
رکھتے پڑھتے بیان کرتے نہین جاننے والوں پر ہنستے تحقیر کرتے وہ جاننا اور
بیان کرنا اون کا بڑائی کے لئے زبانی ہی دلی یقین سے نہین چنانچہ قول
وفعل سے اونکے کہ سراسر خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے ہی اعتقاد انکا ظاہر ہے
جب ایسے مسلمانوں کو خدا اپنی رحمت و پیغمبرؐ کی شفاعت سے بخشدیگا تو یقین
ہے کہ میرے ماں کو بھی بخشدیگا باوجود اس امید کے جو کار خیر مجھ سے بن آتا
بامید ثواب رسانی کے کیا کرتا ایک روز حسب دستور زیارت کو گیا تو ایک
بزرگ مسافر کے پوچھنے پر نماز مین اپنا اور اپنے لوگوں کا قصور جو بسبب
افلاس و طہارت کے تھا بیان کیا تو اس بزرگ نے اس خوبی سے سمجھایا کہ میری
تسکین ہو گئی جب قصور یاد و تبلایا تو فوراً لکھ بھی دیا مگر افسوس کہ اسکے
بھیگنے پھٹنے سے اکثر مضمون جاتا رہا اور جو رہا سو بھی اکثر کم و بیش پس و
پیش ہو گیا بے مقدوری کے سبب اوسکو چھپا نہ سکا کہین سے اس پرچہ کا جواب
یا خواہش مسودہ کی خواہش آئے پر بہر صورت اسکو بھی چھپا دونگا کہ اسکا

دیکھنا ہر زن و مرد بلکہ ہر جاہل و فاضل بلکہ کافر تک خصوص عیسائیونکو
ضرور ہے تب تو مجھکو ایسی امید اور خوشی ہوی کہ اسکو مسلمان تو کیا ہر مذہب
والا بلکہ ہر بنی آدم مان لیگا نہایت خوشی سے اپنی لوگون مین اگر بیان کیا تو
سنتے ہی کہنے لگے یہ طریق غیر مقلدین کا ہے شکر مین زہر ملایا ہے اماموں کا منکر ہے
خبردار اسپر عمل نکرنا تب تو مین نہایت مایوس و متحیر ہو کر ایک بڑی بستی مین
جا کر طرفین کے فاضلون سے پوچھا تو اُن کے حال وقال سے کہ بخوبی سمجھا نا تو نہین آیا
مگر ایک دوسرے کو گمراہ بلکہ کافر و مشرک کہتا آتا ہے تب تو مجھکو اپنے حال پر بہت
افسوس آیا بقول دونون دین سے گئی پانڈے - حلوہ ملا نہ مانڈے - گھر کے
نہ تیرتھ کے - مونڈ منڈا فضیحت بہے - نہایت بیقرار ہو کر اپنے گھر آکر اسی تشویش
مین رہا خواب و خور ناگوار ہوا از قضا ایک پادری صاحب جو ہر جا ہے
خصوص جہان کہین ایسا چرچا ہو ضرور تشریف لاتے ہین اگر سب لوگون کو
جمع کر اپنے دین کی دعوت وصداقت بیان کرنے لگے تب یہان کے برہمن
پنڈت کئی سوال و بحث کر کے تحریری جواب طلب ہوئے اُن مین ایک میرے بھائی ہوئین
مجھسے کہا کہ تو نے ہمکو کافر بے ایمان سمجھکر آپ بن دیکھے سمجھے گواہی دیکر ایماندار بنا ہے
اور بقول میان مٹھو بھر داڑہے ہاتھ بھر بڑہا کر چھوٹے بڑون کے سامنے ڈہیلا اٹھاتے
پھرنے کی تہذیب پا کر پاک بنا ہے ع ازرہ پول نداتی کہ دوبار آمدہ - اسکو بھول گیا
ہے قضای الہی سے مرے ہوے کو حرام اور آپ بے رحمی سے لذت زبان کے واسطے غریب بے زبان

جانورون کے گلے گہونٹنے کو بلکہ انسانون کے گلے کاٹنے کو حلال پہر کافر سنگدل مسلمان
نرم دل کافر دوزخی مسلمان جتنی سمجہکر ہمارا دین و مذہب چہوڑا ہی ہمارے ان سب
سوالون کا جواب دے تو مین تجہے ہزار روپیہ بلکہ جو کچہہ میرے پاس ہو دیکر مسلمان
ہوتا ہون ورنہ تجہے اور تیرے استاد کٹ پانیم ملا کو جسنے تجہے فریب دیکر ہمارے نجات
وخاندان کو بٹہ لگایا ہی بلکہ ہر ایک کو جو ہمارے دین کو جہوٹہ کہتا ہی ڈاڑہی مونچہہ منڈہا کر
ہمارے گروکے پاؤن کا تیرتہ لینا پڑیگا اور پادری صاحبان سوالون اور اپنے
جوابون کو چہاپ کر مع توریت و انجیل و میزان الحق و طریق الحیات معہ دوسرے
کئی رسالون کے ازراہ نوازش ہدایتاً عنایت فرمایا اور جواب مین ان سوالون کے
ایسا ارقام فرمایا ہے کہ دین عیسوی سب دینون سے افضل و بہ تحقیق منجانب الله ہے
کیونکہ بنی اسرائیل کو سینا پہاڑ مین بالمشافہ خدا نے جو حکم و شریعت عنایت فرمایا
سو اس دین کی کتاب کے ہزار ہا پیشین گوئیان لایق شاہدی کے ہین اور تجربے
مین آگئے ہین اور دین عیسوی کی کتاب کہو تو سب سے بہتر و قبول کرنے کے لایق ہے
اسکے دوسرے باب مین یسوع کی عجیب حقیقت لکہی ہے وہ ایسی بہتر و دلپذیر ہے
کہ اسکی صداقت کے بابمین کہنے کی حاجت نہین بن آگئی ہین اور دین عیسوی
کی کتاب کہو تو سب سے بہتر و قبول کرنیکے لایق ہی اسکے دوسرے باب مین یسوع کی
عجیب حقیقت لکہی ہی وہ ایسی بہتر و دلپذیر ہی اسکی صداقت کے بابمین کہنے کی حاجت
نہین وہ خود اپنے باب مین آپ شہادت ادا کر رہی ہے چنانچہ اسکی مطالعہ سے

بہتیرونکی تسکین ہوگئی انشاء اللہ تمہارے بھی ہوجائیگی وغیرہ وغیرہ ....
تو یہ عاجز سایل ہر قایل مسلمان خصوصًا علما۔ فضلا۔ قاضی۔ ملا۔ مفتی۔ مشایخ
قادریہ ہوں یا چشتیہ مقلد ہون یا غیر مقلد ملتجی ہے کہ ان ہر دو بلکہ ہر اہل مذہب کا
ایسا جواب جو دنیا بھر مین مشہور ہونے کے قابل قریب الفہم عقلاً نقلاً سہلاً
ثبوت کو پہنچے بھیجے اور سب مسلمانون کو سرخ روی اور میرے بھائی سائل
اور کل فرقہ بنی آدم کو ہدایت و آگاہی ہو۔ بہذا بانہ تحریر فرما کر العلماء ورثۃ
الانبیا یا علماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل۔ کا نمونہ بتلا کر حق اسلام کہ
فرض مذہبی و منصبی ہے ادا کرین اور مجھے امید قوی ہے کہ جن مسلمان صاحب سمجھے
طالب آخرت کے دلمین ذرہ برابر ایمان محبت و حمیت اسلام کی ہوگی آنکی
فکر و تحقیق کے شوق مین بیقرار ہونگے اور جو نیم ملا یا کٹ ملا صاحب طالب دنیا ہونگے
اس سے پہلو تہی کرینگے اور جو علما فضلا طالب آخرت ہونگے زبان قلم سے سمجھا دینے تسکین
کر دینے مین لحظ بھر دیر نہ فرمائینگے کیونکہ صدہا کتابین جھگڑے کی لکھتے چلے جاتے ہین
انکے نزدیک یہ کچھ بڑی بات نہین یہ خیرات و جہاد سا مشکل کام بھی نہین ہے
زبانی خیرات و جہاد ہے جو اس مین بخل کرے تو حضرت پیغمبر علیہ الصلواۃ
والتسلیم نے فرمایا ہے جن کو مسلمانونکا غم نہین وہ میرے امت مین نہین د

سوال

خدا تعالی نے جنس بشر یعنے بندونپر ایک دین کہ حاصل دین مطابق امر الٰہی

کہ اعتقاد وعمل وعبادت کہ طریق مختلف ہین خواہ اسکی عقل مین آوے
یا نہ آوے قبول کرنا ہے چنانچہ عیسائیونمین تثلیث کو توحید جاننا ہی ہمارے
یہان تری دِتھہ یعنی وتا تری کو توحید جاننا ہی جیسا یسوع ایک اوتار ہے
ہمارے دس اوتار ہین جیسا یسوع ایک شفیع ہی ہمارے اوتار بھی شفیع ہین اور
مسلمان انبیاء و اولیا کو شفیع سمجھتے ہین ہم بتون کو شفیع سمجھتے ہین چنانچہ ردّ
تقویت الایمان خیر الزاد مین جسکو اکثر علمای ہند وعرب حق مانتے ہین۔
اَم اتخذو من دون اللہ شفعاء کی بحث مین لکھتے ہین کہ مومن مصداق
اس آیت کے نہین جب مومن نہوے تو کافر ہوے تو پھر جو اس آیت مین
حکم شفاعت مذکور ہی سو کافرون کے ہی حق مین تہارے ہی کتاب اور
تہارے ہی علماسے بتون کا شفیع ہونا ثابت ہوتا ہی اور یہہ کوئی مسلمان جو
توسل غوث اعظم سے رکہتا ہوگا جب خدا اسنے اسکو دوزخ مین جانیکا حکم دیگا
اس وقت حضرت عصا ہاتھہ مین لیکر مستانہ وار فرشتون سے چھڑا کر جنت مین
لیجاوینگے اور ایسا ہی دوسرے اولیا ون و اماموں سے بلکہ یہہ جس پیر کے مرید
ومعتقد ہوتے ہین ان سے بہی ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہین جب ایسی شفاعت
مخالفت کہ جسکا نام اونہون نے شفاعت رکہا ہی انکی توحید مین خلل نہین
کرتے ہماری توحید مین کیونکر خلل انداز ہی جو ہی تو وہی مثل مغل ہی جو بادشاہ
لے سو نذرانہ۔ وزیر لے سو ٹھرانہ۔ اور جو وزیر سے لے سو رشوتانہ۔ سواے

اسکے تشریک فی التسمیہ مین شریک جیسے ہم رام داس و گنیش داس
ہین وے عبد النبی یا عبد الرسول ہین جیسے ہم ہر ہر یا دم بھا دیو کہتے
ہین وے یا رسول اللہ - یا غوث کہتے ہین ہم بتون سے منت مراد مانگتے
وے اولیا سے - ہم رام نامی کرتے وے مولود - ہم کاسی گایا وغیرہ کو
جاتے وے اجمیر - ناگور - گلبرگہ مکہ شریف جاتے ہم بتون پر مٹھہ بناتے وے
قبرون پر گنبد - ہمارے مٹھہ مین مہنت - انتھہ رہتے وہان خادم
مجاور ہم پوری کچوری چڑہاتے وے مالیدہ صندل - ہم جاترا کرتے
وے عرس - ہم مردون کے دن کرتے وے بھی - ہم کاسی نہ جا سکین بندلور
یا انبا بائی کو جائین تو کاسی کا ثواب پائین ایسا ہی اگر کوی حیدرآبادی
سید محمد گیسو دراز کے گلبرگے مین نجا سکے شاہ حسین حیدرآبادی کے درگاہ مین
آوے تو اتنا ہی ثواب پاتا ہے چنانچہ کتاب رشید جاہی مین شمس الامرا بہادر
کے مولوی غلام امام خان وہان کے مسلمانون کا اعتقاد بیان کرتے ہین
اور بھی دوسرے کام مثلاً ہم شادی مین رسم و تکلفات لباس و طعام جہیز زیور برات
و برات وغیرہ مین کرتے ہین وے بھی - ہم نکاح ثانی معیوب جانتے وے بھی
ہم جلیا رسمی ستر و پردہ کرتے وے بھی رسمی ستر و پردہ کرتے جیسا ہم
بچون عورتون کو زیور پہناتے - وے بھی - ہم عمارات و تکدے بلند بناتے
وے بھی جیسا ہم دیولون مین روشنی کرتے وے مسجدون مین - ہم

دیولون مین راگ راگنی سے کتھا کرتے وے مسجدون مین مولود وقصاید جیسا ہم جاترا عرس اقسام تماشا ناچ رنگ راگ نقل لہو لعب سیر بازار باغ و بوستان شہر و عمارات وعجائبات وصحرا دیکھتے - اور وے بھی ان باتون کو آپ پر روا رکھتے پر اپنی بی بیون پر حرام کرتے سب تو خیر ہوا لطیف جنگل کی ساری عمران کی نصیب نہین مگر سفر مین بہ ندرت سو بھی فراغ دل سے نہین ساری عمر زندہ در گور رکھتے ہین بڑا ظلم کرتے ہین ۵ ہیچ میزانی درین بازار چون انصاف نیست : گوہر خود را نمی سنجی درین میزان چرا برخلاف اون کے ہم ایسا ظلم عورتون پر روا نہین رکھتے - صحابہ تو تقوے مین ان سے بھی بڑھکر تھے وے کسطرح اجازت دئے اور وے کہان سے قوت لائے جو جو گھوڑون پر سوار ہو کر جنگ مین کفارون کو قتل کئے یقین نہین آتا مگر اپنے ستہ و کرامات سے ہو تو ہو ہمارے سلف کی عورتون نے بھی بڑے بڑے راکسون و دیتون کو مارے ہین اگر عصمت کے حفاظت کے لئے ہے تو کیا ایسی پردے ہی پر عصمت موقوف ہے ع عصمت بی بی است از بیچادری : کیا تمہارے یہان عصمت نہین بلکہ تم سے بڑھکر ہے کہ ہماری عورتین ستی جاتی ہین علی ہذا القیاس سیکڑون باتین ہمارے مطابق ہین - چنانچہ ہم مین کئی فرقیا وشنوی شیوی وغیرہ ان مین بھی کئی فرقے رافضی - خارجی - جلالی - مداری اگرچہ تہتر کہتے ہین پر انہون نے ستہتر ٹھہرایا ہے جیسے حنفی - مالکی - شافعی - اور حنبلی

اگرچہ یہہ چارون کو حق جانتے ہین پر ایک کے یہان ایک چیز حلال
دوسرے کے یہان حرام ایک کے ساتہہ ایک کی نماز نہین ہوتی باوجود
چارون کو ایک ہی کہتے ہین تو ہمارے تین ایک کیون نہین ہوسکتے
ایک دیوٹی یعنی بدعاجی۔ ایک شاستری یعنی قرآن وحدیث والا
ایک رکابی۔ نوابی۔ وہابی۔ لہابی یہہ انہین کا فر کہتے ہین وے انہین کہتے
ایسا ہی عیسویون مین کئی فریق طوالت کے سبب انکا بیان چھوڑ دیا
ایک پراٹسٹنٹ وایک رومن کیا تھولک خود تمہارے یہان ایک
طریق حق نہین ٹہرتا آپسمین اختلاف رکہتے ہو پہر ہمکو کیون بلاتے ہو ہمارے
مذہب کے مطابق ہمکو بھی انند یعنی جنت ملتی ہے پہر تمہارے نئی دین کو کہ
مختلف قول وطریق ہین کیون کر قبول کرین ہم سے تمہارا دین کیا عمدگی
وغیریت رکہتا ہے کیا تمہارے یہان ہی خدائی ملجاتی ہے تبلاؤ اگر
کہین عیسوی یا محمدی دین ہی سچا ہے تو دلیل یا تجربہ سے ثابت ہوتا ہے
تمہین کیا دلیل وتجربہ ہے اگر کہین نبیون کے معجزے و پیشین گوئی
ہماری کتاب سے کہ فصاحت وبلاغت وہدایت مین لاثانی ہے ثابت
وسچی ہونے کی سبب سے ہمارا دین سچا ہے تو پہر جو تمہاری کتاب مین ہے یعنی
اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک بہانہ نکالے ہمارے لئے ایک چشمہ یا
ہوجا تیرے لئے ایک باغ کہجور و انگور کا پہر بہاوے اسکے بیچ نہرین چلاکر

یا گرا دے آسمان ہم پر جیسا کہ کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آ اللہ اور
فرشتون کو ضامن یا ہو جاے ایک گھر تیرا زرین یا چڑھ جاے تو آسمان پر
اور ہم یقین نہ کرین گے تیرا چڑھنا جبتک نہ اتار لاے ہم پر ایک لکھا
جو پڑھ لین ہم - تو کہہ سبحان اللہ مین کون ہون مگر بھیجا ہوا ایک آدمی
یہان منصف سمجھہ سکتے ہین جب ندیان روان نہ کرسکے پھر معجزات کیسی کی جب
آسمان کو ٹکڑے کرنیکی قدرت نہ رکھتے تھے تو کسطرح شق القمر فرمایا جب فرشتون کو ہمراہ لا سکے
تو جبرئیل کو بچشم کیسے دیکھے اور اسکی آواز سنے اور اصحاب بھی صورت اعرابی
مین دیکھے جب منکرون کے سامنے آسمان پر نہ جا سکے کیونکر معراج جسمانی ہوا جب نوشتہ
نہ لاے کسطرح سے مصحف نازل ہوا ان سب باتون سے جو منکرون نے کہی باغ ہو جانا
گھر زرین ہونا یا چشمہ روان ہونا ممکن تھا کیونکہ جب صحابہ کے سامنے انگلیون سے
پانی بہاے تھے تو منکرون کے سامنے باوجود طلب کے خصوص زمین سے چشمہ روان کرنا
بہت آسان تھا کہ میرا ہی کام تھا جب چشمہ زمزم کا روان ہوا تھا یہ معجزہ بھی چشمہ روان
کا آج تک قایم رہتا منکرون کو انکار کی گنجایش نہ رہتی حجت تمام ہوتی سوچیو کر
مال و جان و ناموس کا حکم کس لئے فرمایا جب حال ایسا ہو تو ہمارے یہان اس سے بطریق
اولی بڑھکر ایسی بہت سی باتین اور کرامتین کتاب سے ثابت ہین چنانچہ مذہب منو سے و
جب لوگ منکر ہو گئے تب خدا کی طرف سے بھگت پیدا ہو کر کرامات مثلا آگ پانی
مین کھڑا ہو کر غیب کی خبرین دینا اور مردون کو زندہ کرکے اس دین کی

حقیقت ثابت کیا ہے باوجود اسکے تم اپنا ہی دین سچا اور ہمارا دین جہلا
ہو تو ایسی کرامتین بتلا کر اپنے دین کی حقیقت ثابت کرو۔ سوائے اسکے ہر اہل مذہب
اپنے اپنے آبائی مذہب کے قیدمین عادتاً مسرور و مطمئن ہی پہر ترک مذہب و عادت کہ
ایک مصیبت شاقہ ہی کسی ناصح کے خوف و رجا بتلانے پر اسلام مین آجانے چاہا یا آیا
تو بہی ظاہر و باطن کے دشمن اور ضروری حاجات کچہہ دفع نہین ہوتے باوجود ان سب کے
اول اقرار و تصدیق بن دیکہے خدا کا کہ واحد کر جاننا ہی پہر دین دیکہے ملایک
و رسول و قیامت و خیر و شر من اللہ لیکن خیر سے راضی و شر سے ناراض ان تمام
سے جو ماضی و حال و مستقبل ہی سو سوائے کتب کے کوی مشہود و موجود نہین سو کتب ہی
جو چار ہین اسمین ہی دیکہو تو احکام شریعت کے سوائے حق شناسی مین بہی مختلف ہین
کیا خدا تعالے پہلے اسکو جیسا چاہیے تہا نہین سمجہا کہ ہر زمانہ مین الگ حکم کیا جو اس سے
کام نہ نکلا پہر اس سے پہر کر دوسرا حکم کیا مثل انسان کے خیر پہر اسمین جو کتاب
ناسخ کہلاتی ہے اسمین بہی اختلاف موجود ہے۔

دوسرا معاملات کہ اپنے جیسا دوسرے کو خدا ہی کے واسطے چاہنا حتی جینا مرنا
مارنا نقل ہے کہ ایک بزرگ کسی پہلوان کو گرا کر خنجر گلے پر پہیرنا چاہے
اوسنے منہہ پر تہوکتے ہی چہوڑ دئیے پوچہا تو فرمایا مین تجہے خدا کے حکم سے
مارتا تہا تیری اس حرکت پر غصہ آنے سے چہوڑ دیا کہ خدا کے کام مین شرکت
اچہی نہین۔ تیسرا۔ عبادات مثلاً اول آداب طہارت یعنی تلاش

دہ دہ دہ پھر آداب استنجے وضو و غسل بجالایا مگر پانی اصراف کیا اگر اس سے
بچا مگر تلاش و آداب مین وقت کھو دیا اس سے بھی بچا قرأت مین غلطی کیا
اس سے بھی بچا مگر ریا کیا - کہتے ہین کہ کسی کو پہلے صف کی عادت تھی ایک وقت
پچھلی صف مین ہونے سے نفس مین شرمندگی پاکر تیس برس کی نماز دوہرائی اگر ریا سے
بھی بچا تو حضور قلب کے ایک امر محال ہے جیسا کہ کوئی بزرگ باغ مین بر وقت نماز
طائر پر راغب ہونے سے رکعتین بھولے اگرچہ سجدۂ سہو کافی تھا پر اسکو اتنا
بڑا گناہ سمجھا کہ اسکے کفارے مین وہ باغ کہ قیمت پچاس ہزار درم یا دینار تھی
خیرات کیا اب کسی سے باغ تو درکنار ایک درخت بلکہ ایک خوریا بوجہ حلال دنیا محال
ہے خالص نماز نہو پہلے دوسرے ساتوین فلک حتی جناب اقدس الٰہی سے کئی ہزار
فرشتون کے ہمراہ ہوتے ہوئے مردود ہو گئے ایسا ہی عالم و عابد سخی شہید کا حال ہوگا
ایسا عمل ازلی ولی نبی کے سوا ہم تم جلیبون سے کہ سیکڑون حجابات مین مبتلا اور پھر تلاش
معیشت بیماری ناداری تیمارداری حقداری زن و فرزند حقداروں کی اور پھر فکر
طہارت و عبادت حضور قلب کی ہونا ہی محال ہے جو کسی سے ہوا تو بھی حسن خاتمہ کا یقین
محال ہے جو ایسے ہوے ان سے کیا معاملہ رہا سب سے زیادہ انہین پر رنج و مصیبت گذرے
کوئی قتل ہوا کسی پر آرہ چلا کوئی مصلوب ہوا اب ان سے کچھ نشان
نہ رہا چھوٹا یا بچا فقط ایک لکھا رہ گیا اصل کا یہہ حال اب فرع
یعنی پیرو نکا دیکھئے روم و روس کہ اسمین ایک حق و ایک باطل

ہوگا طرزمین سے ایک ہی معاملہ جاری تھا یعنی قتل و مجروح ہوتے ہی
تھے اگر کوئی اس جہاد اصغر سے بچکر جہاد اکبر کہ نفس و شکم کے ساتھ ہے
کرتا ہے یعنی جہاد تو بھی بالآخر شش بیماری قحط سالی یا ضعیفی سے مرہی جاتا ہے جو
تو ایسا ہے کہ بن مانگے ایسی نعمتہ مین کہ ساری جہان سے ایک ادنی نہ بن سکے جیسا
سماعت و بصارت و ندان و جوانی و حسن و زور و قوت دیتا ہی بندہ بھی
چاہتا ہی کہ اور زیادہ ہو تو کم ہی ہو پر اسکے چاہنے کے برخلاف سب کچھ گھٹتا ہی
چلا جاتا ہے کیسا ہی جابہ ہو عاجزی یا سفارش یا مال یا بدلے پر راضی ہوتا ہے پر
یہ ساری جہان کی عاجزی و سفارش یا مال دیدیے پر نہین مانتا جو مانگے یا بن مانگے
دیا ہی بڑی تکلیفون سے نیک و بد بڑے چھوٹے بچے معصوم ملکہ ہر جانور کی پیاری جان
لیکر بے نام و نشان مٹی کر ڈالتا ہو وہ جو کہتے ہین پھر اٹھا کر بعد حساب کتاب کے
جنت دیگا بے دلیل و بے تجربات ہی یقین کیے قابل نہین کیونکہ آجتک کوئی اٹھا
نہین بالفرض اٹھا بھی تو جنت کب ملتی ہے جو اگر ملی بھی تو محنت کی مزدوری ملی
نہ نری بخشش۔ اگر سزا ملی تو کونسی بڑی بات ہوی۔ ۵ کسی بیکس کو
اسے بیداد گر مارا تو کیا مارا ؛ جو آپ ہی مر رہا اسکو اگر مارا تو کیا مارا
اگر سزا ہی دیا تو ظلم ٹھیرا۔ کہ خیر و شر من اللہ جیسا کسی نے کہا ہے۔
لائی حیات آئی قضا لے چلی چلے ؛ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

المشتہر خیر خواہ خلق اللہ محی الدین عبداللہ باشندہ ہند۔

فہرست کتاب جواب شافی

اشتہار مؤلفات نعمانی

درر منثورہ ۔ اسمیں کئی سو دعائیں نماز و حج وغیرہ کی مرقوم ہیں

مرثیہ اسلام ۔ حوادث ماہ محرم پر عمدہ مسدس کے ساتہ تمہید بلیغ ہے

جمیل البیان ۔ نماز کے متعلق قریب قریب جملہ مسائل درج ہیں

حسب حال ۔ اس مسدس میں مسلمانوں کی موجودہ حالت بتائی ہے

غنچۂ حرم ۔ اس رسالہ میں مکہ معظمہ کے متبرک مقامات درج ہیں

یہ کتب مع جواب شافی و جواب کافی میرے پاس درخواست دینے پر مل سکتی ہیں پتہ نشان ذیل ۔ حیدرآباد دکن محلہ مغلپورہ

المشتہر

فیض محمد خان ریحانی